لقد من الله على المومنین اذ بعث فیهم رسولا من انفسهم یتلوا علیهم ایته و یزکیهم ویعلمهم الکتاب و الحکمة
امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ
(۳۶۶۳) احادیث وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ
المختارات الرضویه
من الاحادیث النبویه
والآثار المرویه
المعروف بہ
جامع الاحادیث
جلد ہفتم
مع افاداتِ
مجددِ اعظم
امام احمد رضا
محدث بریلوی قدس سرہ
تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ
مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایٰتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتٰب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث
وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

جلد ہفتم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ
مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت..................(۵)

نام کتاب..........المختارات الرضویۃ من الاحادیث النبویۃ والآثار المرویۃ

عرفی نام..........جامع الاحادیث جلد ہفتم

افادات..........امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز

ترتیب وتخریج..........مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ..........مولانا عبدالسلام صاحب رضوی، مولانا صغیر اختر صاحب مصباحی

کمپوزر..........مولوی محمد زاہد علی بریلوی مولوی محمد عبدالوحید بریلوی، حافظ محمد قمر بریلوی

محمد منیف رضا بریلوی، محمد عفیف رضا بریلوی، محمد نظیف رضا بریلوی، محمد توصیف رضا بریلوی،

تعداد..................(۱۰۰۰)

سن اشاعت..........۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

تقسیم کار

کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵، مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔۶

ملنے کے پتے

☆ رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ۔ممبئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۳

☆ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پوربندر گجرات

☆ نیو سلور بک ایجنسی محمد علی روڈ بھنڈی بازار۔ممبئی۔۔۔۔۔۔۳

☆ فاروقیہ بکڈپو ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔۶

☆ اعلیحضرت دار الکتب ۱۲۸ اسلامیہ مارکیٹ نو محلہ بریلی شریف

باسمہ تعالیٰ

عرضِ ناشر

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے حمایت حق اور سرکوبیٔ باطل کیلئے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ان کی تجلیاں وتابناکیاں آج بھی تاریخ کے سینے میں درخشاں ہیں۔ آپ نے نوک قلم سے علم وفضل کا سیل رواں جاری فرمایا، چنانچہ ایک ہزار سے زائد عظیم الشان تصانیف ان کے گرانمایہ فضل وکمال کا بین ثبوت ہیں جس کے لئے ہر دل ہوشمنداں کا شکر گزار اور ہر زبان حق گواں کی مدح سرا ہے۔ مگر کیا کہئے: ع ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیبے ست۔

اس کا عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے مولانا ابوالحسن ندوی دیوبندی، اعلیٰ حضرت کی تعریف کے ساتھ ساتھ تنقیص کا بے تکا پیوند لگانے سے نہیں چوکے اور معلوم نہیں کس جنون میں پکار اٹھے۔ قلیل البضاعۃ فی الحدیث والتفسیر (امام احمد رضا کے پاس علم حدیث وتفسیر کا سرمایہ قلیل تھا)۔ ارباب فکر ونظر سمجھتے ہیں کہ اس بے تکی تنقید اور متعصبانہ منطق نے مولانا ندوی جیسے شخص (جن کو اعتدال پسند اور کشادہ ذہن دانشور وعالم کہا جاتا ہے) کے اعتبار قلم کو کس قدر مجروح ومطعون کیا ہے؟

مولانا ندوی کے اس خلاف واقعہ شگوفہ کا تعاقب برابر کیا گیا ہے اور ہمارے محققین ومبصرین ہر گام ومقام پر اس کا مسکت اور دنداں شکن جواب دیتے رہے لیکن ضرورت اس بات کی تھی کہ اس باطل خیال کے بطلان کے لئے آپ کی تصنیفات میں احادیث کا جو گراں قدر سرمایہ موجود ہے اس کو منصوبہ بند طریقہ سے منظر عام پر لایا جائے۔

خدائے پاک بحر العلوم مفتی عبد المنان صاحب قبلہ اعظمی کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے کہ آپ نے اس ضرورت کا احساس کیا اور اس عظیم کام کے لئے فاضل جلیل حضرت علامہ محمد حنیف خاں صاحب رضوی پرنسپل جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف کا انتخاب فرمایا۔

حضرت مولانا المکرّم نے اس کام کو باقاعدہ بتاریخ ۴؍محرم الحرام ۱۴۱۴ھ مطابق ۲۵؍جون ۱۹۹۳ء بروز جمعہ مبارکہ شروع فرمایا، مگر تدریسی وتنظیمی مصروفیات کے سبب کام زیادہ تیز رفتار میں نہ ہوسکا۔ تاہم عزم محکم کی برکت سے یہ عظیم الشان کام پایہ تکمیل کو پہونچ ہی گیا اور بتاریخ ۲۵؍رمضان المبارک

۱۴۲۱ھ مطابق ۲۲/دسمبر ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ الوداع جامع الاحادیث کی چھ جلدیں مکمل ہوئیں اور پھر الحمد للہ زیور طباعت سے آراستہ ہوکر منصۂ شہود پر بھی آگئیں۔ ناشر مسلک اعلیٰ حضرت مولانا عبدالستار ہمدانی صاحب کے اہتمام میں برکات رضا پور بندر سے شائع ہوئیں۔ کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہوگیا اور دوسرا ایڈیشن پاکستان سے شائع ہوا جو قریب بہ اختتام ہے۔

مگر اس مجموعہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی بعض تصانیف (انباء الحی، المستند المعتمد اور فوز مبین وغیرہ) کی احادیث جمع نہیں کی جاسکی تھیں، نیز کتاب التفسیر بھی باقی تھی۔ چھ جلدوں کی اشاعت کے بعد بعض مقتدر شخصیات کا مشورہ اور خصوصاً حضرت امین ملت زیب سجادہ خانقاہ مارہرہ مطہرہ کا حکم ہوا کہ باقی کام بھی مکمل ہوجائے۔ چنانچہ حضرت مولانا صاحب قبلہ نے پھر انتہائی جدو جہد فرمائی اور بحمدہ اللہ تعالیٰ ان بقیہ احادیث کا مجموعہ جلد ششم کی شکل میں اور کتاب التفسیر تین جلدوں میں مکمل ہوکر "تلک عشرۃ کاملۃ" کی عملی تفسیر بن کر دس جلدوں میں آپکے سامنے ہے۔

یہ دس جلدوں پر مشتمل مکمل سیٹ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف، کتب خانہ امجدیہ دہلی کی شرکت سے چھاپ رہی ہے۔ اراکین اکیڈمی تہ دل سے حضرت علامہ محمد حنیف خاں صاحب قبلہ مدظلہ کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے یہ عظیم کارنامہ انجام دیکر اکیڈمی کو اس کی اشاعت کی عظیم خدمت انجام دینے کا موقع فراہم فرمایا۔ خدائے کریم حضرت مولانا موصوف کی عمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور دونوں جہان میں بہتر سے بہتر صلہ نصیب فرمائے۔

ہم انتہائی ممنون ومشکور ہیں مخیر قوم وملت، رفیق اہل سنت محترم الحاج رفیق احمد صاحب برکاتی کے جن کی بے دریغ نوازش سے اکیڈمی یہ عظیم اشاعتی خدمت انجام دینے میں کامیاب ہوئی ہے۔ ان کے علاوہ فاضل گرامی حضرت علامہ مولانا محمد ایوب صاحب سنبھلی، مبلغ دین وملت حضرت مولانا محمد اقبال صاحب اور فاضل جلیل حضرت مولانا نظام الدین صاحب گجراتی کی معرفت بھی بعض مخلصین نے تعاون فرماکر اراکین کے عزم وحوصلہ کو جلا بخشی۔ ہم بارگاہِ خداوندی میں دست بدعا ہیں کہ رب کریم ان حضرات کو دارین کی سعادت سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

۱۵/شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ
بروز جمعہ مبارکہ

صغیر اختر مصباحی عبد السلام رضوی
امام احمد رضا اکیڈمی صالح نگر بریلی شریف

کتاب الشتی
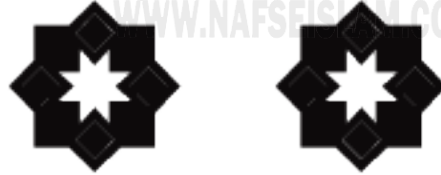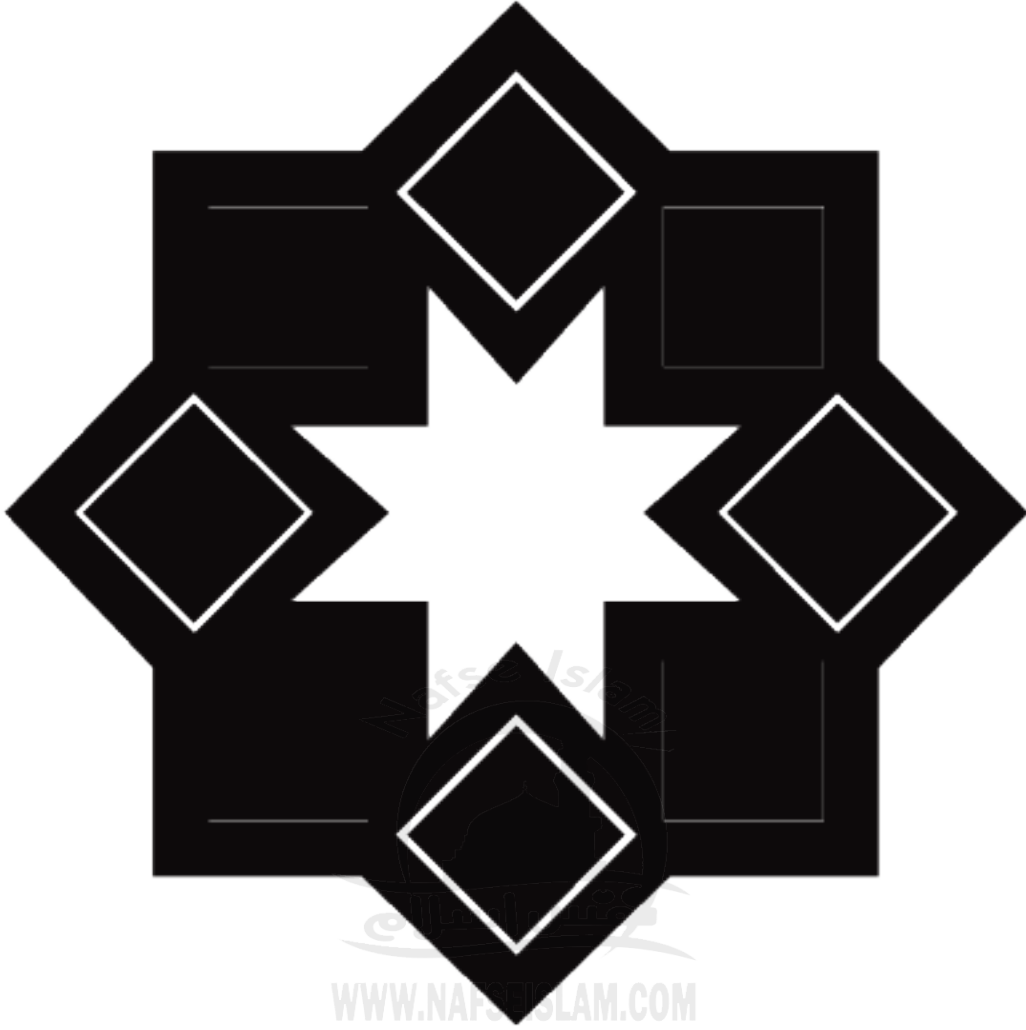
بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد

ایمان واسلام

۳۶۶۴۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمذات یوم اذطلع علینا رجل شدیدبیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثرالسفرولایعرفہ منااحد حتی جلس الی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فا سند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علے فخذیہ وقال یا محمد اخبر نی عن الاسلام، قا ل: الا سلام ان تشھدان لا الہ الااللہ وان محمد ا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتو تی الزکو ۃ وتصو م رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا، قال: صدقت، فعجبنا لہ یسئلہ ویصدقہ، قال :فا خبرنی عن الا یما ن، قال :ان تو من با للہ وملئکۃ و کتبہ ورسلہ والیو م الا خر وتو من با لقد ر خیرہ وشرہ، قال: صدقت، قا ل: فا خبر نی عن الا حسان، قال: ان تعبد اللہ کانک تراہ، فان لم تکن تراہ فانہ یراك، قا ل: فا خبرنی عن السا عۃ، قال: ما المسئول عنھا با علم من السائل ،قا ل : فا خبرنی عن اما ر اتھا، قال: ان تلد الا مۃ ربتھا وان تری الحفا ۃ العراۃ العا لۃ رعا الشاۃ یتطا ولو ن فی النبیا ن، قال: ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قا ل لی یا عمر اتدری من السا ئل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فا نہ جبریل اتا کم یعلمکم دینکم ۔

۳۶۶۴۔ الصحیح لمسلم۔ کتاب الا یما ن ۱/ ۲۷

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوئے جن کے کپڑے بہت سفید بال نہایت کالے تھے۔ نہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ سفر کر کے آئے ہیں اور نہ ہم میں سے کوئی ان کو پہچانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنے گھٹنے سرکار کے گھٹنوں سے ملا کر بیٹھ گئے اور اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لئے اور عرض کیا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام کی حقیقت سے آگاہ فرمایئے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: کہ اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور خانہ کعبہ کا حج کرو اگر وہاں تک پہونچنے کی قدرت ہو، سائل نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا، ہم لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ سرکار سے پوچھتے بھی ہیں اور تصدیق بھی کرتے ہیں۔ عرض کیا: کہ مجھے ایمان کی حقیقت سے آگاہ فرمایئے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کے دن پر یقین رکھو اور اچھی بری تقدیر کی تصدیق کرو۔ عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ عرض کیا: مجھے احسان کی حقیقت سے آگاہ فرمایئے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرنا کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ سمجھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، عرض کی: قیامت کی خبر دیجئے۔ سرکار نے فرمایا: کہ جس سے پوچھ رہے ہو وہ قیامت کے بارے میں سائل سے زیادہ خبردار نہیں، عرض کیا: تو کچھ قیامت کی نشانیاں ہی بتا دیجئے۔ فرمایا: لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور ننگے بدن و ننگے پاؤں والے فقیروں، بکریوں کے چرواہوں کو محلوں میں فخر کرتے دیکھو گے، حضرت عمر فرماتے ہیں کہ پھر سائل چلے گئے، میں سرکلار کے پاس کچھ دیر ٹھہرا رہا۔ پھر سرکار نے مجھ سے فرمایا کہ اے عمر جانتے ہو یہ سائل کون تھے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں، فرمایا: یہ حضرت جبرئیل تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

اقول: سرکار دو عالم ﷺ نے اس حدیث پاک میں اجمالی طور پر مکمل دین اسلام کو بیان فرما دیا، اس میں دین کے اصول و فروع انتہائی جامع انداز میں اور خوش اسلوبی کے ساتھ سرکار نے بیان فرمائے ہیں۔

اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہا جاتا ہے۔کیوں کہ یہ تمام باتیں حضرت جبرئیل امین ہی کے سوال کے جواب میں بیان فرمائی گئی تھیں۔نیز اس کو ام الجوامع بھی کہا گیا ہے اس لئے کہ یہ جملہ علوم کو شامل ہے۔

حضرت علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کی بابت فرمایا ہے کہ یہ حدیث تمام ظاہری وباطنی عبادات کو شامل ہے،خواہ اعتقادیات ہوں یا عملیات،یہاں تک کہ جملہ علوم شرعیہ اسی کی جانب راجع اور اسی کے فروع ہیں اور یہ حدیث اصل اسلام ہے۔

علامہ قرطبی اور دیگر ائمہ حدیث نے اس کو ام الاحادیث اور ام السنۃ بھی فرمایا ہے اسی لئے امام بغوی نے مصابیح اور شرح السنۃ دونوں کتابوں کو اسی حدیث پاک سے شروع کیا ہے جیسے قرآن کریم سورۂ فاتحہ سے شروع ہوا ہے۔اور یہ ام الکتاب ہے۔

قال.......ذات یوم ۔رحمت عالم نور مجسم ﷺ کی یہ عادت کریمہ اور عام دستور تھا کہ صحابہ کرام کو اسلامی تعلیمات سے نوازتے رہتے تھے۔سفر وحضر،شام وسحر،ہر وقت اور ہر جگہ سرکار کا یہ محبوب مشغلہ تھا۔ساتھ ہی صحابہ کرام کی مقدس جماعت بھی شب وروز اسی تلاش وجستجو میں لگی رہتی تھی کہ کوئی دینی بات معلوم ہوجائے،لیکن یہ ادب کے مجسمے سرکار کی تعظیم وتوقیر کا اس قدر لحاظ وپاس رکھتے تھے کہ اکثر وبیشتر اپنی زبان سے کچھ عرض نہیں کرتے کیوں کہ ان کا عقیدہ تھا کہ

پیش خبیر کیا مجھے حاجت خبر کی ہے

سرکار کی خدمت اقدس میں اس طرح خاموش وساکت رہتے تھے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں کہ کہیں کسی عضو یا سر کی حرکت سے پرواز نہ کرجائیں۔اس حسن ادب کے ساتھ برابر حاضری کا شرف حاصل کرتے رہتے۔لیکن سرکار کی نگاہ نبوت ان کے ارادوں اور ان کی حاجتوں سے باخبر تھی۔لہذا کوئی ناکام ونامراد نہیں جاتا۔

اسی طرح کا واقعہ اس وقت پیش آیا کہ تمام صحابہ کرام خاموشی کے عالم میں بارگاہ رسالت میں حاضر تھے،کسی کو سوال کرنے کی جرأت وہمت نہیں ہورہی تھی۔

اذ طلع......احد : سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ اچانک ایک شخص حاضر بارگاہ رسالت ہوئے۔ یعنی ہم نے ان کو کسی راستہ سے تشریف لاتے نہیں دیکھا، بلکہ اچانک وہ مجمع عام کے کنارے کھڑے نظر آئے۔ان کی ہیئت و حالت بظاہر یہ تھی کہ وہ انتہائی سفید لباس میں ملبوس تھے،خوب کالے بال تھے۔ی عنی صاف ستھرے لباس اور جوانی کے عالم میں وہ شہزادوں کی طرح معلوم ہورہے تھے،ساتھ ہی یہ دونوں علامتیں اس بات کی کھلی شہادت تھیں کہ یہ کسی سفر سے نہیں آئے ہیں ورنہ لباس پر گرد ہوتی اور بال بھی غبار آلود ہوتے اور لباس کی سفیدی نیز بالوں کی سیاہی میں کچھ فرق ضرور آتا،اس لئے ہم نے ان دونوں چیزوں کے ذریعہ اندازہ لگایا کہ یہ مسافر نہیں ہیں۔

لیکن اب ہمارے سامنے یہ مشکل تھی کہ پھر یہ ہیں کون۔،ہم میں سے کوئی ان کو پہچانتا بھی نہیں تھا۔اس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مدینہ منورہ اور اس کے گردونواح کے باشندے بھی نہیں ہیں ورنہ ہم سے ان کو کوئی پہچانتا ہوتا۔ نیز یہ اس سے پہلے ہم سے کسی کی موجودگی میں بارگاہ رسالت میں حاضر بھی نہیں ہوئے تھے ورنہ ضرور کوئی پہچان لیتا۔ہم اسی حیرت واستعجاب میں تھے کہ۔

حتی جلس ..... فخذیه :. وہ سرکار کا اذن پاتے ہی ہم لوگوں کے درمیان سے گذر کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور اتنے قریب جا بیٹھے کہ نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں شریف سے اپنے گھٹنوں کو ملا دیا اور دوزانوں بیٹھ گئے۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرکار ان کو خوب جانتے ہیں۔اور واقعہ بھی یہی تھا جیسا کہ آئندہ مضمون حدیث سے ظاہر ہے۔مزید قرب حاصل کرنے کی غرض سے اپنے دونوں ہاتھوں کو سرکار کے زانوئے اقدس پر رکھ دیا۔یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کمال ادب کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہاتھوں کو اپنی ہی رانوں پر رکھا ہو۔

وقال .....سبیلا . اب سرکار کو خطاب کرتے ہوئے عرض کیا: آپ مجھے اسلام کی تعلیم دیں۔ی عنی ضروریات اسلام سے آگاہ فرمائیں تاکہ لوگ اس پر عمل کرکے فلاح پائیں۔سرکار نے ارشاد فرمایا: ایک اللہ کو معبود برحق جانو اور اس کی وحدانیت کی گواہی دو،اگر چہ تم نے اس ذات اقدس کو دیکھا نہیں ہے لیکن بغیر دیدار ہی اس کی گواہی دینا اسلام کا اہم ترین رکن ہے،ساتھ ہی اس بات کی گواہی دو کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں،مخلوق کی نجات ان کی

اتباع پر موقوف ہے اور یہ جو پیغام خداوندی لیکر آئے ہیں وہ حق ہے، ان کی ہر بات کو بے چون وچرا تسلیم کرنا ہے۔

جب ان دو اہم شہادتوں سے فارغ ہو جاؤ تو جس خدا کا اقرار کیا ہے اس کی عبادت میں مشغول ہو جاؤ خواہ وہ عبادت محض بدنی ہو یعنی نماز وروزہ یا محض مالی ہو یعنی زکوۃ یا بدنی ومالی کا مجموعہ ہو یعنی حج بیت اللہ اگر خانہ کعبہ پہنچنے کی قدرت وطاقت تمہارے اندر ہو اور یہ تمام چیزیں اللہ کے رسول کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہوں۔

قال ...... صدقت: جب سرکار نے اسلام کی حقیقت کو بیان فرما دیا تو سائل نے کہا آپ نے سچ فرمایا، ہم لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتے ہیں اور خود ہی تصدیق بھی کرتے ہیں، جبکہ عموما سائل معلومات حاصل کرنے کے لئے سوال کرتا ہے۔ نیز ان کا رویہ بھی بتا رہا تھا کہ ان کو اسلام کی حقیقت معلوم نہیں ہے جبھی تو ایک طالب علم کی طرح زانوئے ادب طے کرتے ہوئے سرکار کی خدمت میں مودبانہ طور پر بیٹھے تھے، بہر حال یہ بات ہمارے نزدیک تعجب خیز تھی بلکہ ہماری حیرت واستعجاب میں اور اضافہ ہو گیا۔ کیونکہ ہم پہلے سے ان کی آمد ہی کے سلسلہ میں متعجب تھے۔ اسلام کے بارے میں جواب حاصل کر کے ایمان کی حقیقت کے متعلق پوچھا کہ ایمان کی حقیقت سے مطلع فرمائیے۔ سرکار نے ایمان مجمل بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ کی وحدانیت پر یقین رکھو ن اس کے تمام فرشتوں کو مخلوق جانتے ہوئے معصوم عن الخطاء مانو اور ان کی تفصیلی تعداد کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سپرد کر دو، نیز اس نے جتنی کتابیں لوگوں کی رہنمائی کے لئے نازل فرمائیں ان سب کی تصدیق کرو اور جتنے انبیاء ومرسلین کو اس نے مبعوث فرمایا ان سب کی آمد پر عقیدہ رکھو، قیامت کے دن پر بھی ایمان لاؤ کہ ایک دن مخلوق کو فنا ہونا ہے اور پھر زندہ ہو کر خداوند قدوس کی بارگاہ میں تمام اولین وآخرین کو حاضر ہونا ہے اور وہاں ذرہ ذرہ کا حساب ہونا ہے۔

ان تمام عقائد کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری اور لازمی ہے کہ تم اس بات پر یقین رکھو کہ جو کچھ بھلائی برائی عالم میں ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی تقدیر وتخلیق سے ہے، پروردگار عالم ان تمام چیزوں کو جو عالم میں ہونے والی تھیں ازل ہی میں جانتا تھا کہ فلاں موقع پر فلاں سے متعلق

ایسا ہونے والا ہے اور فلاں شخص عمل خیر یا عمل بد کرے گا، لہذا ویسا ہی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا۔ اس بات پر عقیدہ رکھنا انتہائی ضروری ہے، سائل نے پھر کہا آپ نے سچ فرمایا۔ واقعی ایمان انہیں چیزوں کا نام ہے۔

قال فاخبرنی ......یراک : مسائل کلامیہ اور احکام فقہیہ کے اجمالی بیان کے بعد سائل نے مسائل تصوف کے اصول کے بارے میں سوال کیا کہ سرکار مجھے احسان کے بارے میں مطلع فرمائیں۔ سرکار نے انتہائی جامع انداز میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس انداز میں کرو کہ گویا تم بارگاہ خداوند قدوس میں حاضر ہو اور اس کے دیدار سے مشرف ہو کر معراج کی سربلندیوں سے سرفراز ہو رہے ہو۔ اور اگر تم اس بات پر قادر نہیں، یعنی اس طرح کا خشوع وخضوع پیدا نہیں کر سکتے تو کم از کم اتنا ضرور خیال کرو کہ پروردگار عالم تمہاری ہر نقل وحرکت سے واقف ہے۔ اس سے تمہارا کوئی فعل اور عالم کا کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں۔

ہر عبادت میں اگر تمہارا یہی طریقہ ہوگا تو تم کو عبادت کی لذت حاصل ہوگی نیز تمہارا ظاہر وباطن نکھر کے صاف وستھرا ہو جائے گا پھر تم معرفت خدا کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے قرب خداوندی کی منزلوں سے ہمکنار ہو جاؤ گے۔

قال ------فی البیان :۔ سائل نے عرض کیا: سرکار اجمالی طور پر تو قیامت کا علم حاصل ہو گیا۔ لیکن اتنا اور فرمادیں کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ سرکار نے فرمایا: میں اور تم اس بارے میں خوب جانتے ہیں۔ نیز یہ اسرار الٰہیہ میں سے ہے۔ لہذا اس کو پوچھ کر لوگوں پر ظاہر نہ کرو بلکہ یہ پوشیدہ رکھنے کی چیز ہے، کیوں کہ قرآن کریم میں فرمادیا گیا ہے کہ قیامت تو اچانک آئے گی۔ یہاں اس موقع پر پوچھنے سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہے کیوں کہ اس موقع پر گذشتہ باتیں پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ لوگوں پر ان چیزوں کا علم ظاہر ہو جائے، یہ جان لیں کہ احکام شریعت واسرار شریعت یہ ہیں، تو ان کا بیان ہو چکا، لہذا اب حاجت نہیں۔

سائل نے عرض کہ اگر قیامت کہ خبر دینا خلاف مصلحت ہے تو کچھ نشانیاں ہی بیان فرما دیجئے تا کہ ان کو دیکھ کر لوگوں کو عین الیقین کی دولت حاصل ہو جایا کرے اور ان کے ایمان وایقان کی تقویت کا باعث ہو، سرکار نے ارشاد فرمایا کہ ایک نشانی یہ ہے کہ اولاد ماں باپ کی نا

فرمان ہوگی، بیٹا ماں کے ساتھ ایسا سلوک کریگا جیسے آقا لونڈی کے ساتھ کرتا ہے۔

دوسری نشانی یہ ہے کہ بھک منگے چرواہے ذلیل وکمین لوگ شاندار محلوں میں عیش کریں گے اور اپنی اس حالت پر اترائیں گے۔ تکبر وغرور سے اکڑے پھریں گے اور اپنی سابقہ حالت کو یکسر فراموش کردیں گے، دونشانیاں ہی اس موقع پر کافی ہیں۔ انہی سے اندازہ لگالینا۔

قال ــــــ دینکم :۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سائل عام باتیں معلوم کرنے کے بعد تشریف لے گئے اور ہمارے دیکھتے ہی دیکھے نظروں سے غائب ہوگئے۔ میں سرکار کی خدمت میں تین دن حاضر ہا، سرکار نے مجھ سے تیسرے دن ارشاد فرمایا: اے عمر! میں نے عرض کیا۔ لبیک یا رسول اللہ، تو سرکار نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ سائل کون تھے؟ میں نے عرض اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ یعنی مجھے معلوم نہیں۔ البتہ فرمادیں تو معلوم ہوجائے گا۔ فرمایا: وہ جبرئیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

کتاب اللہ ہر چیز کا بیان ہے

۳۶۶۵۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ قال: ان اللہ انزل ھذا الکتاب تبیانا لکل شیٔ ولقد علمنا بعضا مما بین لنا فی القرآن ثم تلا "ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیٔ"۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔ص۲۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے یہ قرآن نازل فرمایا ہر چیز کا بیان، اور بلاشبہ ہم نے قرآن میں بیان شدہ بعض چیزوں کو جان لیا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اور ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہر چیز کا روشن بیان۔

۳۶۶۶۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :من اراد العلم فلیثور

۳۶۶۵۔التفسیر لابن جریر　　۷/۱۱۱

۳۶۶۶۔السنن لسعید بن منصور

شعب الایمان للبیہقی　　۱۹۶۰

القرآن : فان فیه علم الاولین والآخرین۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شئ۔ ص ۲۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص علم حاصل کرنے کا خواہش مند ہو وہ قرآن کے معانی میں غور وفکر سے کام لے، کہ اس میں اولین وآخرین کا علم ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات میں ان اندھوں کا کھلا رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن تو چند حروف واوراق پر مشتمل ہے اس میں ماکان ومایکون کے علوم کی وسعت کیسے ہوسکتی ہے۔

بلاشبہ ان سرکشوں کا یہ قول مشرکین کے اس قول کی طرح جو انہوں نے بکا تھا کہ ایک معبود تمام عالم کے لئے کیسے ہوسکتا ہے۔

علامہ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ بردہ کی شرح میں فرماتے ہیں: ہر آیت کے ساتھ ہزار علم وہ ہیں جو سمجھے جاسکتے ہیں، اور جو سمجھ سے بالا ہیں وہ اس سے بھی زائد۔

شرح عشروی میں ہے کہ بعض اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے فرمایا: ہم نے قرآن کریم کے ہر حرف کے تحت چار لاکھ معانی پائے، اور جس حرف کے جو معنی ایک جگہ ہیں وہ دوسری جگہ نہیں۔

میزان الشریعۃ الکبری میں امام شعرانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں: میرے بھائی افضل الدین نے سورہ فاتحہ سے (۲۴۷۹۹۹) دولاکھ سینتالیس ہزار نوسوننانوے علوم استخراج فرمائے۔ پھر ان سب کو بسم اللہ کی طرف راجع کیا اور پھر اس کی باء میں ان سب کو پوشیدہ مانا، حتی کہ باء کے نقطہ میں بھی یہ تمام معانی ودیعت کئے گئے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک آدمی اس وقت تک مقام معرفت میں کامل نہیں ہوسکتا جب تک قرآن کے جس حرف تہجی سے چاہے تمام احکام اور جمیع مذاہب مجتہدین کا استخراج نہ کرسکے۔ آپ کے اس قول کی تائید امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اس فرمان سے ہوتی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اگر میں چاہوں تو بسم اللہ کے باء کے نقطہ کے علوم سے اسی اونٹ بھردوں۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔۲۴)

۳۶۶۷۔ **عن** علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال :لوشئت لأوقرت سبعین بعیرا من تفسیر الفاتحۃ۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔ص ۲۳)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اگر میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بار کردوں۔

۳۶۶۸۔ **عن** علی کرم اللہ تعالیٰ ھہ الکریم قال : لوتکلمت لکم فی تفسیر الفاتحۃ لحملت لکم سبعین وقراً۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔ص ۲۳)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اگر میں تمہارے لئے سورہ فاتحہ کی تفسیر بیان کروں تو ستر اونٹوں کا بوجھ ہوجائے۔

۳۶۶۹۔ **عن** علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم :لو طویت لی وسادۃ لقلت فی الباء من بسم اللہ سبعین جملا ۔

(انباء الحي ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔ص ۲۳)

۳۶۷۰۔ **عن** علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : لوشئت ان اوقر سبعین بعیرا من تفسیر القرآن لفعلت ۔

(انباء الحي ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔ص ۲۳)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: اگر میں تفسیر قرآن سے ستر

۳۶۶۷۔۔۔۔۔۔

۳۶۶۸۔الیواقیت والجواھر الشعرانی الفصل الثالث

۳۶۶۹۔المواھب اللدنیہ القسطلانی خطبۃ الکتاب

۳۶۷۰۔مرقاۃ المفاتیح ۲۳۸

اونٹوں کا وزن کرنا چاہتا تو ایسا کرتا۔

۳۶۷۱۔ **عن** عبدالرحمن بن زید بن اسلم مولیٰ امیرالمؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهم فی قوله تعالیٰ "مافرطنا فی الکتاب من شیٔ" قال : لم نغفل مامن شیٔ الا هو فی ذلك الکتاب ۔

(انباء الحي ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔ص ۲۵)

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت کریمہ "مافرطنا فی الکتاب من شیٔ" کے بارے میں مروی ہے کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ کتاب اللہ میں ہر چیز کا بیان ہے۔۱۲م

۳۶۷۲۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من اراد علم الاولین والآخرین فلیثورالقرآن۔

(انباء الحي ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔ص ۲۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اولین وآخرین کا علم حاصل کرنا چاہے وہ قرآن کریم کے معانی میں تحقیق وتفتیش کرے۔

۳۶۷۳۔ **عن** علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: کتاب اللہ فیه نبأ ماقبلکم وخبرمابعدکم وحکم مابینکم وهو الفصل لیس بالهزل من ترکه من جبار قصمه الند ومن اتب عنی الهدی فی غیره اضله اللہ وهو حبل اللہ المتین وهو الذکر الحکیم وهو الصراط المستقیم ، هو

۳۶۷۱۔الاتقان　النوع الخامس والستون　۱۲۶/۲

۳۶۷۲۔---------

۳۶۷۳۔الجامع للترمذی،باب ماجاء فی فضل القرآن　۱۱۱/۲

السنن للدارمی　۳۳۳۴

الـذی لایـزیـغ بـه الاهواء ولاتلتبس به الالسنه ولاتشبع منه العلماء ولا یخلق عن کثـرۃ الرد ولاینقضی عجائبه ،هو الذی لم تنته الجن اذا سمعته حتی قالوا انا ھھنا قـرآنـا عـجبـا یهـدی الی الرشد فامنا به من قال به صدق ـ ومن حمل به اجر ومن حکم به عدل ومن دعا الیه هدی الی صراط مستقیم خذھا الیك یااعور!ـ

(انباء الحی ص ۴۸)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن کریم) میں تم سے پہلے اور بعد کی خبریں ہیں، یہ قرآن تمہارے درمیان ایک حکم اور فیصل کی طرح ہے جو فیصلہ کرتا ہے۔ یہ کوئی ہنسی مذاق کی چیز نہیں۔ جو شخص اسے چھوڑے گا ہلاک وبرباد ہوگا۔ جس نے اس کے سوا کہیں دوسری جگہ ہدایت تلاش کی تو اللہ تعالیٰ اسے گمراہ فرمائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے جو حکمت سے بھرپور اور صراط مستقیم ہے۔ جسے نہ تو خواہشات ٹیڑھا کرتی ہیں اور نہ ہی اس سے زبانیں خلط ملط ہوئی ہیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔ بار بار دوہرانے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اور اسکے عجائب ختم ہونے والے نہیں۔ جنات نے اس کو سن کر بلا توقف کہا کہ ہم نے نہایت عجیب وغریب قرآن سنا جو ہدایت کی طرف لے جانے والا ہے۔ لہذا ہم اس پر ایمان لے آئے۔ جس نے اس کے مطابق قول کیا سچ کہا، اور جس نے اس پر عمل کیا ثواب کا مستحق قرار پایا۔ اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا درست کیا، اور جس نے اس کی طرف بلایا سیدھے راستے کی طرف بلایا گیا۔ اے اعور! اسے مضبوطی سے تھام لو۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقات میں فرماتے ہیں: علماء اس سے سیر نہیں ہوتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی حقیقت کی ایسی حد تک رسائی نہیں پاتے جہاں پہونچکر طلب سے باز رہیں، بلکہ جب جب کسی حقیقت پر اطلاع پاتے ہیں تو ان کے شوق میں پہلے سے اضافہ ہوتا ہے، تو اس طرح نہ وہ سیر ہوتے ہیں اور نہ اکتاتے ہیں۔ اور قرآن کریم کے عجائب ختم نہیں ہوتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے وہ غرائب جن سے تعجب ہوتا ہے وہ منتہی نہیں ہوتے،

کیونکہ عجائب کا ظہور غیر متناہی ہے۔

(انباء الحي ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔ص ۲۸)

۳۶۷۴۔ **عن** عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان القرآن ذو شجوز وفنون وظهور وبطون لاتنقضی عجائبه ولاتبلغ عایته ۔ انباء الحی ص ۲۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کریم میں بہت سے علوم وفنون ہیں، اوراس کے کچھ معانی ظاہراور کچھ پوشیدہ ہیں۔اس کے عجائب ختم ہونے والے نہیں اور نہ ان کی انتہا تک رسائی ممکن۔

۳۶۷۵۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ضمنی الیه رسول اللہ ﷺ وقال : اللهم علمه الکتاب۔ (انباء الحی ص ۳۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود مجھے گلے لگایا اور دعا کی اے اللہ! اسے کتاب کا علم عطا فرما۔

۳۶۷۶۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنهما قال : لوضاع لی عقال بعیر لوجدته فی کتاب اللہ ۔ انباء الحی ص ۳۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر

۳۶۷۴۔ -----

۳۶۷۵۔ الجامع الصحیح للبخاری　۲۹/۱ ☆

الجامع للترمذی　۳۸۲٤ ☆

المسند لاحمد بن حنبل　۵۹۲/۱ ☆　مجمع الزوائد للهیثمی　۲۵۶/۹

جمع الجوامع للسیوطی　۹۸۱٦ ☆　کنزالعمال للمتقی　۳۳٦۵۷

شرح السنة للبغوی　۱٤٦/۱٤ ☆　البدایۃو النهایة لابن کثیر　۱۲۱/۸

العلل المتناهیة　۲۷۲/۱ ☆　تذکرة الموضوعات للفتنی　۱۰۰

۳۶۷٦۔ اتحاف السادة للزبیدی　الباب الرابع فی تفسیرالقرآن وتفسیره بالرائی

میرے اونٹ کی رسی گم ہوجائے تو میں اس کو کتاب اللہ میں پالوں۔

۳۶۷۷۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : سلونی قبل ان تفقدونی فانی لااسئل عن شیٔ دون العرش الا اخبرت عنہ ۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شیٔ ۔ ص ۳۵)

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے وصال سے پہلے مجھ سے جو چاہو معلوم کرو، کہ عرش کے نیچے کی جس چیز کے بارے میں تم مجھ سے سوال کروگے میں اس کی خبر دوں گا۔

۳۶۷۸۔ **عن** ابی الطفیل عامر بن واثلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : شھدت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ یخطب فقال فی خطبتہ اسلونی فواللہ لاتسئلونی عن شیٔ یکون الی یوم القیمۃ الاحدثتکم بہ ۔ (انباء الحی ص ۳۵)

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی مجلس وعظ میں حاضر تھا، آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: مجھ سے جو چاہو معلوم کرو، قسم بخدا تم مجھ سے قیامت تک ہونے والی جن چیزوں کے بارے میں سوال کروگے میں اس کو بیان کرونگا۔

۳۶۷۹۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لوان علم عمر یوضع فی کفۃ ووضع علم احیاء الارض فی کفۃ لرجح علم عمر بعلمھم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلے میں رکھا جائے اور روئے زمین کے تمام انسانوں کا دوسرے پلے میں تو آپ کا علم سب پر بھاری ہو۔

۳۶۷۷۔ کنز العمال للمتقی ۳۶۵۰۲

۳۶۷۸۔ کنز العمال للمتقی　۴۷۴۰　۵۶۵/۲

۳۶۷۹۔----------

۳۶۸۰۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کا یقول :
وددت انی شعرۃ فی صدر ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔انباءالحی ص ۳۵

امیرالمؤمنین حضرت عمربن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے : کاش میں امیرالمؤمنین حضرت صدیق اکبررضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ کاایک بال ہوتا۔

امام احمدرضامحدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اشعۃ اللمعات میں فرمایا کہ قرآن کے تمام علوم کااحاطہ نہیں کرسکتے کہ ٹھہر جائیں اورغور وفکر چھوڑ دیں۔اوراسکے معانی ومعارف بھی منتہی نہیں ہوتے۔امام قاضی عیاض شفامیں وجوہ اعجاز قرآن کے شروع میں فرماتے ہیں: قرآن کریم کے ہرلفظ کے تحت بہت جملے،کثیر فصول اور علوم زواخر ہیں،دواوین ان معانی سے بھرے ہوئے ہیں جومعنی مستفادہوئے۔

ملاعلی قاری علوم زواخر کی تشریح میں حضرت ابن عباس کا یہ قول پیش فرماتے ہیں۔

جمیع العلم فی القرآن لکن

تقاصر عنہ افہام الرجال

قرآن کریم میں تمام علوم ہیں۔لیکن لوگ ان کوسمجھنے سے قاصر ہیں۔

علامہ خفاجی نے فرمایا: جب بعض معانی سے کتابیں بھر گئیں توکل کا حصرواحاطہ نہ ممکن ہے اورنہ کوئی کتاب اسکااحاطہ کرسکتی ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے۔

قل لو کان البحر مداداالکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی۔

تفسیر نیشاپوری میں ہے: کہ اس آیت میں قرآن کے کمال حال پرتنبیہ ہے۔

اقول: مجھے یہاں لفظ حال پسند نہیں۔کہ قرآن صفت قدیمہ ہے اورتحول وانتقال سے منزہ ہے۔یہاں پرکمال وصف قرآن کریم کہنا مناسب تھا۔

اتقان میں ہے: امام ابن دنیافرماتے ہیں کہ علوم قرآن اوران سے جومستنبط ومستفاد ہووہ ایسا سمندر ہے جس کا کنارہ نہیں۔

۳۶۸۰۔کنزالعمال للمتقی ۳۵۶۲ ۱۲/

امام شعرانی طبقات کبری میں سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احوال میں بیان فرماتے ہیں: کہ آپ فرماتے تھے:

تمام متکلمین، مفسرین، اور مؤولین علم توحید وتفسیر میں قرآن کریم کے ایک حرف کے ادراک میں بھی ایک فیصد معنی کی تہہ تک نہ پہونچ سکے۔

سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ حدیقہ ندیہ میں فتوحات مکیہ سے نقل فرماتے ہیں:

جب اولیائے کرام ترقی فرماتے ہیں تو ان کے وصول کی غایت ونہایت اسمائے الہیہ ہوتے ہیں، جب وہ وہاں تک ترقی فرماتے ہیں تو ان پر علوم وانوار کی بارش ہوتی ہے۔ اور یہ بقدر استعداد ان علوم ومعارف کی معرفت وسمجھ ہے جس کو رسول اللہ ﷺ لے کر تشریف لائے۔

الیواقیت والجواہر میں ہے کہ شیخ ابن عربی فرماتے ہیں: میں اپنی تقریر وتحریر میں قرآن کریم سے استفادہ کرتا ہوں، مجھے علم کی کنجیاں عطا ہوئیں تو میں ہر علم میں اسی قرآن سے استفادہ کرتا ہوں۔ (انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی۔ ص ۳۱)

۱۶۸۱۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایکون الرجل فقیہا کل الفقہ حتی یری للقرآن وجوہا کثیرۃ۔

(انباء الحی ص ۴۲)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اس وقت تک کامل فقیہ نہیں ہوسکتا جب تک قرآن کریم کے معانی میں مختلف جہتوں سے غور نہ کرے۔

۳۶۸۲۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لایفقہ الرجل کل الفقہ حتی یجعل للقرآن وجوہا۔ (انباء الحی ص ۴۲)

۳۶۸۱۔حلیۃ الاولیاء لابی نعیم

۳۶۸۲۔مرقات المفاتیح ۲۳۸

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی کامل فقیہ اسی وقت ہوتا ہے جب قرآن حکیم کے معانی میں متعدد وجوہ سے غور کرے۔

۳۶۸۳۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالی عنه قال : قال عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما "ومایعلم تاویله الاالله والراسخون فی العلم" انا ممن یعلم تاویله۔

(انباء الحی ص ۴۹)

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: آیات متشابہات کے معانی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور راسخ فی العلم جانتے ہیں اور میں ان میں سے ہوں جو لوگ اس تاویل سے باخبر ہیں۔

۳۶۸۴۔ **عن** الضحاك رضی الله تعالیٰ عنه قال : الراسخون فی العلم یعلمون تاویله ، ولولم یعلموا تاویله لم یعلموا ناسخه من منسوخه ولا حلاله من حرامه ولامحکمه من متشابهه ۔　(انباء الحی ص ۴۹)

حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ راسخ فی العلم اس کی تاویل جانتے ہیں، اگر نہ جانیں تو پھر ناسخ و منسوخ، حلال و حرام اور محکم و متشابہ کی معرفت بھی وہ نہیں حاصل نہیں ہو سکتی۔

۳۶۸۵۔ **عن** عمرو بن عوف المزنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کبر فی العیدین ،فی الاول سبعا قبل القرأة وفی الآخرة خمسا قبل القرأة۔

حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدین میں تکبیریں کہیں، پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات، اور دوسری میں

۳۶۸۳۔الاتقان للسیوطی ، النوع الثالث والاربعون۔

۳۶۸۴۔الاتقان للسیوطی ، النوع الثالث والاربعون۔

۳۶۸۵۔------------

قرأت سے قبل پانچ۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی کا فرمان ہے کہ میں نے اس حدیث کے سلسلہ میں امام بخاری سے پوچھا تو فرمایا:۔

لیس فی ھذا الباب اصح منہ ۔

ابن قطان کتاب الوہم والایہام میں فرماتے ہیں کہ یہ قول تصحیح حدیث صریح نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث اس باب کے زیادہ مشابہ اور ضعف میں اقل ہے۔
(انباء الحی ص ۵۰)

۳۶۸۶۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خفف عن داؤد القرآن فکان یامر بدوابہ فتسرج فیقرأ القرآن قبل ان تسرج دوابہ ۔ انباء الحی ص ۷۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے قرآن پڑھنا اتنا ہلکا کر دیا گیا تھا کہ آپ اپنی سواری پر زین کسنے کا حکم فرماتے اور قرآن پڑھنا شروع کرتے تو زین مکمل ہونے سے پہلے ختم فرمالیتے۔

ملا علی قاری نے علامہ توریشی کا قول نقل کیا امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں کہ قرآن سے مراد یہاں زبور ہے۔ قرآن اس لئے کہا کہ بطور قرأت اس کا اعجاز مقصود تھا۔

اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جس کے لئے چاہتا ہے زمانہ کو لپیٹ دیتا ہے جس طرح مکان کو ان کے لئے طے فرماتا ہے۔ یہ ایسی چیزیں

۳۶۸۶۔ الجامع الصحیح للبخاری　　باب قولہ ذریۃ من حملنا مع نوح الآیہ

المسند لاحمد بن حنبل

ہیں جن کا ادراک فضل الہی اور فیض ربانی سے ہی ممکن ہے۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں: اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ بطور خرق عادت ہوا، اب خواہ اس کو بسط زمان (زمانہ کو دراز کردینا) سے تعبیر کرو، خواہ طی مکان (مکان کو لپیٹ دینے) سے قرار دو۔ پہلے معنی زیادہ ظاہر ہیں۔اور یہ معنی ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شب معراج مکمل طور پر حاصل ہوئے کہ اس میں طی مکان اور بسط زمان دونوں جمع ہوئے اور ایک آن سے بھی کم میں وہ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔

اقول: واقعہ اسراء طی مکان کے قبیل سے نہیں ہے کہ اس میں مکان کی حیثیت وہی ہوگی جو لپیٹے ہوئے کپڑے کی ہوتی ہے اور اس کا حجم چھوٹا ہوتا ہے۔اور شان اسراء کی کیفیت وہ ہے جس کو قرآن نے بیان فرمایا:

لنریه من آیاتنا ۔انه هو السمیع البصیر۔

لہذا اسراء میں بسط زمان ہی تھا۔اور جب بسط زمان ہے تو پھر طی مکان کی حاجت ہی کیا کہ ایک ہی سے معنی حاصل۔

خاتم الحفاظ علامہ عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں: کہ بعض کے نزدیک قرآن سے مراد یہاں زبور ہے اور بعض نے تورات مراد لی۔اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ زبور شریف کل مواعظ پر مشتمل تھی، اور احکام بہر حال وہ تورات ہی سے لیتے تھے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں: کہ زبور شریف میں ایک سو پچاس سورتیں تھیں اور وہ سب مواعظ وثنا پر مشتمل۔ان میں حلال وحرام، فرائض وحدود کچھ نہیں تھے۔بلکہ ان کے سلسلہ میں تورات پر اعتماد تھا۔

اقول: تورات مراد ہو تو معجزہ اور عظیم وجلیل ہوگا۔کیونکہ معالم شریف میں ہے کہ ربیع بن انس نے فرمایا:

تورات جب نازل ہوئی تو وہ ستر اونٹوں کا بوجھ تھی۔اس کا ایک جزا ایک سال میں پڑھا جاتا۔مکمل طور پر از اول تا آخر اس کو صرف چار حضرات انبیائے کرام ہی نے پڑھا۔یعنی حضرت موسی، حضرت یوشع، حضرت عزیر، حضرت عیسی علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والتسلیم۔

اعتراض۔اس تقدیر پر تو یہ لازم آیا کہ یہاں حضرت داؤد علیہ السلام کے واقعہ میں تورات مراد نہ ہو۔

جواب۔علامہ خازن فرماتے ہیں: یہاں عدم قرأت سے مراد عدم حفظ ہے۔یعنی زبانی صرف یہ ہی چار حضرات انبیائے کرام علیہم السلام پڑھتے تھے۔اور حدیث میں کوئی ایسا جملہ نہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام اس کو زبانی پڑھتے تھے۔بلکہ وہ اس کو دیکھ کر از اول تا آخر اس تھوڑے وقت میں پڑھ لیتے۔

ملا علی قاری اس مقام پر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں یہ خرق عادت بطور کرامت حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو عطا ہوا کہ آپ سواری پر سوار ہونے کا قصد فرماتے اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کرتے پھر مکمل مخارج حروف کی ادائیگی کے ساتھ اور معانی قرآن کو سمجھ کر پڑھتے اور دوسری رکاب میں پاؤں رکھنے سے پہلے پورا قرآن کریم ختم فرمالیتے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کہ مجھے جن الفاظ سے یہ واقعہ معلوم ہوا وہ یہ ہیں

۳۶۸۷۔**عن** علیا کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم کان یبتدئ القرآن من ابتداء قصد رکوبه مع تحقق المبانی وتفهم المعانی ویختمه حین وضع قدمه فی رکابه الثانی۔ (انباء الحی ص ۷۸)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سواری پر سوار ہونے کے شروع سے قرآن کریم تلاوت شروع فرماتے، حروف کو مخارج کے ساتھ ادا فرماتے، معانی خوب سمجھتے جاتے ان تمام چیزوں کے باوجود دوسری رکاب میں قدم رکھنے تک پورا قرآن ختم فرمالیتے۔۱۲م

۳۶۸۷۔مرقات المصابیح لعلی القاری ۵۷۱۸

۳۶۸۸۔انہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یضع قدمہ الیسری فی الرکاب ویشرع القرآن فلاتصل قدمہ الیمنیٰ الی الرکاب الا وقد ختم القرآن ۔

آپ اپنا بایاں قدم رکاب میں رکھتے اور قرآن کریم کی تلاوت شروع فرماتے، تو آپ کا داہنا قدم رکاب تک نہیں پہونچ پاتا کہ قرآن کریم ختم فرمالیتے۔۱۲م

۳۶۸۹۔انہ کان یختم القرآن من الملتزم الی الباب ۔

نیز آپ کے بارے میں مروی ہے کہ قرآن کریم ملتزم سے دروازہ کعبہ تک ختم فرمالیتے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ہمیں ایسے شخص کے بارے میں بھی خبر پہونچی جو چار ختم قرآن رات میں کرتا اور چار دن میں۔

امام عینی قدس سرہ فرماتے ہیں: میں نے ایک حافظ شخص کو دیکھا کہ تین ختم نماز وتر میں کرتا، یعنی ہر رکعت میں ایک ختم۔

ستر ہزار بے حساب جنت میں جائیں گے

۳۶۹۰۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

۳۶۸۸ــــــــــــــ

۳۶۸۹۔اشعۃ اللمعات کتاب الفتن

۳۶۹۰۔الجامع الصحیح للبخاری (۸) ☆

الصحیح لمسلم کتاب الایمان ☆

المسند لاحمد بن حنبل ۳۲۱/۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ۳۲۰/٤

المعجم الکبیر للطبرانی ٦٤/٦ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ١٦٧/٥

المسند لابی عوانۃ ١٤٠/١ ☆ السنن الکبری للبیہقی ۳٤۱/9

شرح معانی الآثار للطحاوی ۳۲۰/٤

تعالیٰ علیہ وسلم : یدخل الجنة من امتی سبعون الفا بغیر حساب ،ھم الذین لایسترقون ولایطیرون وعلی ربھم یتوکلون ۔ انباءالحی ص ۹۲۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت سے جنت میں ستر ہزار بغیر حساب جائیں گے، یہ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ جنتر منتر کے قائل ہوں گے اور نہ بدفالی کے۔ اوراپنے رب پر توکل رکھتے ہوں گے۔

۳۶۹۱۔ **عن** سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیدخلن من امتی الجنة سبعون الفا او سبعمائة الف متماسکین آخذا بعضھم ببعض حتی یدخل اولھم وآخرھم ، وجوھھم علی صورة القمر لیلة البدر ۔ (انباءالحی ص ۹۲)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت کے ستر ہزار ۔یا۔ سات سو ہزار جنت میں داخل ہوں گے ،ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے یہاں تک کہ ان کے اول وآخر سب جنت میں داخل ہوں گے اس حال میں کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ ۱۲م

۳۶۹۲۔ **عن** ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ

۳۶۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری

الصحیح لمسلم کتاب الایمان

المسند لاحمدبن حنبل ۵/۲۸۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۱۷۵

تاریخ دمشق لابن عساکر ۴/۱۹۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۱۰/۴۰۷

المسند لابی عوانہ ۱/۱۴۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ۴/۴۹۹

۳۶۹۲۔ الجامع للترمذی ۲۴۳۷

المسند لاحمد بن حنبل ۴/۱۶ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ۱۱/۴۷۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لاحساب علیھم ولاعذاب، مع کل الف سبعون الفا وثلاث حثیات من حثیات ربی ۔ انباء الحی ص ۹۲

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔نہ ان سے کسی طرح کا حساب ہوگا اور نہ ان پر عذاب، نیز ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے،اور تین مٹھیاں میرے رب کی طرف سے زائد۔

وفی الباب عن ابی سعید الزرقی وابی سعد الخیر وابی ایوب الانصاری وحذیفۃ بن الیمان وثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعقبۃ بن عبد السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

۳۶۹۳۔ **عن** ابی سعید الزرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ وعدنی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا بغیر حساب۔ ویشفع کل الف سبعین الفا ثم یحثی ربی ثلث حثیات بکفیہ۔

انباء الحی ص ۹۳

حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا،اور ہر ایک ہزار کی جماعت ستر ہزار کی شفاعت کرے گی، پھر خداوند قدوس اپنے دست قدرت سے تین مٹھیاں لیکر داخل جنت فرمائے گا۔

۳۶۹۴۔ **عن** ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۳۶۹۳۔مجمع الزوائد للھیثمی ۱۰/۳۶۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ۴/۴۱۸
التفسیر لابن کثیر ۲/۸۲ ☆

۳۶۹۴۔المسند لاحمد بن حنبل ۱/۶ ☆مجمع الزوائد للھیثمی ۱۰/۴۱۰

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت سبعین الفا من امتی یدخلون الجنة بغیر حساب ، وجوھھم کالقمر لیلة البدر وقلوبھم علی قلب رجل واحد فاستزدت فربی زادنی مع کل واحد سبعین الفاً ۔ انباء الحی ص ۹۳

امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ستر ہزار میری امت سے ایسے لوگ دیئے گئے جو بلا حساب جنت میں جائیں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کی طرح چمکتے ہوں گے اور وہ سب ایک دل ہوں گے۔ میں نے ان کی تعداد میں اضافہ کے لئے عرض کیا تو میرے رب نے یہاں تک اضافہ فرمادیا کہ ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار۔

۳۶۹۵۔ **عن** عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان ربی تعالیٰ اعطانی سبعین الفا من امتی یدخلون الجنة بغیر حساب ،قال عمر: یارسول اللہ ! ھلا استزدته قال : استزدته فاعطانی ھکذا وبسط باعه ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے رب تبارک وتعالیٰ نے ستر ہزار ایسے امتی عطا فرمائے کہ وہ سب بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے، حضرت عمر فاروق اعظم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اسمیں کچھ زیادہ کیوں نہیں کرالئے؟ فرمایا: میں نے اضافہ کے لئے عرض کیا تو مجھے اتنا عطا ہوا۔ اور حضور نے اپنی باہیں پھیلادیں۔ ۱۲م

۳۶۹۶۔ **عن** عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ

۳۶۹۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱/۱۹۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۱۰/۴۱۰
التفسیر لابن کثیر ۲/۷۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ۱۰/۵۶۹
کنزالعمال للمتقی ۳۲۱۰۵ ☆
۳۶۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۷۲۵۰ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد ترجمہ عمر بن عمید

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : وعدنی ربی ان یدخل من امتی الجنة سبعین الفا بغیر حساب ھم الذین لایسترقون ولایطیرون ویکتوون وعلی ربھم یتوکلون ، قلت : ای رب زدنی ، قال : لك بکل واحد من السبعین الفا سبعون الفا ، قلت : ای رب انھم لایکملون قال : اذن نکملھم لك من الاعراب ۔

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ وہ میری امت کے ستر ہزار کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ جنتر منتر کراتے ہیں نہ بدشگونی لیتے ہیں، اور نہ ہاتھ پاؤں گدواتے ہیں۔ اپنے رب پر توکل رکھتے ہیں، میں نے بارگاہ رب تبارک وتعالیٰ میں عرض کیا: اے رب! اگر یہ تعداد ان لوگوں سے پوری نہ ہوئی تو؟۔ فرمایا: پھر میں اعرابی مسلمانوں سے اس تعداد کو مکمل فرمادوں گا۔۱۲م

۳۶۹۷۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یدخل من امتی سبعون الفا الجنة بغیر حساب ،فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه : سبعون الفا ، قال : نعم ، ومع کل واحد سبعون الفا ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ حضرت عمر فاروق اعظم نے عرض کیا: کل ستر ہزار، فرمایا: ہاں، اور ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار۔

۳۶۹۸۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالی عنه قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ان ربی عزوجل وعدنی من امتی سبعین الفا لا یحاسب مع کل الف سبعین الفا ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۶۹۷۔المسند لاحمد بن حنبل ٥/٦٠٤

۳۶۹۸۔المعجم الکبیر للطبرانی ۱۴۱۳۔۲/۹۲

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کہ بیشک میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار بغیر حساب اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار جنت میں جائیں گے۔

۳٦۹۹۔ **عن** ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج ذات یوم الیھم، فقال لھم : ان ربکم عزوجل خیرنی بین سبعین الفاً یدخلون الجنة عفوا بغیر حساب وبین الخبیئة عنده لامتی ، فقال له بعض اصحابه : یارسول الله !ایخبأ ذلك ربك عزوجل ؟ فدخل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلمثم خرج وھو یکبر ،فقال : ان ربی عز وجل زادنی مع کل الف سبعین الفاً ،والخبیئة عنده ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مجمع میں تشریف لائے اوران سے فرمایا: بیشک تمہارے رب عزوجل نے مجھے یہ اختیار عطا فرمایا کہ ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں۔یا میری امت کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حضور پوشیدہ ہے،بعض صحابہ نے یہ سن کر عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اللہ عزوجل اس کو پوشیدہ رکھے گا؟ یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے پھر تشریف لائے تو تکبیر پڑھی اور فرمایا: بیشک میرے رب عزوجل نے مجھے اس سے زیادہ عطا فرمایا کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار،اور معاملہ اب بھی اس کے حضور پوشیدہ ہی ہے۔اور مجھے یہ اعزاز بخشا کہ میری امت کبھی بھوکی نہ رہے گی اور نہ مغلوب ہوگی۔مجھے کوثر عطا فرمایا کہ وہ جنت کی نہر ہے جو میرے حوض میں گرتی ہے،اور مجھے عزت،نصرت،اور رعب ودبدبہ عطا فرمایا کہ میری امت کے آگے ایک ماہ کی مسافت سے دوڑتا ہے،اور مجھے یہ اعزاز بھی بخشا کہ میں انبیائے کرام میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا۔میرے لئے اور میری امت کے لئے مال غنیمت حلال فرمادیا،اور میرے لئے بہت سی ایسی چیزیں حلال فرمادیں جن کے بارے میں اگلوں کی امتوں پر سختی تھی ۔اور ہم پر کسی طرح کا حرج نہ رکھا

۳٦۹۹۔المسند لاحمد بن حنبل ۲۲۹۹٤ ٥۷٤/٦

گیا۔۱۲م

۳۷۰۰۔ **عن** ابی سعد الخیر رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان ربی عزوجل وعدنی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا بغیر حساب ویشفع کل الف بسبعین الفا ثم یحثی ربی ثلاث حثیات بکفیہ ، ان ذلک ان شاء اللہ تعالیٰ مستوعب مھاجری امتی ویوفینی اللہ شیئا من اعرابنا۔

حضرت ابوسعد خیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے اور ہر ہزار کا گروہ ستر ہزار کی شفاعت کرے گا۔ پھر میرا رب عزوجل تین مٹھیاں اپنے دست قدرت سے داخل فرمائے گا۔ بیشک یہ تعداد انشاء اللہ میری امت کے مھاجرین کو محیط ہوگی بلکہ اس کو اعرابی صحابہ سے پورا فرمائے گا۔

۳۷۰۱۔ **عن** حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : غاب عنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما فلم یخرج حتی ظنناانہ لن یخرج فلما خرج سجد سجدۃ فظنناان نفسہ قد قبضت منھا ، فلما رفع رأسہ قال: ان ربی تبارک وتعالیٰ استشارنی فی امتی ماذا افعل بھم ؟ فقلت: ماشئت ای رب ، ھم خلقک وعبادک ، فاستشارنی الثانیۃ ، من امتی فقلت لہ کذلک ، فقال: لا احزنک فی امتک یامحمد ، وبشرنی ان اول من یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفاً، مع کل سبعون الفاً ، لیس علیھم حساب ، ثم ارسل الی فقال: ادع تجب وسل تعط ، فقلت لرسولہ: او معطی ربی سؤلی؟ فقال: ما ارسلنی الیک الا لیعطیک ، ولقد اعطانی ربی عزوجل ولا فخر، وغفرلی ماتقدم من ذنبی وما تاخر وانا امشی حیا صحیحاً۔ واعطانی ان لاتجوع امتی ولاتغلب ، واعطانی الکوثر فھو نھر من

۳۷۰۰۔۔۔۔۔۔۔۔

۳۷۰۱۔المسند لاحمد بن حنبل　۲۲۸۲۵　۶/۵٤٤

الجنة یسیل فی حوضی ، واعطانی العز والنصر والرعب یسعی بین یدی امتی شھراً ، واعطانی انی اول الانبیاء ادخل الجنة ، وطیب لی ولامتی الغنیمة ، واحل لنا کثیراً مماشدد علی من قبلنا ، ولم یجعل علینامن حرج ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پوشیدہ رہے اور تشریف نہیں لائے۔حتی کہ ہم نے یہ سمجھا کہ آج آپ تشریف نہیں لائیں گے۔ پھر جب تشریف لائے تو طویل سجدہ فرمایا کہ ہم یہ سمجھے کہ حضور کا وصال ہوگیا۔پھر جب سر اٹھایا تو فرمایا: میرے رب تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے بارے میں مشورہ فرمایا کہ میں ان کو کیا مقام عطا کروں میں نے عرض کیا: اے میرے رب تو جو چاہے، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں، پھر دوبارہ مشورہ طلب فرمایا تو اس مرتبہ بھی میں نے وہی جواب دیا، تو فرمایا: اے محبوب! میں تمہیں تمہاری امت کے بارے میں رنجیدہ نہیں کروں گا، اور مجھے یہ بشارت دی کہ سب سے پہلے میری امت کے ستر ہزار جنت میں جائیں گے، اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید۔ان میں سے کسی سے حساب نہیں ہوگا۔ پھر میرے پاس پیغام بھیجا کہ دعا کرو قبول ہوگی، مانگو دیا جائے گا۔ میں نے پیغام رساں سے کہا: کیا میرا رب میرے ہر سوال کو پورا فرمادے گا، تو اس نے جواب دیا: مجھے آپ کا سوال پورا کرنے کے لئے ہی بھیجا ہے۔تو میرے رب عزوجل نے مجھے عطا فرمایا اور مجھے اس پر فخر نہیں۔اور میرے خاصوں کو معاف فرمادیا، میں بحالت صحت وسلامتی چلتا ہوں۔

۳۷۰۲ **عن** رفاعة بن عربة الجھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی اذا کنا بالکدید،او قا ل بقدید۔ فجعل رجال منا یستا ذنون الی اھلیھم فیا ذن لھم ۔ فقا م رسو ل اللہ ﷺ فحمد اللہ وأ ثنی علیہ ،ثم قا ل:مابا ل رجا ل ، یکون شق الشجرة التی تلی رسول اللہ ﷺابغض الیھم من الشق الاخر ؟! فلم نر عند ذلک

۳۷۰۲۔المسند لاحمد بن حنبل ۱۵۷۸۲ ۴/۵۸۹

من القوم الا با کیاً ، فقا ل رجل : ان الذی یستا ذنك بعد هذا السفیه ، فحمد الله ، وقال : حینئذ اشهد عند الله ، لا یموت عبد یشهد ان لا اله الاالله وانی رسول الله ،صدقاً من قلبه ثم یسدد ، الا سلك فی الجنة ،قا ل : وقد وعدنی ربی عزّوجلّ ان یدخل من امتی سبعین الفاًلا حسا ب علیهم ولا عذا ب ، وانی لارجو ان لا یدخلوها حتی تبوؤا انتم ومن صلح من آ با ئکم وازوا جکم وذریا تکم مسا کن فی الجنة ، وقا ل : اذا مضی نصف اللیل او قا ل ثلثاً اللیل ، ینزل الله عزّ وجلّ الی السما ء الدنیا ، فیقول : لا اسأل عن عبا دی احداً غیری ، من اذا یستغفرنی فاغفرله ، من الذی یدعونی استجیب له ، من ذا الذی یسأ لنی اعطیه ،حتی ینفجر الصبح ۔

حضرت رفاعہ بن عربہ جھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم ﷺ چلے یہانتک کہ مقام کدید یاقدید پہونچے،تو لوگوں نے اپنے اپنے گھروں کو جانے کی اجازت مانگنا شروع کی ،تو آپ نے اجازت عطا فرمائی اور کھڑے ہوکر خطبہ دیا اور فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو اللہ کے رسول کے جس جانب (گوشہ دلی) سے وہ اللہ کے رسول سے تعلق رکھتے ہیں۔وہ ان کی دوسری جانب مقابلہ میں ناپسندندہ ہے،

راوی کہتے ہیں: ہم نے دیکھا کہ یہ سن کر ہر ایک رونے لگا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ اس کے بعد اب وہی اجازت چاہے گا جو احمق ہوگا۔حضور یہ سن کر حمد بجالائے اور فرمایا: تو اب میں اللہ تعالیٰ کے حضور گواہی دیتا ہوں کہ جوشخص بھی اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی سچے دل سے گواہی دے گا اور اسی پر ثابت قدم رہے گا وہ جنت کے راستہ میں ہوگا۔ پھر فرمایا: اور بیشک رب تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار جنت میں بے حساب وکتاب اور بغیر عذاب داخل فرمائے گا۔اور بیشک میں امید کرتا ہوں کہ جنت میں داخل نہ ہوں گے مگر یہ کہ تم اور تمہارے آباء واجداد،اور تمہارے بیوی اور بچے خود اپنا جنت میں ٹھکانا بنائیں۔پھر فرمایا: جب آدھی رات یا تہائی رات گذرتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندوں سے اپنے سوا کسی کو نہیں

مانگتا۔کون ہے جومجھ سے مغفرت چاہے تو میں اس کی مغفرت فرماؤں۔کون ہے جومجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں،کون ہے جومجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں ۔یہاں تک کہ صبح نمودار ہوجاتی ہے۔۱۲م

۳۷۰۳۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : سألت ربی عزوجل فوعدنی ان يدخل من امتی سبعين الفا علی صورة القمر ليلة البدر ، فاستزدت ربی فزادنی مع كل الف سبعين الفا فقلت : ای رب !ان لم يكن هؤلاء مهاجری امتی قال : اذن اكملهم لك من الاعراب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے دعا کی تو وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار لوگ اس حال میں جنت میں جائیں گے کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، پھر میں نے اپنے رب سے اس میں کچھ زیادہ کے لئے عرض کیا تو اضافہ فرمادیا کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار، میں نے عرض کیا: اے رب !اگر میری امت کے مہاجرین سے یہ تعداد پوری نہ ہوئی تو،فرمایا: پھر میں تمہارے اعرابی صحابہ سے اس کو مکمل فرمادوں گا۔

۳۷۰۴۔ **عن** عتبة بن عبدالسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان ربی تعالیٰ وعدنی ان يدخل الجنة من امتی سبعين الفا بغير حساب ، ثم يشفع كل الف بسعين الفا ثم يحثی لی ربی كفيه ثلاث حثيات ۔

حضرت عتبہ بن عبد اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار بے حساب جنت میں جائیں گے۔پھر ہر ہزار کی جماعت ستر ہزار کی شفاعت کرے گی۔

۳۷۰۳۔المسند لاحمد بن حنبل　　۳۵۹/۲

۳۷۰۴۔المعجم الکبیر للطبرانی　　۱۲۷/۱۷۔　☆　کنزالعمال للمتقی　۳۲۱۰۔۴۴۷/۱۱

پھراللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت سے تین مٹھیاں لے کرلوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

۳۷۰۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله وعدنى ان يدخل الجنة من امتى اربعمائة ،قال ابوبكر: زدنا يارسول الله ! قال وهكذا وجمع كفيه ،قال : زدنا يارسول الله قال وهكذا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے وعدہ فرمایا کہ جنت میں میری امت کے چارسو لوگ داخل ہوں گے،حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیایارسول اللہ!اس تعداد میں اضافہ فرمایئے،فرمایا:اس طرح،اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملایا،پھر عرض کیا اور زیادہ فرمایئے،فرمایا:اوراس طرح۔

سومیں ننانوے دوزخی

۳۷۰۶۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : عرضت الانبياء باممها ، فجعل النبى يمر ومعه الثلة، والنبى ومعه الاصابة والنبى ومعه النفر، والنبى وليس معه احد حتى مر على موسى عليه السلام معه كبكبة من بنى اسرائيل ، فاعجبونى، فقلت: من هؤلاء؟ فقيل :هذا اخوك موسىٰ ومعه بنو اسرائيل ،قلت: فاين امتى؟ قيل : انظر عن يمينك، فنظرت فاذا الظراب قد سد بوجوه الرجال ، ثم قيل لى: انظر عن يسارك، فاذا الافق قد سد بوجوه الرجال فقيل لى: ارضيت؟ قلت: رضيت يارب، رضيت يارب ، فقيل لى : ان مع هؤلاء سبعين الفاً يدخلون الجنة بغير حساب ـ قال النبى ﷺ: فداء لكم ابى وامى ان استطعتم ان تكونوا من السبعين الفاً

۳۷۰۵ــــــــــــــــــــ

۳۷۰۶ـالمعجم الكبير للطبرانى　　۹۷۶۵　ـ۱۰/۶

فـافعلوا ، فان قصرتم ، فكونوا من اهل الظراب ، فان قصرتم فكونوا من اهل الافق ، فاني قد رأيت اناسا يتهاوشون فقام عكاشة بن محصن الاسدى ، فقال : ادعولى يـا رسـول الـلـه! ان يـجعلني من السبعين ، فدعا له ، فقام رجل آخر فقال: ادع الله يـارسول الله ان يجعلني منهم فقال : قد سبقك بها عكاشة، قال ثم تحدثنا ، فقلنا: مـن هـؤلاء السبعـون الالف ؟ قـوم ولدوا في الاسلام حتى ماتوا ، فبلغ ذلك النبي ﷺفقال: هم الذين لايكتوون ولايسترقون ولايتطيرون وعلى ربهم يتوكلون ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اپنی امتوں کے ساتھ مجھ پر پیش کئے گئے، بعض نبی وہ تھے جن کے ساتھ ایک جماعت تھی، اور بعض کے ساتھ تین امتی تھے، اور بعض کے ساتھ کوئی نہیں تھا، پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ بن عمران بنی اسرائیل کے ساتھ گذرے، میں نے عرض کیا: اے رب میری امت کہاں ہے؟ فرمایا: اپنی داہنی جانب دیکھو، میں نے دیکھا تو مکہ کے تمام ٹیلے لوگوں سے بھرے پڑے تھے۔ فرمایا: کیاتم راضی ہو؟ میں نے عرض کیا: میں راضی ہوں اے رب۔ پھر فرمایا: دیکھو بائیں طرف۔ میں نے دیکھا تو پورا آسمان کا کنارہ بھرا ہوا تھا۔ فرمایا: کیاتم راضی ہو؟ میں نے عرض کیا :اے رب کریم میں راضی ہوں۔ فرمایا: نیز ان کے ساتھ ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن اسدی آگے بڑھے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے۔ حضور نے دعا کی: اللھم اجعله منھم۔ پھر دوسرے مرد کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میرے لئے بھی دعا کر دیجئے ، فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گئے، پھر حضور نبی کریم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو ان سترا ہزار میں سے ہونا، اور اگر ان میں سے نہ ہو سکے تو ٹیلے والوں میں ہونا، اور اگر ان میں سے بھی نہ ہو سکو تو افق والوں میں ہونا، میں نے بہت لوگوں کو دیکھا ہے کہ آپس میں ملتے ہیں (لیکن فتنہ وفساد ڈالتے ہیں) پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ میری امت میں چوتھائی جنتی ہیں، یہ سن کر صحابہ کرام نے نعرۂ تکبیر بلند کیا، پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ نصف جنتی ہیں، یہ سن کر بھی نعرہ لگایا، پھر یہ

آیت تلاوت فرمائی،(ثلة من الا ولين وقليل من الأ خرين)

پھر ہم آپس میں کہنے لگے شاید یہ ستر ہزار وہ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور اسی پر ان کا انتقال ہوا۔ یہ خبر جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہونچی تو فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ ہاتھ پاؤں گدواتے ہیں، اور نہ جنتر منتر کے قائل ہیں، اور نہ بدشگونی لیتے ہیں، اور اپنے رب پر سچا توکل رکھتے ہیں۔۱۲م

۳۷۰۷۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اول من يدعى يوم القيامة آدم عليه الصلوة والسلام فترأى ذريته فيقال : هذا ابوكم آدم ، فيقول لبيك وسعديك ،فيقول اخرج بعث جهنم من ذريتك فيقول : يارب ! كم اخرج ؟ فيقول : اخرج من كل ماة تسعة وتسعون ، فقالوا : يارسول الله ! اذا اخذمنا من كل مائة تسعة وتسعون فماذا يبقىٰ منا ، قال : ان امتى فى الامم كالشعرة البيضاء فى الثور الاسود ۔ انباءالحی ۔ص ۹۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو قیامت کے دن بلایا جائے گا، آپ کی تمام ذریت آپ کا بغور دیدار کرے گی تو ان سے کہا جائے گا: یہ تمہارے باپ آدم ہیں، حضرت آدم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے میں حاضر ہوں، اور بارگاہ میں دست بستہ ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اپنی اولاد سے دوزخیوں کو نکالو، عرض کریں گے: اے رب! کتنے نکالوں؟ رب فرمائے گا: ہر سو میں سے ننانوے (۹۹)۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب ہر سیکڑے سے ننانوے دوزخ میں جائیں گے تو پھر بچے گا کون؟ فرمایا: میری امت کی تعداد تمام امتوں کے درمیان ایسی ہے جیسے کالے بیل کے جسم پر سفید بال۔۱۲م

۳۷۰۷۔الجامع الصحيح للبخارى　　كتاب الرقاق، باب كيف الحشر

۳۷۰۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله یبعث یوم القیامة منادیا ینادی یا آدم !ان الله یامرك ان تبعث بعثا من ذریتك الی النار ، فیقول آدم ، یارب !ومن کم ؟ فیقال له : من کل مائة تسعة وتسعون ۔ هل تدرون ماانتم فی الناس ؟ ماانتم فی الناس الا کالشامة فی جنب البعیر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک منادی کو بھیجے گا وہ کہے گا،اے آدم! بیشک اللہ تعالیٰ آپ کوحکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد سے دوزخیوں کو بھیجو،حضرت آدم عرض کریں گے :اے رب! کتنوں سے کتنے؟ کہا جائے گا:ہر سو سے ننیانوے، پھر فرمایا: کیا جانتے ہولوگوں کے درمیان تمہاری تعداد کتنی ہے؟تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل ۔۱۲م

ہزار میں نوسوننانوے دوزخی

۳۷۰۹۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یقول الله عزوجل یوم القیامة یا آدم ! قم فابعث بعث النار من ولدك ،فیقول : لبیك وسعدیك والخیرفی یدیك یا رب ! ومابعث النار ؟ فیقول : من کل الف تسعمائة وتسعون ،قال : فیقولون این ذاك الواحد ؟ فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تسعمائة وتسعون من یاجوج وماجوج ومنکم واحد۔ انباءالحی ۔ص۹۹

۳۷۰۸۔المسند لاحمد بن حنبل

کنزل العمال للمتقی　　۳۰۱٤　　۳۲/۲

۳۷۰۹۔معالم التنزیل للبغوی　　تحت آیة یوم تر ونهاتذهل　۔۔ الآیة

جامع البیان لابن جریر　　تفسیر سورة الحج ۱۱۲/۱۰

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم! جاؤ اپنی اولاد سے دوزخیوں کو دوزخ میں بھیجو، عرض کریں گے: میں حاضر ہوں، خدمتی ہوں، بھلائی تیرے ہی دست قدرت میں ہے اے رب! کتنوں کو بھیجو؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نو سو ننیانوے (۹۹۹)۔ راوی کہتے ہیں: صحابہ کرام نے عرض کیا: وہ ایک کہاں ہوگا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یاجوج ماجوج کی تعداد تم میں کے ایک کے مقابل نو سو ننیانوے ہے۔

۳۷۱۰۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یقول الله تعالیٰ یا آدم! فیقول لبیك وسعدیك والخیر كله فی یدیك، قال: اخرج بعث النار، قال ومابعث النار، قال: من كل الف تسعمائة وتسعة وتسعین، فـ عنده بشیب الصغیر وتضع كل ذات حمل حملها وتری الناس سكاریٰ وماهم بسكاریٰ ولكن عذاب الله شدید، قال: فاشتدذلك علیهم، قالوا: یارسول الله! أینا ذاك الرجل فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ابشروا فان من یاجوج وماجوج الف ومنكم رجل، قال: ثم قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: والذی نفسی بیده انی لاطمع ان تكونوا ربع اهل الجنة فحمدنا الله تعالیٰ وكبرنا ثم قال والذی نفسی بیده انی لاطمع ان تكونوا ثلث اهل الجنة فحمدنا الله وكبرنا ثم قال والذی نفسی بیده انی لاطمع ان تكونوا شطر اهل الجنة، ان مثلكم فی الامم كمثل الشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود او كالشعرة السوداء فی الثور الابیض۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! حضرت آدم عرض کریں گے میں حاضر

۳۷۱۰۔ الصحیح لمسلم، كتاب الایمان باب كون هذه الامة نصف اهل الجنة　۱۱۷/۱

جامع البیان لابن جریر　تفسیر سورة الحج　۱۱۲/۱۰

ہوں ، تیری بارگاہ میں دست بستہ ، کل بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے ، فرمائے گا: دوزخیوں کو نکالو، عرض کریں گے کتنے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسوننیانوے ۔ یہ وقت وہ ہوگا کہ بچے غم کے مارے بوڑھے ہوجائیں گے، اور ایسا سخت وقت ہوگا کہ حاملہ اپنا حمل وضع کردے، تمہیں معلوم ہوگا کہ لوگ نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشے میں نہیں بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ صحابہ کرام پر یہ حکم سخت گراں گذرا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں وہ کون شخص ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بشارت حاصل کرو کہ یاجوج ماجوج کی تعداد ایک ہزار اور تم میں کا ایک ان کے مقابل ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مجھے اس بات کی آرزو ہے کہ تم جنتیوں میں ایک چوتھائی ہو یہ سن کر ہم نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا۔ پھر حضور نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مجھے اس بات کی خواہش ہے کہ تم ایک تہائی ہو، یہ سن کر پھر ہم نے حمد وتکبیر بیان کی۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں چاہتا ہوں کہ تم جنتیوں میں تعداد کے لحاظ سے آدھے ہو۔ بیشک تمہاری مثال امتوں میں ایسی ہے ہے جیسے سفید بال کالے بیل کے جسم میں۔ یا کالا بال سفید بیل کے جسم میں۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ کرمانی اور علامہ عینی نے شروح بخاری میں فرمایا کہ حافظ ابن حجر فتح الباری شرح بخاری میں فرماتے ہیں:

یہاں حضرت ابوہریرہ کی حدیث کو حضرت ابوسعید کی حدیث پر تقدم حاصل ہے۔ کیونکہ ابوہریرہ کی حدیث زیادہ تعداد پر مشتمل ہے۔ یعنی ابوسعید کی حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہر ہزار میں ایک جنتی ہے، اور ابوہریرہ کی حدیث ہر ہزار میں دس لوگوں کو جنتی بتارہی ہے۔ لہذا حکم تقدم زائد کے لئے حاصل۔

اقول: اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر پر رحم فرمائے، یہاں تو معاملہ برعکس ہے وجہ یہ ہے کہ سوق کلام جنتیوں کی تعداد بتانے کے لئے نہیں بلکہ ان کو بتانا مقصود ہے جو جہنمی ہیں۔ لہذا حدیث ابوہریرہ کا اقتضا یہ ہے کہ ہزار میں نوسونوے (۹۹۰) جہنمی ہوں۔ اور ابوسعید کی حدیث نو

سوننانوے (۹۹۹) کو بتارہی ہے۔ تو حکم تقدم زائد کے لئے ہوا۔

اس کے علاوہ یوں سمجھا جائے کہ حدیث ابو ہریرہ کی دلالت اگر اس بات پر تسلیم کرلی جائے کہ ناجی دس ہیں، تو یہ بطور مفہوم ہوگا۔ اور حدیث ابو سعید کا منطوق یہ ہے کہ جہنمی (۹۹۹) ہیں۔ اور مفہوم کبھی منطوق کے معارض ومقابل ہوسکتا ہے؟۔ انباء الحی ص ۱۰۵

۳۷۱۱۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین لاادری اربعین یوما اواربعین شھرا اواربعین عاما، فیبعث اللہ عیسی بن مریم کانہ عروۃ بن مسعود فیطلبہ وفیھلکہ ، ثم یمکث الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوۃ ثم یرسل اللہ ریحا باردۃ من قبل الشام فلایبقی علی وجہ الارض احد فی قلبہ مثقال ذرۃ من خیر او ایمان الا قبضتہ حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلتہ علیہ حتی تقبضہ قال سمعتھا من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،قال: فیبقی شرار الناس فی خفۃ الطیر واحلام السباع یعرفون معروفا ولاینکرون منکرا فیتمثل لھم الشیطان فیقول الا تستحیبون فیقولون فماتامرنا فیامرھم لعبادۃ الاوثان وھم فی ذلک دار رزقھم حسن عیشھم ثم ینفخ فی الصور لایسمعہ احد الا اصغی لیتاو رفع لیتا ،قال واول من یسمعہ رجل یلوط حوض ابلہ قال فیصعق ویصعق الناس ثم یرسل انہ او قال ینزل اللہ مطرا کانہ الطل اوالظل نعمان الشاک وتنبت منہ احسادالناس ثم ینفخ فیہ اخری فاذاھم قیام ینظرون ثم یقال ،یاایھاالناس ھلموا الی ربکم وقفوھم انھم مسئولون ثم یقال اخرجوا بعث النار فیقال : من کم فیقال من کل الف تسع مائۃ وتسعۃ وتسعون قال فذلک یوم یجعل الولدان شیبا وذلک یوم یکشف عن ساق ۔

۳۷۱۱۔الصحیح لمسلم　　کتاب الفتن　　باب ذکرالرجال　۲/۴۰۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال میری امت میں ظاہر ہوگا اور چالیس تک رہے گا، راوی کہتے ہیں: مجھے یہ خیال نہیں رہا کہ حضور نے چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود کی شکل وشباہت کے ہونگے، وہ اس کو تلاش کر کے قتل کریں گے، پھر لوگ سات سال تک اس طرح رہیں گے کہ ان کے درمیان کوئی عداوت ودشمنی نہ ہوگی ،سب ایک دل ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ملک شام کی جانب سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جس کے ذریعہ روئے زمین پر بسنے والے تمام مسلمانوں کی روح قبض ہو جائے گی خواہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ہی ایمان ہو۔ اس وقت کوئی شخص اگر پہاڑ کی کھائی میں ہوگا وہاں بھی یہ ہوا پہونچے گی اور اس کی روح قبض ہوجائے گی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اب روئے زمین پر بد باطن اور فساق وفجار ہی رہ جائیں گے، پرندوں کی طرح جلد باز بے عقل، اور درندوں کی طرح سبک عقل بد اخلاق۔ نہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے، اور نہ بری کو برا۔ اسی درمیان ان کے پاس شیطان ایک صورت میں آئے گا اور کہے گا تمہیں شرم نہیں آتی، وہ کہیں گے پھر تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے، تو وہ ان کو بتوں کی عبادت کا حکم دے گا۔ لہذا وہ بت پوجیں گے اور اس کے باوجود ان کی روزی کشادہ ہوگی اور مزے سے زندگی گذاریں گے، پھر صور پھونکا جائے گا۔ اس کو جو بھی سنے گا وہ بے ہوش ہوکر گر پڑے گا۔ اور سب سے پہلے صور کو وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کو لیپتا ہوگا، وہ بے ہوش ہوجائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہوجائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جو مثل نطفہ کے ہوگی، کہ جس سے لوگوں کے جسم اگیں گے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ اپنی اپنی قبروں سے کھڑے ہوں گے، پھر کہا جائے گا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دو، تمہارا حساب کتاب ہوگا۔ پھر کہا جائے گا: دوزخیوں کو نکالو: عرض کیا جائے گا: کتنے؟ کہا جائے گا: ہر ہزار سے نوسو ننیانوے (۹۹۹)۔ تو یہ وقت سخت ہوگا کہ غم کی وجہ سے بچے بوڑھے ہوجائیں گے، اور پنڈلی سختی کے سبب کھل جائے گی۔ ۱۲م

۳۷۱۲۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یقول اللہ لآدم ابعث بعث النار،قال یا رب! مابعث النار ،قال: تسعمائۃ وتسعۃ وتسعون فی النار وواحدالی الجنۃ فانشاء المسلمون یبکون ،فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قاربوا سددوا فانھا لم تکن نبوۃ قط الا کان بین یدیھا جاھلیۃ قال فیؤخذ العدد من الجاھلیۃ فان تمت والاکملت من المنافقین وما مثلکم والامم الاکمثل الرقمۃ فی ذراع الدابۃ او کالشامۃ فی جنب البعیر ثم قال : انی لارجو ان تکونوا ربع اھل الجنۃ فکبروا ثم قال انی لارجو ان تکونوا ثلث اھل الجنۃ فکبروا ثم قال انی لارجو ان تکونوا نصف اھل الجنۃ فکبروا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے فرمائے گا دوزخیوں کودوزخ میں بھیجو حضرت آدم عرض کریں گے کتنے؟ فرمائے گا:نوسوننانوے(۹۹۹)دوزخ کی طرف اورایک جنت کی طرف۔یہ سن کرصحابہ کرام نے رونا شروع کیا،حضورﷺ نے ارشادفرمایا: میانہ روی اختیارکرواور سیدھے رہو، جب بھی کسی نبی کی نبوت کا زمانہ آیاتواس سے پہلے متصل جاہلیت کادوربھی تھا،یہ تعداد جاہلیت کے لوگوں سے لی جائے گی،اگر تعداد مکمل ہوگئی تو ٹھیک ورنہ یہ تعداد منافقین سے پوری کی جائے گی، تمہاری اورپہلی امتوں کی مثال ایسی ہے جیسے جانور کے بازو میں داغ یااونٹ کے پہلو میں تل۔پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنتیوں کا چوتھائی حصہ ہوگے،انہوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنت کا تہائی حصہ ہوگے،انہوں نے پھرنعرۂ تکبیر بلندکیا،پھرفرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہوگے۔پھرنعرۂ تکبیر بلندکیا۔۱۲م

۳۷۱۳۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا مع النبی صلی اللہ

۳۷۱۲۔الجامع للترمذی ابواب التفسیر ،تفسیر سورۃ الحج ۱٤٦/۲

۳۷۱۳۔الجامع للترمذی باب تفسیر الحج ۱٤٦/۲

تعالیٰ علیه وسلم فی سفر فتفاوت بین اصحابه فی السیر فرفع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صوته بهاتین الآیتین ۔یاایهاالناس اتقوا ربکم ،ان زلزلة الساعة شیٔ عظیم الی قوله ولکن عذاب الله شدید ، ولما سمع ذلك اصحابه حثوا المطی وعرفوا انه عند قول یقوله فقال: هل تدرون ای یوم ذلك ،قال الله ورسوله اعلم ،قال ذلك یوم ینادی الله فیه آدم فیتادیه ربه فیقول آدم ! ابعث بعث النار ، فیقول ای رب !وما بعث النار ، فیقول من کل الف تسعمائة وتسعة وتسعون الی النار وواحد الی الجنة ، فیئس القوم حتی ما ابد وابضاحکة فلما رأی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الذی با صحابه قال : اعملوا وابشروا، فوالذی نفس محمد بیده انکم لمع خلیقتین ماکانتا مع شیٔ الاکثر تاه یاجوج وماجوج ومن مات من بنی آدم وبنی ابلیس ، قال : فسری عن القوم بعض الذی یجدون ،قال: اعملوا وابشروا فوالذی نفس محمد بیده ما انتم فی الناس الا کالشامة فی جنب البعیر او کالرقمة فی ذراع الدابة ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، چلتے چلتے صحابہ کرام ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ حضور نے یہ دو آیتیں ۔"یا ایها النا س اتقوا ربکم الآیة" ۔اور۔" ان زلزلة الساعة شئی عظیم "سے" ولکن عذا ب الله شدید" تک بلند آواز سے تلاوت فرمائیں۔ صحابہ کرام نے یہ آواز سن کر جانوروں کو تیز کر دیا اور سمجھ گئے کہ حضور ﷺ اس مقام پر ہیں۔ حضور نے فرمایا: جانتے ہو یہ کون سا دن ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو ندا فرمائے گا، اے آدم جہنمیوں کا لشکر تیار کرو، آپ عرض کریں گے: وہ لشکر کیا ہے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسو ننیانویں (۹۹۹) جہنم میں اور ایک جنت میں، یہ سنکر صحابہ کرام خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ کوئی ہنستا بھی دکھائی نہیں دیتا تھا ،حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کی یہ حالت ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا: عمل کرو اور خوش خبری سنو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بیشک تم اس طرح کی دو مخلوقوں کے سا

تھ ہو گے کہ جس کے ساتھ وہ ہوں گی اسے بڑھادیں گی۔ یہ یاجوج وماجوج ہیں۔اور وہ لوگ جو حضرت آدم کی اولاد اور ابلیس کی اولاد سے مر گئے۔ یہ سنکر صحابہ کرام خوش ہو گئے،تو حضور نے فرمایا: کام کرو اور بشارت سنو، قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے،تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل۔یا جانور کے بازو میں داغ۔۱۲م

۳۷۱۴۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: یقول الله :یا آدم ! قم فابعث النار ، فیقول یارب من کم ؟ فیقول من کل الف تسعمائة وتسعة وتسعین الی النار وواحد الی الجنة ، فشق ذلك علی القوم ووقعت علیهم الکابة والحزن ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انی لارجو ان تکونوا شطر اهل الجنة ، ففرحوا فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اعملوا وابشروا فانکم بین خلیقتین لم یکونا مع احد الاکثرتاه یاجوج وماجوج وانما انتم فی الناس او فی الامم کالشامة فی جنب البعیر او کالرقمة فی ذراع الناقة وانما التی جزء من الف جزء ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی فرمائے گا،اے آدم! اٹھو اور دوزخیوں کا گروہ تیار کرو، حضرت آدم عرض کریں گے:اے رب! کتنے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسوننیانوے دوزخ میں اور ایک جنت میں۔یہ سنکر صحابہ کرام کو نہایت دشوار گزرا اور مشقت و رنج میں مبتلا ہو گئے۔تو حضور نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں نصف ہو، یہ سنکر خوش ہوئے، پھر حضور نے فرمایا: عمل کرو اور بشارت سنو، تم ایسی دو مخلوقوں کے ساتھ ہو کہ جس کے ساتھ بھی یہ ہوں گی اس کو بڑھادیں گی، یعنی یاجوج وماجوج۔تم امتوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل، یا اونٹنی کے پہلو میں داغ، میری امت تو ایک ہزار میں فقط ایک ہے۔۱۲م

۳۷۱۴۔المستدرك للحاکم کتاب الاحوال ۸۶۹۷ ۶۱۲/۴

۳۷۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : لما نزلت "یاایها الناس اتقوا ربکم وان زلزلة الساعة شئ عظیم " (الحج ۔۱) علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو فی مسیرله فرفع بها صوته حتی ثاب الیه اصحابه فقال : اتدرون ای یوم هذا؟ یوم یقول الله لآدم یا آدم قم فابعث النار من کل الف تسع مائة وتسعة وتسعین ، فکبر ذلك علی المسلین فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سددوا وقاربوا وابشروا فوالذی نفسی بیده ماانتم فی الامم الا کالشامة فی جنب البعیر او کالرقمة فی ذراع الدابة فان معکم لخلیقتین ماکانتا مع شئ الا کثرتاه یاجوج وماجوج ومن هلك من کفرة الجن والانس ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب [یا ایها النا س ! اتقوا ربکم الآیة۔اور ۔ ان زلزلة الساعة الآیة] یہ دوآیتیں نازل ہوئی تو حضور سفر میں تھے، حضور نے ان کو بلند آواز میں تلاوت فرمایا یہاں تک کہ صحابہ کرام آپ کے پاس جمع ہوگئے، آپ نے فرمایا: جانتے ہوان آیات میں کون سے دن کا ذکر ہے؟ پھر فرمایا: اس دن کا کہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے فرمائے گا: اے آدم! جاؤ ہر ہزار میں سے نوسونناوے (۹۹۹) کا لشکر دوزخ میں بھیجو، یہ سنکر صحابہ کرام کو بہت دشوار گزرا، تو حضور نے فرمایا: ٹھیک رہو اور میانہ روی اختیا کرو اور ساتھ ہی خوشخبری سنو، قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم نہیں ہو امتوں میں مگر جیسے اونٹ کے پہلو میں تل، یا جانور کے بازو میں داغ، کہ تمہارے ساتھ ایسی دومخلوقیں ہیں کہ جس کے ساتھ ہوں ان کی کثرت بڑھادیں۔ی عنی یاجوج وماجوج، اور جو کافر جن وانس مرگئے۔۱۲م

یاجوج وماجوج اولاد آدم سے ہیں

۳۷۱۶۔ **عن** ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : ان رسول الله صلی الله

۳۷۱۵۔المستدرك للحاکم 　کتاب الاحوال 　۸۶۹۲ 　۶۱۱/۴

۳۷۱۶۔المعجم الکبیر للطبرانی 　۱۲۰۳۴ 　۲۹۰/۱۱

تعالیٰ علیه وسلم قرأ :(یوم یجعل الولدان شیبا) قال: ذلك یوم القیامة وذلك یوم یقول الله جل ذکره لآدم ، قم فابعث من ذریتك بعثا الی النار ، فقال : من کم یارب ؟ قال : من الف تسعمائة وتسعة وتسعین وینجو واحد ، فاشتد ذلك علی المسلمین وعرف ذلك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حین البصر ذلك فی وجوههم ان بنی آدم کثیر ، وان یاجوج وماجوج من ولد آدم وانه لایموت منهم رجل حتی یرثه لصلبه الف رجل وفیهم وفی اشباههم جنة لکم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے [یوم یجعل الولدا ن شیبا] تلاوت فرمائی اور فرمایا یہ قیامت کا دن ہوگا۔اس دن اللہ تعالی حضرت آدم سے فرمائے گا: اے آدم اٹھواور اپنی اولاد سے جہنم میں بھیجو،عرض کریں گے، کتنوں میں کتنے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسوننیاوے۔اور ایک نجات پائے گا۔ مسلمانوں پر یہ بہت شاق گزرا اور حضور نے اس کومحسوس کیا تو ارشاد فرمایا: آدم کی اولاد تو بہت ہے، یاجوج وماجوج بھی آدم کی اولاد سے ہیں، اوران کی کثرت کا عالم تو یہ ہے کہ جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو خود اپنی اولاد سے ایک ہزار شخص دیکھ چکا ہوتا ہے، لہٰذان جیسے لوگ تمہارے لئے ڈھال ہوں گے۔۱۲م

۳۷۱۷۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یقول الله تبارك وتعالیٰ یوم القیامة : یا آدم قم فجهز من ذریتك تسعمائة وتسعة وتسعین الی النار وواحدا الی الجنة ،فکبأ اصحابه وبکوا فقال : ارفعوا رؤسکم ، فوالذی نفسی بیده ماامتی فی الامم الا کالشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود۔

حضرت ابو دراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

۳۷۱۷۔ کنزالعمال للمتقی　　۳۰۱۶　　۳۲/۲

نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم اٹھو اور اپنی اولاد سے نوسو ننیانوے جہنم کے لئے تیار کرو اور ایک جنت کے لئے۔ یہ سنکر صحابہ کرام جھک گئے اور رونے لگے، فرمایا: اپنے سروں کو اٹھاؤ، قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میری امت کی مثال امتوں کے بیچ ایسی ہے جیسے ایک سفید بال کالے بیل کے جسم پر۔ ۱۲م

۳۷۱۸۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : اذا كان يوم القيامة فان ربنا يدعو آدم فيقول : يا آدم !اخرج بعث النار من كل الف تسعمائة و تسعة وتسعين يساقون الى النار سوقا مقرنين زرقا كالحين ، فاذا خرج بعث النار شاب كل وليد۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو رب تعالیٰ حضرت آدم کو ندا فرمائے گا اور حضرت آدم کو حکم ہوگا کہ تم ہر ہزار سے نوسوننیانوے کو دوزخ کے لئے تیار کرو، ان کو جہنم کی طرف ہانکا جائے گا جیسے جانوروں کا جوئے میں جوڑ کر ہانکا جاتا ہے، اور نیزوں کے ذریعہ لیجایا جائے گا جیسے قتل گاہ میں ہلاکت کے لئے، جب جہنم کا گروہ نکلے گا تو اس وقت کی سختی سے بچے بھی بوڑھے ہو جائیں گے۔ (۱۲)

۳۷۱۹۔ **عن** الحسن البصری مرسلا قال :بلغني ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لما قفل من غزوة العسرة ومعه اصحابه بعد ماشارف المدينة ،قرأ(يا ايها الناس اتقوا ربكم و ان زلزلة الساعة شئ عظيم ، يوم ترونها الآية) فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اتدرون اى يوم ذاكم ؟ قيل: الله و رسوله اعلم ، فذكر نحوه الا انه زاد :وانه لم يكن رسولان الا كان بينهما فترة من الجاهلية ، فهم اهل النار ، وانكم بين ظهرانى خليقتين لايعادهما احد من اهل الارض الا كثروهم وهم ياجوج وماجوج وهم اهل النار وتكمل العدة من المنافقين ۔

۳۷۱۸۔الدرالمنثور للسيوطى سورة المزمل

۳۷۱۹جامع البيان لابن جرير تفسير سورة الحج ۱۱۱/۱۰

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ عسرہ سے واپس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی تھے، جب آپ مدینہ طیبہ سے قریب ہوئے تو آپ نے یہ آیتیں پڑھیں، [یاایھا الناس اتقوا ربکم ، اور۔ ان زلزلۃ الساعۃ شئی عظیم ، یوم ترونھا الآیۃ] اور ارشاد فرمایا: کیا جانتے ہو یہ کونسا دن ہوگا؟ عرض کیا گیا: اللہ و رسول زیادہ جانتے ہیں، پھر راوی نے اسی طرح بیان کیا ،اور اتنا اضافہ بھی کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمنے ارشاد فرمایا: ہمیشہ دو رسولوں کے درمیان زمانہ فترت یعنی جاہلیت کا زمانہ رہا، ان میں عموما لوگ دوزخی ہیں، اور تم تو ایسی دو مخلوقوں کے درمیان ہو کہ جب بھی اہل زمین میں سے وہ کسی کے ساتھ ہوں گی تو ان کو بڑھا دیں گی ، یہ یاجوج وماجوج ہیں اور یہ سب دوزخی ہیں ،اور پھر بھی کمی رہی تو تعداد منافقین سے پوری کی جائے گی۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان تمام احادیث میں غور کرو، کہ پہلی تین احادیث میں سو میں ایک کو ناجی فرمایا لکن ساتھ ہی یہ قید بھی ذکر فرمائی کہ اپنی ذریت سے۔ یا اپنی اولاد سے۔ لیکن جن روایات میں ہزار میں ایک کو جنتی فرمایا وہاں یہ قید نہیں۔

یہ تمام تفصیل اس صورت میں ہے کہ یاجوج وماجوج حضرت آدم کی اولاد سے بطریق معہود نہ ہوں۔ کیونکہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہ قوم حضرت آدم کی اولاد سے ہے یا نہیں۔

حضرت وہب وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ یہ اولاد آدم ہی سے ہیں۔

۳۷۲۰۔ ان یاجوج وماجوج من ولد آدم۔

بیشک یاجوج وماجوج حضرت آدم کی اولاد میں سے ہیں۔۱۲م

۳۷۲۰۔ مجمع الزوائد للھیثمی ۸/۶ ☆ الدرالمنثور للسیوطی ۲۵۰/۴
کنزالعمال للمتقی ۳۸۸۷۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۶۶/۱۱

۳۷۲۱۔ان یاجوج وماجوج من ذریۃ آدم :

بیشک یاجوج وماجوج حضرت آدم کی ذریت میں سے ہیں۔۱۲م

۳۷۲۲۔ **عن** حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن یاجوج وماجوج فقال : انہ کل امۃاربع ما ئۃ الف امۃ لا یمو ت الرجل منہم حتی ینظر الی ا لف ذکر بین یدیہ من صلبہ کل قد حمل السلاح ، قلت :یا رسول اللہ! صفہم لنا قال : ہم ثلاثۃ اصنا ف، صنف منہم امثا ل الارز ، قلت : وما ھو الارز ؟ قا ل: شجرۃ الصنوبر ، شجرۃ با لشا م طو ل الشجرۃ عشرو ن ومائۃ ذرا ع فی السما ء ، وصنف منہم عرضہ وطولہ سوا ء عشرو ن وما ئۃ ذراع فی السماء ، قا ل رسول اللہ ﷺ : ھم الذین لا یقوم لھم الجبل ولا حدید ، وصنف منہم یفترش احدی الاذن ویلتحف با لا خری ولا یمرو ن بقلیل ولا بکثیر ولا بحمل ولا خنزیر الا ا کلوہ ، ومن ما ت منہم اکلوہ، مقدمتہم با لشا م وسا قتہم بخراسان ، یشربون انہا ر المشرق وبحیرۃ طبریۃ ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاجوج وماجوج کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: یہ چار لاکھ لوگوں کا گروہ ہے،ان کی تعداد اس تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو خود اپنی اولاد سے ایک ہزار ہتھیار بند جوان دیکھ لیتا ہے، میں نے عرض کیا: حضوران کا کچھ حال بیان فرمادیں، فرمایا: ان کی تین قسمیں ہیں۔ایک ارز کے مثل ہے، میں نے عرض کیا: یہ کیا ہے؟ فرمایا: شام میں ایک درخت ہے صنوبر نامی، اس کی لمبائی ایک سو بیس ہاتھ ہوتی ہے۔دوسری قسم یہ کہ ان کا طول وعرض برابر ہوتا ہے یعنی ایک سو بیس گز۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کہ روبرو پہاڑ اور لوہا کچھ نہیں۔ تیسری قسم کے لوگ اتنے بڑے بڑے کانوں والے ہیں کہ ایک کان بچھاتے ہیں اور دوسرا اوڑھ لیتے

۳۷۲۱۔ فتح الباری للعسقلانی ۱۰۶/۱۳

۳۷۲۲۔الکامل لابن عدی ۱۶۹/۶

ہیں۔ اور تھوڑی یا زیادہ، اونٹ یا خنزیر جس کے پاس سے گزرتے ہیں اس کو کھا جاتے ہیں، اوران میں جو مرتا ہے اس کو بھی کھا لیتے ہیں۔ ان کا اگلا حصہ شام میں اور باقی چلنے والے خراسان میں ہوں گے۔ پورب اور طبرستان کے دریاؤں کا سب پانی پی جائینگے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت کعب احبار یاجوج وماجوج کو اولاد آدم سے تو شمار کرتے ہیں لیکن حضرت حوا کے واسطہ سے نہیں۔ بلکہ اس طرح کہ حضرت آدم علیہ السلام ایک مرتبہ سوئے تو احتلام ہوا، اس کے اجزاء مٹی میں پیوست ہو گئے، اور یاجوج ماجوج کی تخلیق اس سے ہوئی۔

اقول: ان احادیث واقوال میں تطبیق ممکن ہے۔ یعنی اولاد آدم سے بایں معنی ہیں کہ ان کے پانی اور اجزاء سے پیدا ہوئے۔ اور نفی اس اعتبار سے ہے کہ اولاد اس کو کہا جاتا ہے جو بیوی کے واسطہ سے ہو۔

اللہ تعالٰی کا فرمان ہے:

انی یکون له ولد ولم تکن له صاحبة۔

اس کے کیوں کر بچہ ہو حالانکہ اس کی بیوی نہیں۔

لہذا یہ ان روایات کے منافی نہیں جو گذریں۔ اور آئندہ احادیث بھی اس پر دال ہیں۔

یہاں یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام بد خوابی سے منزہ ہوتے ہیں تو پھر احتلام چہ معنی دارد۔

اس کا جواب یہ ہے کہ شیطانی دخل سے جو احتلام ہو اس سے بلاشبہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام پاک ہوتے ہیں۔ البتہ قبض ودفع فضلہ کے طور پر احتلام کی وہی حیثیت ہے جو بول وبراز کی۔ فتح الباری کے معنی کا یہی خلاصہ ونچوڑ ہے۔ اور شیخ الاسلام امام نووی نے اپنے فتاوی میں اسی کو اختیار فرمایا۔ فرماتے ہیں: کہ یاجوج وماجوج جمہور علماء کے نزدیک اولاد آدم سے ہیں البتہ حضرت حوا سے نہیں۔ لہذا یہ ہمارے علاتی بھائی ہوئے۔

ہاں فتح الباری میں اس قول پر اعتماد کیا کہ یہ یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں۔ ورنہ یہ اعتراض وارد ہوگا کہ یہ طوفان نوح میں کہاں رہے۔

اقول: اولا۔ ان کا حضرت آدم علیہ السلام کے نطفہ سے ہونا اس چیز کو واجب نہیں کرتا کہ یہ طوفان کے وقت بھی موجود ہوں۔ ایسا کیوں ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان اجزائے منویہ کو ایک مدت تک زمین میں محفوظ وودیعت رکھا اور پھر طوفان کے بعد انہیں سے ان کو پیدا فرمایا۔

ثانیاً۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کا ایک جوڑا حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ایمان لایا ہو اور ان کو کشتی میں سوار کرلیا گیا اور باقی سب غرق ہوگئے ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کی اولاد سے سب کو وجود بخشا۔ اور ان کا نادراً ایمان لانا مستبعد نہیں۔ جیسا کہ آئندہ احادیث سے واضح ہوگا۔ انباء الحی ص ۱۰۴

۳۷۲۳۔ ان یاجوج وماجوج لهم نساء یجامعون ماشاؤ ا وشجر یلقحون ماشاؤا۔

بیشک یاجوج وماجوج کی عورتیں ہیں وہ ان سے جتنا چاہتے ہیں جماع کرتے ہیں۔

۳۷۲۴۔ ان یاجوج وماجوج یجامعون ماشاؤا ولا یموت رجل منهم الاترك من ذریته الفا فصاعدا۔

یاجوج وماجوج جتنا چاہتے ہیں جماع کرتے ہیں۔ ان کا کوئی ایک شخص جب مرتا ہے جب اپنی صلبی اولاد سے ایک ہزار اشخاص یا ان سے زیادہ کی تعداد دیکھ لیتا ہے۔ ۱۲م

۳۷۲۵۔ ان یاجوج وماجوج اقل مایترك احدهم لصلبه الفا من الذریة۔

بیشک یاجوج وماجوج میں کوئی اتفاق سے ہوگا جو اپنی موت کے وقت ایک ہزار سے کم افراد اپنی اولاد سے چھوڑ کر جائے۔ ۱۲م

۳۷۲۶۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۳۷۲۳۔ الدر المنثور للسیوطی ۲۵۰/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۰۹/۱۳

کنز العمال للمتقی ۳۸۸۷۰☆

۳۷۲۴۔ فتح الباری للعسقلانی ۱۰۶/۱۳

۳۷۲۶۔ المسند لاحمد بن حنبل۔ ۱۰۲۵۴ ۳۱۱/۳ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۸۸۶۹

البدایة والنهایة لابن کثیر ۱۱۲/۲ ☆

علیہ وسلم : ان یاجوج وماجوج لیحفرن السد کل یوم ، حتی اذاکا دو ا یرو ن شعا ع الشمس قا ل الذی علیھم : ارجعوا فستحفرو نه غداً ، فیعو دو ن الیه کا شد ما کا ن ، حتی اذا بلغت مدتھم واراداللہ / عز وجل ان یبعثھم الی النا س حفرو ا حتی اذا کا دو ا یرو ن شعا ع الشمس قا ل الزی علیھم :ارجعوا فستحفرو نه غداً ان شا ء اللہ ویستثنی ، فیعو دو ن الیه وھو کھیئة حین ترکو ہ ، فیحفرونه ویخرجو ن علی النا س ،فینشفو ن المیاہ ، ویتحصن النا س منھم فی حصونھم، فیرمو ن بسھامھم الی السما ء فترجع وعلیھا کھیئة الدم ، فیقولون :قھرنا اھل الارض وعلونا اھل السما ء فیبعث اللہ علیھم نغفاً فی اقفا ئھم ، فیقتلھم بھا ، فقا ل رسول اللہ ﷺ :والذی نفس محمد بیدہ،ان دوا ب الارض لتسمن شکراً من لحومھم ودمائھم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بیشک یاجوج وماجوج ہرایک دن دیوار کھودتے ہیں، جب سورج کی شعاع کے دیکھنے کی حدتک پہونچ جاتے ہیں تو ان کا سردار کہتا ہے چلواب کل جلد کھودلیں گے، دوسرے دن پھر وہ اسی طرح لوٹ جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہوگی اور اللہ تعالی یہاں کے انسانوں تک پہونچنے کا ان کے لئے ارادہ فرمائے گا تو وہ کھودتے رہیں گے یہاں تک کہ سورج کی شعاعوں کو دیکھنے کے قریب پہونچیں گے تو اب ان کا سردار کہے گا لوٹ چلو اب انشاءاللہ کل اس کو کھودلیں گے، جب دوسرے دن آئیں گے تو اس مرتبہ اس حالت پر رہے گی جس پر چھوڑا تھا اور آج یہ اس دیوار کو کھود کر لوگوں کی طرف نکل پڑیں گے، جہاں سے نکلیں گے وہاں کے پانی خشک کردیں گے،لوگ اپنے مضبوط مقامات پر چڑھ جائیں گے، یہ سب مل کر آسمان کی طرف تیر چلائیں، ادھر سے تیر خون میں ڈوبے ہوئے آئیں گے، یہ دیکھ کر کہیں گے: ہم نے زمین والوں پر بھی اپنی عظمت کا سکہ بٹھادیا اور آسمان والوں کو بھی زیر کرلیا۔ پھر اللہ تعالی ان کی گدیوں میں ایک قسم کے پھوڑے پیدا فرمائے گا جس سے یہ سب مرجائیں گے، پھر حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ زمین کے جانوران کے

گوشت اور خون سے موٹے ہو جائیں گے۔۱۲م

ان تمام توجیہات کے بعد امام احمد رضا قدس سرہ نے جو تحقیق پیش فرمائی وہ اس طرح ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فی الواقع حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام احتلام سے پاک ومنزہ ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ: ان عبادی لیس لک علیھم سلطن و کفیٰ بربک وکیلا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو۔

طبرانی، معجم کبیر میں بطریق عکرمہ اور دینوری مجالس میں بطریق مجاہد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ فرمایا:

کبھی کسی نبی کو احتلام نہ ہوا، احتلام تو نہیں مگر شیطان کی طرف سے۔

کعب احبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جو مروی ہوا کہ یاجوج وماجوج نطفۂ احتلام سیدنا آدم علیہ السلام سے بنے ہیں، اول کعب ہی سے اس کا ثبوت صحت کو نہ پہنچا، اس کا ناقل ثعلبی حاطب لیل ہے، کمافی العمدۃ القاری، نووی نے حسب عادت ان کا اتباع کیا، پھر کعب صاحب اسرائیلیات ہیں، ان کی روایت کہ مقررات دین کے خلاف ہو مقبول نہیں، ہاں امام نووی وحافظ عسقلانی نے شروح صحیح مسلم وصحیح بخاری میں اس آیت کی یہ تاویل نقل کی کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر فیضان زیادت فضلہ بسبب امتلائے اوعیہ منع نہیں اور اسے مقرر رکھا۔

اقول: مگر لفظ شنیع ومکروہ ہے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حصر کے خلاف کہ احتلام نہیں مگر شیطان کی طرف سے، ولہذا عامۂ علمائے کرام نے اسے مقبول نہ رکھا۔

فتح الباری بدا الخلق میں ہے:

ھو قول منکر جدا لا اصل لہ الا من بعض اھل الکتا ب۔

وہ سخت واجب الانکار بات ہے اس کی اصل نہیں مگر بعض اہل کتاب میں۔

امام علامہ بدرالدین محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

حکا ہ الثعلبی عن کعب الاحبا ر وحکا ہ النووی ایضا فی شرح مسلم وغیرہ ولکن العلما ء ضعفوہ وقال ابن کثیر وھو جدیر بذلک اذ لا دلیل علیہ بل ھو مخا لف لما ذکرو ا من ان جمیع النا س الیوم من ذریۃ نو ح علیہ الصلا ۃ والسلام بنص القرآن (قلت) جا ء فی الحدیث ایضاً امتنا ع الاحتلا م علی الانبیاء علیھم الصلا ۃ والسلام ۔

یعنی اسے ثعلبی نے کعب احبار سے حکایت کیا، نیز نووی نے شرح مسلم وغیرہ میں مگر علماء نے اسے ضعیف بتایا اور امام ابن کثیر نے کہا وہ تضعیف ہی کے لائق ہے کہ بے دلیل محض ہے، بلکہ اس ارشاد علماء کے مخالف ہے کہ آج بنص قطعی قرآن مجید تمام آدمی ذریت نوح علیہ الصلا ۃ والسلام سے ہیں، امام عینی نے فرمایا میں کہتا ہوں: نیز حدیث وارد ہے کہ انبیاء علیہم الصلا ۃ والسلام پر احتلام محال ہے۔

"قا ل اللہ تعالی: وجعلنا ذریتہ ھم البا قین۔

اللہ تعالی کا مبارک فرمان ہے ہم نے نوح ہی کی اولاد باقی رکھی۔

فتح الباری کتاب الفتن میں ہے:۔

"الاول المعتمد والا فا ین کانوا حین الطوفا ن"

یاجوج وماجوج کا ذریت نوح علیہ الصلا ۃ والسلام ہی سے ہونا معتمد ہے ورنہ طوفان کے وقت وہ کہاں رہے۔

"اقول: وقد اجبنا عن ھذا بجوابین فی کتابنا الفیوضا ت الملکیۃ احد ھما ما یدرینا لعل اللہ خمرھا مدداً متطاولۃ حتیٰ خلقھم منھا بعد الطو فا ن ۔

ہم نے اپنی کتاب الفیوضات الملکیۃ میں اس کے دو جواب دیے، ایک یہ ہے کہ ہمیں کیا علم شاید اللہ تعالی نے اس نطفہ کو طویل مدت تک محفوظ رکھا ہو اور پھر اس سے ان کی تخلیق طوفان کے بعد فرمائی ہو۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری دونوں محل میں ہے:

"وھذا لفظہ فی بدء الخلق قا ل ابن کثیر وھذ القو ل غریب جدا ثم لا

دلیـل عـلیـه لا من عقل ولامن نقل ولا یحو زالا عتما د ھھنا علی ما یحکیه بعض اھل الکتاب لما عندھم من الاحادیث المفتعلة"

کتاب بدء الخلق میں ان کے الفاظ یہ ہیں: امام عماد نے فرمایا: یہ قول سخت غریب ہے پھراس پر نہ عقل سے دلیل ہے نہ نقل سے، اور یہاں بعض اہل کتاب کی حکایت پر اعتماد حلال نہیں کہ ان کے پاس بہتیری باتیں گڑھی ہوئی ہیں۔

امـاما عزاہ الامام النو وی فی فتا وا ہ لجما ھیر العلماء انھم من ماء آ دم لا من حواء،

فـاقـول :لایثبـت الاحتـلام ،فـاولا: قـد تـحـصـل الـنطفة بنحوالتبطین فی الـمـحیض ۔وثانیا ما کل نطفة تقبلھا الرحم ۔وثالثا ما کل النطفة تقبلھا الرحم بل اذا قبـلـت ربـمـا قبـلـت جزء منھا ورمت با لبا قی وقد ثبت الجو اب عن حدیث الـطـو فـا ن وقد یکو ن جو اباً ایضاً عن الذی ذکر ابن کثیر فا ن الکلام فی المو جـو دیـن اذ ذلك لا ن البـقـا ء فرع الوجود علی ان الکلام فی ولد آ دم قطعا وھم لیسـو مـن ولـدہ عـلـی الاطـلا ق وان کا نو ا من ولدہ لا نھم من ما ئه وذلك لا ن الولد ما ء عن صاحبته ،قا ل تعا لی: ان یکو ن له ولد ولم تکن له صاحبة"

امام نووی نے فتاوی میں جماہیر علماء کی طرف منسوب کیا کہ یہ نطفہ حضرت آدم کا تھا نہ کہ حضرت حوا کا، تو میں کہتا ہوں اس سے احتلام کہاں ثابت ہوتا ہے،

اولا: کبھی کبھی نطفہ حالت حیض میں شرم گاہ سے باہر پیٹ وغیرہ پر استعمال سے حاصل ہوجاتا ہے۔ ثانیا: ہر نطفہ کو رحم قبول نہیں کرتا۔ ثالثا: رحم ہر نطفہ کے تمام کو قبول نہیں کرتا بلکہ جزء کو قبول کرکے بقیہ کو پھینک دیتا ہے۔

اور یہ تین جواب حدیث طوفان سے ہیں، یہ اس کا جواب بھی ہے جو حافظ ابن کثیر نے نقل کیا، کیوں کہ کلام ان میں ہے جو وہاں موجود تھے، کیوں کہ بقا وجود کی فرع ہے، علاوہ ازیں گفتگو ان میں ہے جو یقینی طور پر حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہوں اور یہ کامل طور پر ان کی اولاد نہیں اگرچہ ایک لحاظ سے اولاد ہیں، کیوں کہ ان کے نطفہ سے ہیں اور وہ اس لئے کہ ولد

کے لئے بیوی کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: کہاں ہے اس کے لئے اولاد حالانکہ اس کے لیئے بیوی ہی نہیں۔

بالجملہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر احتلام منع ہے، اور خود حضور اقدس انور اطیب اطہر ﷺ کی طرف اس کی نسبت اور اس پر جزم اور اس کی تکرار اور اس پر اصرار کہ ہاں ہوا ہاں ہوا یقینا حضور پر نور ﷺ پر صریح افتراء ہے اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء جہنم کا راستہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی متواتر حدیث میں ہے:

من كذب على متعمد افليتبو ا مقعده من النا ر ـ

جو مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۱۵۵ تا ۱۵۸

۳۷۲۷ـ **عن** فاطمة بنت قيس رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ذات يوم وصعد المنبر وكان لا يصعد عليه قبل ذلك الا يوم الجمعة فاشتد ذلك على الناس فمن بين قائم وجالس فاشار اليهم بيده ان اقعدوا فانى والله ماقمت مقامى لامر ينفعكم لرغبةٍ ولالرهبة ولكن تميما الدارى اتانى فاخبرنى خبراً من عنى القيلولة من الفرح وقرة العين فاحببت ان انشر عليكم فرح نبيكم الا ان ابن عم تميم الدارى اخبرنى ان الريح الجاتهم الىٰ جزيرة لا يعرفونهافقعدوا فى قوارب السفينة فخرجوا فيها فاذاهم بشئ اهدب اسود قالوا له ما انت قالت انا الجساسة قالوا اخبرينا قالت ما انا بمخبرتكم شيئًا ولا سائلتكم ولكن هذا الدير قد رمقتموه فاتوه فان فيه رجلا بالاشواق الى ان تخبروه ويخبركم فاتوه فدخلوه عليه فاذا هم بشيخٍ موثق شديد الوثاق، يظهر الحزن شديد التشكى ،فقال لهم من اين؟ قالوا من الشام، قال: مافعلت العرب؟ قالوا

۳۷۲۷ـالسنن لابن ماجه　　باب فتنة الدجال وخروج ياجوج وماجوج　　۲۹۶/۲

:نحن قوم من العرب عما تسئال قال ما فعل هذا الرجل الذی خرج فیکم، قالوا خیراً تاوی قوماً فاظهره الله علیهم فامرهم الیوم جمیع الٰههم واحد و دینهم واحد قال مافعلت عین زغر قالوا خیرا یسقون منها زروعهم ویسقون منها لسقیهم قال فما فعل نخل مابین عمان وبیسان قالوا یطعم ثمره کل عام قال فما فعلت بحیرة الطبریة قالوا تذفق جنباتها من کثرة الماء قال فزفر ثلث زفرات ثم قال لو انفلت من وثاقی هذا لم دعا ارضا وطئتها برجلی هاتین الا طیبة لیس لی علیها سبیل قال النبی ﷺالی هذا ینتهی وحی هذه طیبة والذی نفسی بیده مافیها طریق ضیق ولا واسع ولا سهل ولاجبل الا وعلیه ملك شاهر سیفه الی یوم القیمة۔

حضرت فاطمہ بن قیس نے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف لے گئے اوراس سے پہلے جمعہ کے سوا کبھی منبر پر تشریف نہ لیجاتے تھے، یہ بات لوگوں پر گراں گزری، کچھ لوگ آپ کے سامنے کھڑے تھے، کچھ بیٹھے تھے، آپ نے سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور فرمایا: خدا کی قسم! میں منبر پراس لئے نہیں چڑھا ہوں کہ کوئی کام تمہارے نقصان یافائدہ کا ہوا ہے جس کے بارے میں میں تمہیں بتلاؤں اور نہ کسی اور برائی سے ڈرانے کے لئے، نہ کارخیر کی رغبت دلانے کے لئے، بلکہ یہ بات سن ہے کہ میرے پاس تمیم داری آئے اورانہوں نے ایک خبر سنائی کہ جس سے مجھے اتنی مسرت ہوئی کہ خوشی کی وجہ سے نیند نہ آئی، میں نے چاہا کہ اپنی مسرت کوتم پر بھی ظاہر کروں، ان کے چچازاد بھائی نے یہ واقعہ بیان کیا، اورایک روایت میں ہے کہ خود تمیم نے بیان کیا، کہ وہ لخم اور جزام (عرب کے دو قبیلے) کے کچھ آدمیوں کے ساتھ ایک چھوٹے سے جہاز میں سوار ہوئے، ایک ماہ تک ان کا جہاز سمندری ہوا میں ادھرادھر مارا پھرتا رہا اور آخر کاران کا جہاز ایک نا معلوم جزیرہ کے کنارے جالگا، یہ لوگ چھوٹی چھوٹی کشتیوں سوار ہو کراس جزیرہ میں گئے، انہیں وہاں ایک سیاہ رنگ کی چیز نظر آئی جس کے جسم پر کثرت سے بال تھے، انہوں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں، ہم نے اس سے کہا تو کچھ خبر بیان کر، اس نے کہا نہ میں تمہیں کوئی خبر سناؤں گی، نہ سنوں گی، تم اس بت خانہ میں چلے جاؤ، وہاں ایک شخص تم سے باتیں کرنے کا خواہش مند ہے، وہی تمہیں خبر سنائے گا اورتم

سے سنے گا، یہ سن کرلوگ اس بت کدہ میں گئے تو وہاں ایک بوڑھا شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہا ئے ہائے کرر ہا تھا، اس نے ان لوگوں سے پوچھا، تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا شام سے، اس نے پوچھا عرب کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا جن کے بارے میں تو پوچھ رہا ہے ہم وہی لوگ ہیں، اور ہمارا اچھا حال ہے، اس نے کہا اس شخص کا وجود وہاں پیدا ہوا ہے (یعنی حضور کا) کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا وہ اچھے حال میں ہیں، شروع میں قریش نے انکی مخالفت کی لیکن اللہ نے انہیں تمام عرب پر غالب فرمادیا، اب سب عرب ایک دین اور ایک خدا کو ماننے والے ہیں، اس نے کہا؟ اچھا زغر کے چشمے کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا وہ بھی اچھی حالت میں ہے، لوگ اس سے پانی دیتے اور پینے کے لئے لیتے ہیں، اس نے دریافت کیا، عمان اور بیسان کی کھجوروں کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا اس میں ہر وقت کثرت سے پانی موجود رہتا ہے اور ہر سال اس میں پھل آتے ہیں، یہ سن کر اس شخص نے تین چیخیں ماریں اور بولا: اگر میں اس قید سے چھوٹا تو میں زمین کے چپہ چپہ کا گشت کروں گا اور اس کا کوئی گوشہ مجھ سے باقی نہ رہے گا سوائے طیبہ، کہ وہاں جانے کی مجھ میں طاقت نہ ہوگی، حضور نے فرمایا یہ سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی، کیونکہ طیبہ یہی شہر ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مدینہ کے ہر گلی کوچہ سڑک میدان، پہاڑ، نرم اور سخت زمین، الغرض ہر مقام پر ننگی تلوار لئے ہوئے فرشتہ پہرا دیتا ہوگا اور قیامت تک یہ پہرہ رہے گا۔

۳۷۲۸۔ **عن** النواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدجال الغداۃ فخفض فیہ ورفع حتیٰ ظننا انہ فی طا ئفۃ النخل فلما رحنا الی رسول اللہ ﷺ عرف ذلک فینا وقال ما شا نکم؟ فقلنا: یا رسول اللہ !ذکرت الدجال الغدلۃ فخفضت فیہ ثم

۳۷۲۸۔السنن لابن ماجہ　　باب فتنۃ الدجال وخروج یاجوج وماجوج　　۲۹۷/۲

رفعت حتی ظننا انه فی طا ئفة نخل ،قال غیر الدجال اخوفنی علیکم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجه دو نکم وان یخرج ولست فیکم فامر حجیج نفسه والله خلیفنی علی کل مسلم انه شاب قطط عینه قا ئمة کانی اشبهه بعبد العزی بن قطن فمن را ہ منکم فلیقرء علیه فوا تح سو رة الکهف انه یخرج من خلة بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شما لا یا عبا دالله، اثبتوا! قلنا یا رسول الله! وما لبثه فی الارض ؟قال اربعو ن یوما یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسا ئر ایامه کایامکم ،قلنا یا رسول الله فذالك یوم الذی کسنة تکفینا فیه صلاة یوم، قال فاقدروا له قد رہ، قال: قلنا: فما اسراعه فی الارض؟ قال ؟کالغیث استدبرته الریح، قال فیا ت علی القوم فیدعوهم فیستجیبون له ومومنو ن به، فیا مر السما ء ان تمطر فتمطر و یا مر الارض ان ینبت فتنبت وتروح علیهم سار حتهم اطول ما کانت ذراً واسبغه زروعا امده خواصر ثم یا تی القوم فیدعوهم فیردون علیه قوله فینصرف عنهم، فیصبحو ن ممحلین ما با یدیهم شئی ثم یمر با لخربة، فیقول لها اخرجی کنو زك فینطلق فتتبعه کنو زها کیعا سیب النحل، یدع رجلا ممتلئا شوابا فیضربه بالسیف ضربة فیقطعه جزلتین رمیة الغرض ثم یدعو ہ فیقبل یتهلل وجهه یضحك فبینا ما هم کذلك اذ بعث الله عیسی بن مریم فینزل عند منا رة البیضا ء ژرقی دمشق بین مهذو دتین واضحا کفیه علی اجنحة ملکین اذا طأ طا نفسه قطر واذا رفع یحد ر منه جما ن کا لؤلو ولا یحل لکا فر ان یجد ریح نفسه الا ما ت ونفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه فینطلق حتی یدرکه عند با ب لد فیقتله ثم یأتی نبی الله عیسی قوم قد عصمهم الله فیمسح وجوههم ویحدثهم بد رجا تهم فی الجنة فبیعا هم کذلك اذ اوحی الله الیه یا عیسی انی قد اخرجت عبا دا لی لا یدان لاحد بقتالهم فاحرز عبا دی الی الطو رویبعث الله یا جو ج وما جو ج وهم کما قا ل الله من کل حدب ینسلون فیا مر اوآ ئلهم علی بحیرة الطبریة فیشربو ن ما فیها ثم یمر آخرهم فیقولون لقد کا ن فی هذا ما ء مرة فیحصر نبی الله عیسی

واصحـا بـه حتی یکو ن رأ س الثو ر لاحدھم خیرا من ما ئة دینا ر لاحدکم الیو م فیـرغـب نبی الـلـه عیسـی واصـحـابه الی الله فیرسل الله علیهم التغف فی رقابهم فیـصـبـحـون فـرسـی کـمـو ت نفس وا حدة ویهبط نبی الله عیسی واصحابه فلا یجدون مو ضع شبر الا قد ملاہ زھمهم ونتنهم ودما ئهم فیرغبو ن الی الله سبحانه ویـرسـل عـلیهـم طیـرا کـا عنا ق البحث فتحملهم فتطر حهم حیث شا ء الله ثم یرسل الله علیهم مطرا لا یکن منه بیت مدر ولا وبر فیغسله حتی یترکه کالزلقة ثم یـقـال لـلارض انبتـی ثـمـرتك وردی بـرکـتـه فیـومـئذ تا کل العصابة من الرما نة فتشبـعهـم ویستـظـلـون بـقـحفها ویبا رك الله فی الرسل حتی ان اللقحة من الابل تـکـفـی الـفئا م من النا س واللقحة من البقر تکفی القبیلة واللقحة من الغنم تکفی الـفـخـذ فبیـنـمـا ھـم کـذلك اذ بـعث الله علیهم ریحا طیبة فتاخذ تحت أبا طهم فتقبض ریح کل مسلم ویبقی سا ئر الناس یتها رجو ن کما تتها رج الحمر فعلیهم تقوم الساعة ۔

نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ ایک دن صبح کے وقت حضور ﷺ نے ہمارے سامنے دجال کا ذکر کیا، اس میں اسے ذلیل بھی کہا اور اسکے فتنے کو بڑا بھی بتایا، آپ کے بیان سے ہم یہ محسوس کرنے لگے کہ جیسے کھجوروں میں چھپا ہوا ہے، جب ہم شام کو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے چہروں پر خوف کے آثار دیکھ کر فرمایا: کیوں تم لوگوں کا یہ کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ نے جو صبح دجال کا ذکر فرمایا تھا جس کی ذلت اور بڑائی ہر دو آپ نے بیان فرمائی تھیں، اس سے ہمیں یہ محسوس ہونے لگا کہ وہ ان درختوں میں چھپا ہوا ہے، آپ نے فرمایا: تم لوگوں پر دجال کے علاوہ مجھے اور لوگوں کا بھی ڈر ہے اگر دجال میری زندگی میں ظاہر ہوا تو میں سب کی جانب سے اس کا مقابلہ کروں گا، البتہ اگر میرے بعد ظاہر ہوا تو ہر انسان اپنا تحفظ آپ کرے گا، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا میرے بعد ذمہ دار ہے، دیکھو دجال جوان ہوگا، اس کے بال بہت گھنگریالے ہوں گے، اس کی ایک آنکھ اٹھی ہوئی ہوگی، میں اس کی مشابہت عبدالعزی بن قطن سے دیتا ہوں، لہذا تم میں سے جو کوئی اسے دیکھے اسے

چاہئے کہ اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، دیکھو عراق اور شام کے مابین خلہ کے مقام سے اس کا ظہور ہوگا، روئے زمین پر دائیں بائیں فساد پھیلاتا پھرے گا، اے خدا کے بندو دیکھو ایمان پر ثابت قدم رہنا، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ زمین پر کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا: چالیس دن، ان میں سے پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا ایک مہینہ کے، تیسرا ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ان تمہارے دنوں کے مثل ہوں گے، ہم نے عرض کیا: یا نبی اللہ کیا: اس پہلے دن میں ہمارے لئے پانچ نمازیں کافی ہوں گی، آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ حساب کر کے سال بھر کی پڑھنا، ہم نے عرض کیا، اس کے چلنے کی رفتار آخری کتنی تیز ہوگی، آپ نے فرمایا: ہوا کے برابر جو بادل کے ساتھ ہوا اور وہ ہوا اس کے ساتھ ہوگی، وہ ایک قوم کے پاس آکر انہیں اپنی الوہیت کی جانب بلائے گا اور وہ اس پر ایمان لائیں گے، تو وہ پانی برسنے کا حکم دے گا، پانی خوب برسے گا، زمین کو سبزہ اگانے کا حکم دے گا تو زمین سبزہ اگائے گی اور اناج پیدا ہوگا، جب اس قوم کے جانور شام کو چر کر واپس آیا کریں گے تو ان کے پستان اور ان کی کوکھیں بھری ہوئی کوہان اونچے اور موٹے تازے ہوں گے، پھر وہ دوسری قوم کے پاس جائے گا، ان سے اپنے او پر ایمان لانے کی فرمائش کرے گا تو وہ انکار کریں گے، تو وہ وہاں سے واپس ہوگا تو صبح کو وہ قوم قحط میں مبتلا ہوگی اور تمام مال واسباب سے خالی ہوگی، کچھ بھی ان کے پاس نہ رہے گا، اس کے بعد ایک ویران جگہ سے گزریگا اور اس جگہ سے وہاں کے خزانے طلب کرے گا، وہاں خزانے نکل کر اس طرح اس کے ساتھ ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں، پھر ایک نہایت ہی حسین اور خوبصورت جوان کو بلا کر قتل کرے گا اور اس کی لاش کے ٹکڑوں کو اتنے فاصلہ پر پھینک دے گا جتنی دور پر تیر جاتا ہے، پھر اس کو طلب کرے گا تو وہ شخص زندہ ہو کر روشن چہرہ لئے ہنستا ہو چلا آئے گا۔ الغرض دجال اور دنیا والے اسی کشمکش میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ دمشق کے سفید مشرقی مینار پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائے گا، آپ اس مینار سے نیچے تشریف لائیں گے، آپ کے جسم پر اس وقت دو زرد کپڑے ہونگے، سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوں، جب سر جھکائینگے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو رک جائیں گے، ان کی سانس میں یہ اثر ہوگا کہ جس کافر کو لگ جائے گی وہ مرجائے گا، اور آپ کی سانس وہاں تک جائے گی جہاں

تک آپ کی نظر کام کرے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد کے قریب پکڑ لیں گے، وہاں اسے قتل کریں گے، وہ آپ کو دیکھ کر نمک کی طرح پگھل جائے گا، دجال کے قتل کے بعد حضرت عیسی ان لوگوں کے پاس جو دجال کے فتنے سے بچ رہے تشریف لاکر انہیں تسلی دینگے، ان کے سامنے وہ درجات بیان کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جنت میں تیار کئے ہیں۔ یہ لوگ ابھی اسی کیفیت میں ہونگے کہ حضرت عیسیٰ کے پاس خدا کی جانب سے وحی آئے گی کہ میرے خالص بندوں کو کوہ طور پر لے کر چلے جاؤ، کیونکہ میں اب اپنی اس مخلوق کو ظاہر کرتا ہوں جن کے مقابلہ کی کسی میں طاقت نہیں، اس کے بعد یاجوج وماجوج کا خروج ہوگا (وھم من کل حدب ینسلون) یعنی وہ ہر اونچی نیچی گھاٹی سے چڑھ کر دوڑیں گے، ان میں سے پہلا گروہ جو کثرت میں ٹڈیوں کے مانند ہوگا طبریہ کے چشمے پر سے گزرے گا تو اس کا تمام پانی پی لے گا، جب دوسرا گروہ آئے گا تو کہے گا: کسی زمانہ میں اس مقام پر پانی تھا۔ حضرت عیسیٰ اس وقت سب کو لئے کوہ طور پر موجود ہوں گے، ان مسلمانوں کے لئے اس وقت بیل کی ایک سری سو اشرفیوں سے بہتر ہوگی، جب مسلمان زیادہ پریشان ہوں گے، حضرت عیسیٰ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے، چنانچہ خدائے تعالیٰ یاجوج وماجوج کی گردن میں ایک پھوڑا نکالے گا جس کی وجہ سے صبح کو سب ایسے مرجائیں گے جیسے ایک آدمی مرجاتا ہے، حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی پہاڑ سے نیچے اتریں گے تو زمین کی کوئی جگہ یاجوج وماجوج کی بدبو خون اور پیپ سے خالی نہ ہوگی، حضرت عیسیٰ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹ کی طرح گردن والے جانور بھیجے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں خدا کا حکم ہوگا وہاں پھینک دیں گے، اس کے بعد ایک سخت بارش ہوگی جس سے کوئی پختہ یا غیر پختہ مکان نہ رک سکے گا اور زمین کو ایسا صاف کردے گی جیسے آئینہ یا خوبصورت عورت، اس کے بعد خدائے تعالیٰ زمین کو حکم کرے گا کہ پھل اگائے اور اپنی برکت ظاہر کر تو اس وقت انار کو کئی آدمی شکم سیر ہو کر کھائیں گے اور اس انار کے چھلکوں سے سایہ حاصل کرینگے، دودھ میں اللہ تعالیٰ اتنی برکت دے گا کہ ایک اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کو کافی ہوگا، اسی حالت میں ایک پاک وصاف ہوا اللہ تعالیٰ کی جانب سے چلے گی وہ جس مومن کی بغل میں لگے گی اس کی روح قبض کرلے گی اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جو

جھگڑالو ہونگے اور گدھوں کی طرح لڑیں، تو انہی شریر لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

٣٧٢٩۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یفتح یاجوج وماجوج فیخرجون کما قال اللہ تعالیٰ وھم من کل حدب ینسلون فیعمون الارض وینحاز منھم المسلمون حتی تصیر بقیۃ المسلمین فی مدائنھم وحصونھم ویضمون الیھم مواشیھم حتی انھم لیمرون بالنھر یشربون حتی ما یذرون فیہ شیئا، فیمر اخرھم علی اثرھم فیقول قائلھم لقد کان بھذا المکان مرۃ ماء ویظھرون علی الارض فیقول قائلھم ھؤلاء اھل الارض قد فرغنا منھم ولننازلن اھل السماء حتی ان احدھم لیھز خربتہ الی السماء فترجع مخضبۃ بالدم فیقولون: قد قتلنا اھل السماء فبینما ھم کذلک اذ بعث اللہ دوابا کنغف الجراد فتاخذ ا عناقھم فیموتون موت الجراد یرکب بعضھم بعضا فیصبح المسلمون لایسمعون لھم حنا فیقولون من رجل یشری نفسہ وینظر مافعلوا فینزل منھم رجل قد وظن نفسہ علی ان یقتلوہ فیجد ھم موتی فینادیھم الا ابشروا فقد ھلک عدوکم فیخرج الناس ویخلون سبیل مواشیھم فمایکون لھم رعی الا لحومھم فتشکر علیھا کاحسن ماشکرت من نباتٍ اصابتہ قط۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یاجوج وماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ایسے ہی ظاہر ہوں گے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وھم من کل حدب ینسلون) وہ زمین میں پھیل جائیں گے، مسلمان اس سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے مویشیوں کو لے کر شہروں اور قلعوں میں پناہ گزیں ہوجائیں گے، یاجوج وماجوج کا ایک گروہ پانی پر سے گزرے گا تو سارا پانی پی کر ختم کردے گا۔ جب دوسرے گروہ کا وہاں سے گزر ہوگا تو وہ کہے گا کہ کسی زمانہ میں یہاں پانی تھا، جب وہ زمین پر غالب آجائیں گے تو کہیں گے: اہل زمین سے ہم نمٹ چکے اب آسمان والے باقی رہ

٣٧٢٩۔ السنن لابن ماجہ　　باب فتنۃ الدجال وخروج یاجوج وماجوج　　٢/٢٩٨

چمک پہونچتی ہے تو کہتے ہیں اب لوٹ چلو باقی کل کھود لیں گے، اللہ تعالیٰ پھر اسے ویسا ہی کردیتا ہے، جب ان کا عرصہ پورا ہوجائے گا اور اللہ تعالیٰ کو ان کا خروج منظور ہوگا تو ایک روز دیوار کھودتے کھودتے آفتاب کی شعاعیں دیکھیں گے، تو ان کا سردار کہے گا انشاء اللہ کل کھودلیں گے، جب صبح ہوگی اور یہ واپس آکر دیکھیں گے تو دیوار کھدی ہوئی پائیں گے اور یہ اسے کھود ڈالیں گے اور باہر نکلیں گے، مسلمان اس وقت قلعوں میں محصور ہوجائیں گے۔ یہ لوگ زمیں میں پھیل کر آسمان کی جانب تیر ماریں گے اور کہیں گے اب زمین والے آسمان پر غالب ہوگئے کیونکہ ان کے تیر اللہ کے حکم سے رنگین ہوکر واپس ہونگے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا فرمائے گا جس سے وہ مرجائیں گے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بیشک جانوران کے گوشت کھا کر خوب موٹے تازے ہوجائیں گے۔

٣٧٣١۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لما کان لیلۃ اسری برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقی ابراھیم وموسیٰ و عیسیٰ فتذا کروا الساعۃ فبدء وا بابراھیم فسالوہ عنھا فلم یکن عندہ منھا علم ثم سالوا موسیٰ فلم یکن عندہ منھا علم فرد الحدیث الی عیسی ابن مریم فقال قد عھد الی فیما دون وجبتھا فلما وجبتھا فلا یعلمھا الا اللہ فذکر خروج الدجال قال فانزل فاقتلہ فیرجع الناس الی بلادھم فیستقبلھم یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون، فلا یمرون بماء الا شربوہ ولا شیء الا افسدوہ فیجارون الی اللہ فادعوا اللہ ان یمیتھم فتنتن الارض من ریحھم فیجارون الی اللہ فادعوا اللہ فیرسل السماء بالماء فیحملھم فیلقیھم فی البحر ثم تنسف الجبال وتمد الارض مدد الادیم فعھد الی متی کان ذلک کانت الساعۃ من الناس کالحامل التی لا یدری اھلھا متی تفجأھم بولادھا قالت

٣٧٣١۔السنن لابن ماجہ　　باب فتنۃ الدجال وخروج

العوام ووجد تصديق ذلك فى كتا ب الله تعالى حتى اذا فتحت يا جو ج وما جوج وهم من كل حدب ينسلون ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو جب معراج ہوئی تو آپ نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ سے ملاقات کی اور ان کے درمیان قیامت کا تذکرہ ہوا، سب نے ابراہیم سے قیامت کے متعلق سوال کیا، لیکن انہیں کچھ معلوم نہ تھا، پھر موسیٰ سے سوال کیا تو انہیں بھی معلوم نہ تھا، تو پھر سب نے عیسیٰ سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا: قیامت سے پہلے نزول کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن اس کا وقت اللہ ہی کو معلوم ہے، عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے ظہور کا تذکرہ کیا اور فرمایا میں نازل ہوکر اسے قتل کردوں گا، لوگ جب اپنے شہر کو لوٹیں گے تو یاجوج اور ماجوج ہر طرف سے نکل آئیں گے، وہ جس پانی سے گزریں گے اسے پی جائیں گے اور جس چیز کو دیکھیں گے اسے تباہ کردیں گے، خدا کے بندے اللہ سے دعا کرنے کی درخواست کریں گے، میں اللہ سے دعا کروں گا وہ سب مرجائیں گے، ان کی لاشوں سے تمام زمین بدبو دار ہوجائے گی، لوگ پھر مجھ سے دعا کی استدعا کریں گے، میں دعا کروں گا اور اللہ تعالی آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جس سے ان کی لاشیں بہکر سمندر میں چلی جائیں گے اور بدبو ختم ہو جائے گی، اس کے بعد پہاڑ اڑادئے جائیں گے اور زمین چمڑے کی طرح دراز ہوجائے گی اور صاف ہموار ہوکر ٹیلے وغیرہ کا کوئی نشان باقی نہ رہے گا، پھر مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کے بعد قیامت بہت قریب ہے اور اچانک آئے گی جس طرح حاملہ عورت کے حمل کا زمانہ پورا ہوگیا ہو اور لوگ اس کے انتظار میں ہوں کہ ولادت کا وقت آئے گا اور اس کا صحیح وقت کسی کو معلوم نہ ہو۔ لوگ کہتے ہوں اب ہوا اب ہوا۔ اللہ اس کی تصدیق میں فرماتا ہے: (وهم من كل حدب ينسلو ن)

۳۷۳۲۔ **عن** اميرالمؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : ان ياجوج وماجوج يغدون كل يوم على السد فيلحسونه وقد جعلوه مثل قشر البيض

۳۷۳۲۔التفسير لابن ابى حاكم ۱۲۹۸۸

فیقولون نرجع غدا ونفتحه فیصبحون وقد عادالی ماکان علیه قبل ان یلحس فلایزالون کذلك حتی یولد فیهم مولود مسلم فاذا غدوا یلحسون قال لهم : قولوا بسم الله فاذا قالوا بسم الله فارادوا ان یرجعوا حین یمسون فیقولون نرجع غدا فنفتحه فیقول : قولوا ان شاء الله ، فیقولون ان شاء الله فیصبحون وهو مثل قشر البیض ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ یاجوج وماجوج ہر دن صبح کو اس دیوار کے پاس جاتے ہیں اوراس کو چاٹتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس کو انڈے کے چھلکے کے مثل باریک کردیتے ہیں پھر کہتے ہیں ہم کل آئیں گے اوراس میں دروازہ کھول لیں گی دوسرے دن ان کی آمد سے پہلے ہی وہ مثل سابق موٹی دیوار ہوجاتی ہے، چنانچہ اسی طرح وہ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کی اولاد میں ایک بچہ پیدا ہوگا وہ مسلمان ہوگا، جب وہ دیوار چاٹنے کے لئے جائیں تو وہ ان سے کہے گا کہو: بسم اللہ، جب وہ بسم اللہ کہکر شروع کریں گے اور شام کو واپسی کا ارادہ کریں گے تو کہیں گے ہم کل آکر اس کو کھولدیں گے تو وہ مرد مسلم کہے گا کہو: انشاء اللہ، تو وہ انشاء اللہ کہیں گے اور دوسرے دن جب صبح کو آئیں گے تو انڈے کے چھلکے کی طرح ہوگی۔۱۲م۔

۳۷۳۳۔ **عن** ابی حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : وفیه فیصبحون وهو اقوی منه بالامس حتی یسلم رجل منهم حین یرید الله ان یبلغ امره فیقول المؤمن غدا نفتحه ان شاء الله تعالیٰ ۔

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت میں یہ ہے کہ جب صبح کو وہ آیا کرتے ہیں تو پہلے سے زیادہ موٹی دیوار ان کو ملتی ہے ایسے ہی ہوتا رہے گا یہاں تک کہ جب اللہ تعالی ان کے کام کو مکمل فرمانا چاہے گا تو ان میں سے ایک شخص مسلمان ہوگا اوروہ مومن کہے گا: ہم انشاء اللہ کل ضرور اس دیوار میں دروازہ کھولیں گے۔۱۲م

۳۷۳۳۔فتح الباری للعسقلانی　　کتاب الفتن　　باب یاجوج وماجوج

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پھر حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام نووی سے نقل فرمایا اور کہا: ہم نے کعب احبار کے سوا سلف میں کسی کا قول اس سلسلہ میں نہیں دیکھا۔ کہ یاجوج وماجوج حضرت آدم کی بغیر حوا کے اولاد ہیں۔ بلکہ حدیث مرفوع اس کی تردید فرماتی ہے۔ کہ حدیث مرفوع میں واضح الفاظ میں موجود ہے کہ یہ حضرت نوح کی اولاد سے ہیں اور نوح علیہ السلام کا حضرت حوا سے ہونا قطعا ثابت ہے۔

حدیث مرفوع سے مراد وہ حدیث ہے جو امام حاکم نے مستدرک میں روایت کی وہ اس طرح ہے۔

۳۷۳۴۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ولد لنوح سام وحام ویافت ، فولد لسام العرب وفارس والروم ،وولد لحام القبط والبر بر والسودان ، وولد لیافت یاجوج وماجوج والترک والصقالبة ۔

قال الحافظ وفی سنده ضعف:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے تین لڑکے تھے حام سام، یافث، سام کی اولاد عرب، فارس، اور روم میں پھیلی، حام سے قبطی، بربر، اور سوڈانی ہوئے، اور یافث سے یاجوج وماجوج، ترک اور سسلی واٹلی کے لوگ۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: یہاں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ اس کی سند میں ضعف ہے ہمارے لئے ان کے مذہب مختار کے ضعیف ہونے کے لئے کافی ہے۔ پھر یہ بھی خیال رہے کہ یہ حدیث ضعیف اور حافظ ابن حجر کا مسلک صحیح حدیثوں کے خلاف ہے بلکہ خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

۳۷۳۴۔ المستدرك للحاكم كتاب الفتن والملاحم

تعالیٰ عنہ کی دوسری صحیح حدیث کے خلاف ہے۔وہ احادیث یہ ہیں۔

۳۷۳۵۔ **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ولد لنوح ثلاثۃ ، سام وحام ویافث ابوالروم ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت نوح کے تین بیٹے تھے سام،حام،اور یافث یہ اہل روم کے مورث اعلیٰ تھے۔

۳۷۳۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ولد لنوح ثلاثہ ،فسام ابوالعرب ، وحام ابوالحبشۃ ،ویافث ابوالروم۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: حضرت نوح کی تین اولادسام،تواہل عرب کے باپ حام،اہل حبشہ کے،اور یافث رومیوں کے باپ تھے۔

۳۷۳۷۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ولد نوح ثلاث، فسام ابوالعرب وحام ابوالحبش ویافث ابوالروم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے تھے،سام یہ اہل عرب کے باپ ہیں ۔حام یہ اہل حبش کے،اور یافث اہل روم کے جداعلی۔　(انباءالحی ص ۱۰۵)

۳۷۳۵۔المستدرک للحاکم　　کتاب التاریخ　　۴۶۳/۴

۳۷۳۶۔المعجم الکبیر للطبرانی　　حدیث　۳۰۹　　۱۴۶/۱۸

۳۷۳۷۔کنزالعمال للمتقی　　۳۲۲۹۳

تورات اور علم غیب

۳۷۳۸۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال : اعطی موسیٰ التوراة فی سبعة الواح من زبر جد ، فیها تبیان لکل شیٔ وموعظة ، فلما جاء بها فرأی بنی اسرائیل عکوفا علی عبادة العجل رمی بالتوراة من یده فتحطمت فرفع الله تعالیٰ منها ستة اسباع وبقی سبع ۔ انباءالحی ص ۱۱۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زبرجد کی سات تختیوں میں تورات عطا کی گئی، اس میں ہر چیز کا بیان تھا اور نصیحت تھی، جب آپ ان کولیکر آئے تو بنواسرائیل کو بچھڑے کی عبادت میں مصروف دیکھا تو حالت غضب میں آپ نے ہاتھ سے تختیاں ڈال دیں تو وہ ٹوٹ گئیں اللہ تعالی نے ان میں سے چھ حصے اٹھالئے اور پھر ایک حصہ باقی رہا۔

۳۷۳۹۔ **عن** محمدبن یزید الثقفی قال : اصطحب قیس بن خرشة و کعب الاحبار حتی اذا بلغا صفین وقف کعب ثم نظر ساعة ثم قال : یهرا قن بهذه البقعة من دماء المسلمین شیٔ لایهراق ببقعةمن الارض مثله ، فقال قیس مایدریك ؟ فان هذا من الغیب الذی استتره الله تعالیٰ به ، فقال کعب مامن الارض شبرالامکتوب فی التورلة الذی انزل الله تعالیٰ علی موسیٰ مایکون علیه ومایخرج منه الی یوم القیامة۔

حضرت محمد بن یزید ثقفی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قیس بن خرشہ اور کعب احبار رضی اللہ تعالی عنہما نے ایک ساتھ سفر کیا اور جب صفین کے مقام پر پہنچے تو حضرت کعب نے کچھ وقفہ غور کرنے کے بعد فرمایا: اس سرزمین پر مسلمانوں کا اس طرح خون بہے گا کہ

۳۷۳۸۔التفسیر لابن ابی حاتم　　۸۹۵۷　　المحلد الخامس

۳۷۳۹۔دلائل النبوة للبیهقی باب ماروی فی اخباره قیس بن خرشه

اس جیسا کہیں دوسری جگہ نہیں بہیگا ، حضرت قیس نے کہا: آپ نے یہ بات کیونکر کہی ، کہ یہ تو غیب کی خبر ہے جس کو اللہ تعالی نے پوشیدہ فرمایا ہے، حضرت کعب نے فرمایا: توراۃ جو حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل ہوئی اس میں زمین کا چپہ چپہ تحریر ہے اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ لکھا ہے۔۱۲م

۳۷۴۰۔ **عن** کعب الاحبار انه قال لعمر رضی الله تعالیٰ عنه ۔یاامیرالمؤمنین! لولا آیة فی کتاب الله تعالیٰ لأنبأتك بماهو کائن الی یوم القیامة، قال وماهی ؟ قال قول الله تعالیٰ : یمحوالله مایشاء ویثبت و عنده ام الکتاب ۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: اگر کتاب اللہ میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں آپ کو قیامت تک ہونے والی چیزوں کی خبر دیتا، آپ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ تو حضرت کعب نے کہا: وہ اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے، یمحو اللہ مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب۔ اللہ تعالی جس کو چاہتا ہے محو رکھتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے، اور اس کے پاس کتاب کی اصل لوح محفوظ ہے۔

۳۷۴۱۔ **عن** امیرالمومنین عمرالفاروق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتانی جبرئیل آنفا فقال : انا لله وانا الیه راجعون ۔ قلت: أجل انا لله وانا الیه راجعون ۔ فمما ذلك یاجبرئیل !قال: ان امتك مفتتنة بعدك بقلیل من الدهر غیر کثیر۔ قلت : فتنة کفر اوفتنة ضلالة؟ قال : کل ذلك سیکون ، قلت : ومن این ذاك ؟ واناتارك فیهم کتاب الله ، قال : بکتاب الله یضلون ۔انباءالحی ص ۱۳۸

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ابھی جبریل آئے اور کہا: بیشک ہم اللہ تعالی کے

۳۷۴۱۔نوادرالاصول للحکیم الترمذی		الاصل الثالث والستون

لئے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ میں نے عرض کیا: بیشک ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہمیں اس کی طرف جانا ہے۔ اے جبریل یہ اس وقت تم نے کس سلسلہ میں ''انا للہ'' الخ پڑھا؟ تو انھوں نے عرض کیا: آپ کی امت آپ کے وصال کے بعد تھوڑے زمانہ کچھ آزمائشوں میں مبتلا ہوگی، حضور فرماتے ہیں: میں نے کہا: کیا کفر کے فتنے میں یا گمراہی کے؟ حضرت جبریل نے عرض کیا: ان میں سے ہر ایک ظہور پذیر ہوگا۔ تو آپ نے فرمایا: ایسا کیسے ہوگا جب کہ میں ان میں کتاب اللہ چھوڑے جا رہا ہوں، عرض کیا: کتاب اللہ ہی سے تو گمراہ ہوں گے۔ ۱۲م

۳۷۴۲۔ **عن** امیر المومنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انہ سیأتیکم ناس یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوھم بالسنن، فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ،

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے پاس کچھ لوگ عنقریب آئیں گے جو قرآن کریم کے شبہات میں جھگڑے کریں گے، لہٰذا تم سنتوں پر کاربند رہنا، کہ اہل سنت کتاب اللہ کے بڑے جاننے والے ہوں گے۔

۳۷۴۳۔ **عن** امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: سیأتی قوم یجادلونکم فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے: فرماتے ہیں: کہ عنقریب ایک قوم آئے گی جو تم سے جھگڑا کرے گی، لہٰذا تم سنتوں کو اختیار کرنا، کہ سنتوں کے عالم کتاب اللہ کو بخوبی جاننے والے ہوں گے۔

۳۷۴۴۔ **عن** عمران بن مناح ان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: فانا اعلم بکتاب اللہ منھم۔ فی بیوتنا نزل، قال صدقت، ولکن القرآن حمال ذو

۳۷۴۲۔ السنن للدارمی　　حدیث ۱۲۱

۳۷۴۳۔ الاتقان للسیوطی　　النوع التاسع والثلاثون

۳۷۴۴۔ الاتقان للسیوطی　　النوع التاسع والثلاثون

وجوه تقول ويقولون ولكن حاجهم بالسنة ۔ فانهم لم يجدوا عنها محيصا ۔ فخرج اليهم فحاجهم بالسنة فلم يبق بأيديهم حجة۔

حضرت عمران بن مناح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: میں کتاب اللہ کوان سے زیادہ جانتا ہوں، کیوں کہ یہ ہمارے گھروں میں نازل ہوا، عمران کہتے ہیں: میں نے کہا آپ نے سچ فرمایا: لیکن قرآن تو چند معانی کا محتمل ہے، آپ بھی اس پر ان سے اتفاق رکھتے ہیں، میری رائے یہ ہے کہ آپ ان سے سنت رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ مناظرہ کیجئے تو پھر ان کو گلوخلاص کا کوئی راستہ نہیں ملے گا۔ لہذا وہ ان (خارجیوں) کی طرف تشریف لے گئے، اور ان سے سنت کے ذریعہ مناظرہ کیا تو واقعی ان کے پاس کوئی دلیل نہ تھی۔

۳۷۴۵۔ **عن** يحى بن اسيد رضى الله تعالىٰ عنه ان على بن ابى طالب رضى الله تعالى عنه ارسل عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما الى اقوام خرجوا فقال له : ان خاصموك بالقرآن فخاصمهم بالسنة ۔ انباء الحی ص ۱۳۹

حضرت یحیی بن اسید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو خارجیوں کے پاس بحث و مباحثہ کے لئے روانہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: اگر وہ تم سے قرآن کے ذریعہ مناظرہ کریں تو تم سنت رسول کے ذریعہ مناظرہ کرنا۔ ۱۲م

۳۷۴۶۔ **عن** المقدام بن معدى كرب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : علوم القرآن على ثلاثة اجزاء حلال فاتبعه وحرام فاجتنبه ومتشابه يشكل عليك ، فكله الى عالمه ۔

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

۳۷۴۵ ---------------

۳۷۴۶۔ المسند للاحمد بن حنبل　۲　۱۰۲۴

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کے علوم تین حصوں میں منقسم ہیں: اول حلال، لہٰذا ان کی اتباع کرو۔ دوم حرام کہ ان سے بچو۔ سوم متشابہ جو تم پر دشوار ہوں، تو ان کا علم عالم کے حوالہ کرو۔ ١٢م

سنت رسول کی اہمیت

٣٧٤٧۔ **عن** العرباض بن سارية رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أيحسب احدكم متكئا على اريكته يظن ان الله تعالىٰ لم يحرم الا مافى هذا القرآن،ألا وانى قد امرت ووعظت ونهيت عن اشياء انها لمثل القرآن اواكثر وان الله لم يحل لكم ان تدخلوا بيوت اهل الكتاب الا باذن ولا ضرب نسائهم ولا اكل ثمارهم اذا اعطوكم الذى عليهم ۔ انباء الحی ص ١٤٠

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنی مسہری پر تکیہ لگائے اس گمان میں مبتلا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ حرام فرمایا ہے وہ سب اس قرآن میں ہے؟ خبردار! اور میں نے قسم بخدا بہت چیزوں کا حکم دیا، بہت کے بارے میں نصیحت کی اور بہت سے منع کیا اور یہ سب قرآن کے برابر بلکہ تعداد میں اس سے بھی زیادہ ہیں، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال نہیں فرمایا کہ بغیر اجازت اہل کتاب کے گھر جاؤ، اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کی عورتوں کو قتل کرو، اور نہ یہ درست ہے کہ پھل توڑ کر کھاؤ جب وہ خود اپنے حقوق لازمہ کو ادا کرتے ہیں۔ ١٢م

٣٧٤٨۔ **عن** عبدالله بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنه قال : انما نزل كتاب الله يصدق بعضه بعضا فلاتكذبوا بعضه ببعض فماعلمتم منه فقولوا وماجهلتم فكلوه الى عالمه ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: کتاب اللہ نازل ہوئی

٣٧٤٧۔ السنن لابی داؤد — كتاب الخراج والفیء

١٣٧٤٨۔ المسند لاحمد بن حنبل — مرويات عبدالله بن عمرو

اس حال میں کہ اس میں بعض کی بعض کے سلسلہ میں تصدیق موجود ہے، لہٰذا بعض کو بعض کے ذریعہ نہ جھٹلاؤ، جب تمہیں کسی چیز کے بارے میں علم ہوتو اس سلسلہ میں کہو، اور جب علم نہ ہوتو عالم کے سپرد کردو۔۱۲م

۳۷۴۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الا مرثلاثۃ، امر بین رشدہ فاتبعہ ۔ وامر بین غیہ فاجتنبہ ، وامر اختلف فیہ فکلہ الی اللہ عزوجل ۔انباء الحی ص ۱۴۱

حضرت عبد بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چیزیں تین ہیں۔اول وہ کہ اس کی ہدایت واضح ہے تو تم اس کی اتباع کرو، دوم وہ کہ اس کی گمراہی عیاں سے تو اس سے بچو۔سوم وہ جس میں اختلاف ہے تو اس کو اللہ عزوجل کے سپرد کردو۔۱۲م

۳۷۵۰۔ **عن** سعیدبن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اجرأکم علی قسم الجد اجرأکم علی النار۔

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: کہ تم میں جوتر کہ میں دادا کی تقسیم پر جری ہے وہ ناردوزخ پر جری ہے۔۱۲م

۳۷۵۱۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لمابعثہ الی الیمن قال : کیف تقضی اذا عرض لک قضاء ، قال : اقضی بکتاب اللہ ، قال : فان لم تجد فی کتاب اللہ ؟ قال : فبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قال : فان لم تجد فی سنۃ رسول اللہ؟ قال اجتھد برأی

۳۷۴۹۔المسند لاحمد بن حنبل

۳۷۵۰۔السنن لسعیدبن منصور　　القسم الاول من المحلد الثالث باب قول عمر فی الحد

۳۷۵۱۔السنن لابی داؤد　　کتاب القضاء　　باب احتھاد الرأی فی القضاء

ولاآلو، قال فضرب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی صدره وقال : الحمد لله الذی وفق رسول رسول الله لما یرضی به رسول الله۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب آپ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ آئے گا تو کیسے فیصلہ کروگے؟ میں نے عرض کیا: کتاب اللہ کے ذریعہ۔ فرمایا: اوراگر بظاہر تمہیں کتاب اللہ میں نہ ملا تو؟ عرض کیا: سنت رسول ﷺ کے ذریعہ۔ فرمایا: اوراگر تمہیں سنت رسول میں بھی نہ ملا تو؟ عرض کیا: اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اوراس میں حتی الامکان کوئی کمی نہ چھوڑوں گا۔ حضور ﷺ نے یہ سن کر میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور کہا: الحمدللہ، تمام خوبیاں اس ذات کو جس نے اللہ کے رسول کے قاصد کواس چیز کی توفیق عطا فرمائی جس سے اللہ کا رسول راضی ہے۔۱۲م

۳۷۵۲۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : السنة سنتان ، سنة فی فریضة ، وسنة فی غیر فریضة ، السنة التی فی الفریضة اصلها فی کتاب الله تعالیٰ ، اخذها هدی وترکها ضلالة ،والسنة التی اصلها لیس فی کتاب الله تعالیٰالأخذ ا فضیلة وترکها لیس بخطیئة ۔

انباءالحی ص ۱۴۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: سنت دوقسم پر ہے۔ سنت فریضہ، سنت غیر فریضہ۔ سنت فریضہ کی اصل کتاب اللہ سے ثابت، اس پر عمل ہدایت اور ترک گمراہی ہے، اور وہ سنت جس کی اصل کتاب اللہ میں نہیں اس پر عمل فضیلت اور ترک خطاء ومعصیت نہیں۔۱۲

۳۷۵۳۔ **عن** امیرالمومنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قلت

۳۷۵۲۔المعجم الاوسط للطبرانی　　٤٠٢٣　　٥/

۳۷۵۳۔جامع بیان العلم وفضله ، 　باب احتهاد الرأی

: یارسول اللہ!الامر ینزل بنالم ینزل فیہ القرآن ولم تمض فیہ منک سنۃ ، قال: اجمعوا لہ العالمین او قال العابدین من المؤمنین فاجعلوہ شوری بینکم ولاتقضوا فیہ برأی واحد۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بہت سے ایسے حالات پیش آتے ہیں جن کے سلسلہ میں بظاہر نہ قرآن میں حکم ہے اور نہ آپ کی سنت میں، فرمایا: مومن علماء کو جمع کرو۔ یا فرمایا مومن عابدوں کو جمع کرو اور پھر آپس میں صلاح ومشورہ کرو اور کبھی ایک رائے سے فیصلہ نہ کرنا۔

۳۷۵۴۔ **عن** محمد بن الحنفیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قلت یارسول اللہ ! ان نزل بنا امر لیس فیہ بیان ، امر ولا نھی ، فماتأمرنا ؟ قال:تشاورون الفقھاء والعابدین ولا تمضوا فیہ رأی خاصۃ ۔

حضرت محمد بن حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! اگر کوئی ایسا مسئلہ پیش آئے جس میں ہمارے سامنے کوئی حکم شرعی نہ ہو، خواہ اس کا تعلق امر سے ہو یا نہی سے۔ تو آپ ہمیں حکم بتائیں کہ کیا کریں، فرمایا: فقہاء وعابدین سے مشورہ کرنا اور کسی ایک کی رائے پر مت جانا۔۱۲م

۳۷۵۵۔ **عن** ابی سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سئل عن الامر یحدث لیس فی کتاب وسنۃ ، فقال ینظر فیہ العابدون من المؤمنین ۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۳۷۵۴۔ المعجم الاوسط للطبرانی ۱۶۴۱ المعجم الکبیر للطبرانی

۳۷۵۵۔السنن للدارمی باب التورع عن الجواب ۱۱۹

علیہ وسلم سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا جو کتاب وسنت میں نہ ملے، فرمایا: اس میں مومن عابدوں کا نظریہ معلوم کرنا۔۱۲م

۳۷۵۶۔ **عن** ابی العوام البصری قال: کتب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ الفھم، الفھم فیما أدی الیك مما لیس فی قرآن ولاسنۃ، ثم قال لیس الامور عند ذلك، واعرف الامثال والاشباہ ثم اعمد الی احبھا الی اللہ فیما تری واشبھا بالحق ۔انباء الحی ص ۱۴۳

حضرت ابوالعوام بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کولکھا کہ جب تمہارے دربار میں کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہوکہ جس کی صراحت قرآن وسنت میں نہ ہوتو اس میں جواب اچھی طرح غور وخوض کرلینا۔ پھر فرمایا: اس کے باوجود فیصلہ اپنی طرف سے نہ کرنا بلکہ مسئلہ دائرہ کے امثال واشباہ ونظائر سامنے رکھنا اوران میں جوبھی تمہاری رائے میں اللہ کومحبوب اورحق کے زیادہ مشابہ ہواس پر اعتماد کرنا۔۱۲م

۳۷۵۷۔ **عن** شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الیہ اذا جاءك شیٔ فی کتاب اللہ فاقض بہ ولا یلفتنك عنہ الرجال، فان جاءك امر لیس فی کتاب اللہ فانظر سنۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاقض بھا، فان جاءك امر لیس فی کتاب اللہ ولیس فیہ سنۃ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانظر اجتمع علیہ الناس فخذبہ، فان جاءك مالیس فی کتاب اللہ ولم یکن فیہ سنۃ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم یتکلم فیہ احد قبلك فاختر ای الامرین شئت، ان شئت ان تجتھد رایك وتقدم فتقدم ۔ وان شئت ان تتاخر فتأخر، ولا اری التاخر الاخیرالك ۔

۳۷۵۶۔السنن للدارقطنی　　کتاب عمر الی ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنھما

۳۷۵۷۔ السنن الکبری للبیھقی　　کتاب آداب القاضی

حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے لکھا کہ جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ آئے جو قرآن کریم میں صراحۃً مذکور ہے تو اس کے ذریعہ فیصلہ کردو۔ اور اس حکم سے تمہیں لوگ ادھر ادھر نہ موڑ دیں۔ اور اگر کوئی ایسا مقدمہ آئے جو تمہیں کتاب اللہ میں نہ ملے تو رسول اللہ ﷺ کی سنت میں غور کرو اور اسی کے ذریعہ فیصلہ کردو۔ اور اگر کوئی ایسا مسئلہ پیش ہو جو نہ کتاب اللہ میں ہے اور نہ سنت رسول میں تو پھر اجماع امت میں دیکھو اور اسی پر حکم سناؤ۔ اور کوئی ایسا مسئلہ آئے جس میں ان میں سے کسی میں نہ مل سکے تو تمہیں دو چیزوں میں اختیار ہے: چاہو تو اپنی رائے سے اجتہاد کرو اور پہلی رائے اور کوشش پر عمل کرو۔ اور چاہو تو مزید غور کرو اور کچھ تاخیر سے حکم سناؤ۔ میں تمہارے حق میں یہی بہتر جانتا ہوں۔ ۱۲م

۳۷۵۸۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاقض بماقضی بہ ائمۃ الھدی ،فان لم یکن فی کتاب اللہ ولافی سنۃ رسولہ ﷺ ولا فیماقضی بہ ائمۃ الھدی فانت بالخیار ان شئت تجتھد رأیك وان شئت توامرنی ولاأری مؤامرتك ایای الا اسلم الیك۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت قاضی شریح کو یہ حکم دیا تھا کہ تم ائمہ ہدیٰ کے موافق فیصلہ کرنا، اور اگر کتاب اللہ، سنت رسول اور ائمہ ہدیٰ کے فیصلوں سے مسئلہ حل نہ ہو تو پھر تمہیں اختیار ہے، چاہو تو اجتہاد کرنا، اور چاہو تو مجھ سے مشورہ لینا اور اس مشورہ ہی کو میں تمہارے لئے زیادہ سلامتی کا موجب جانتا ہوں۔ ۱۲م

۳۷۵۹۔ **عن** محارب بن دثار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی

۳۷۵۸۔ السنن الکبری للبیہقی　　کتاب آداب القاضی

۳۷۵۹۔ کنز العمال للمتقی　　١٤٤٥١

الـلـه تـعـالیٰ عنه قال لرجل قاض بد مشق کیف تقضی ؟ قال بکتاب الله تعالیٰ ، قال: فاذا جاء ك مالیس فی کتاب الله تعالیٰ ؟ قال اقضی بسنة رسول الله صلی الله تـعـالیٰ علیه وسلم قال: فاذا جاء ك مالیس فیه سنة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟ قال : اجتهد رأی واؤ امر جلسائی ، قال : احسنت ۔ انباء الحی ص ۱۴۴

حضرت محارب بن دثار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دمشق کے قاضی سے فرمایا: تم کس طرح فیصلے کروگے؟ بولے :اللہ کی کتاب سے۔ فرمایا: اور اگر اس میں نہ ہوا تو؟ بولے: میں سنت رسول سے فیصلہ سناؤں گا، فرمایا: اور اگر اس میں سنت رسول کی صراحت نہ ہوئی تو؟ بولے: اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اپنے ہم نشینوں سے مشورہ کروں گا۔ فرمایا: تم نے اچھا کہا۔ ۱۲م

کتاب اللہ امت کے حق میں تبیان نہیں
لہذا صحابہ وتابعین نے بہت سے مسائل میں سکوت فرمایا

۳۷۶۰۔ **عن** عبـدالـلـه بـن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: من عرض له منکم قـضـاء بـعـدالیوم فلیقض فیه بما فی کتاب الله تعالیٰ ، فان آتاه امر لیس فی کتاب الـلـه فلیقض فیه بما قضی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، فان آتاه امر لیس فـی کتاب الله تعالیٰ ، ولم یقض فیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلیقض بـمـا قـضـی بـه الصالحون ، فان آتاه امر لیس فی کتاب الله تعالیٰ ، ولم یقض فیه رسـول الـلـه صـلـی الـلـه تعالیٰ علیه وسلم ولم یقض فیه الصالحون فلیجتهد رأ یه ولایقولن احدکم انی اخاف وانی اری ، ان الحلال بین وان الحرام بین وبین ذلك امور مشتبهة ، فدع مایریبك الی مالا یریبك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آج کے بعد تم میں کسی کے یہاں کوئی مقدمہ آئے تو وہ کتاب اللہ سے فیصلہ کرے، اور کوئی ایسا مسئلہ آیا جس کا ذکر

۳۷۶۰۔السنن للدارمی　　باب الفتیا وما فیه من الشدة ۔ ۱۶۷

قرآن میں نہ پایا تو رسول اللہ ﷺ کے عمل و فیصلہ کے مطابق حکم دو، اور اگر ان دونوں میں سے کسی میں صراحت نہ ملے تو صالحین کے موافق فیصلہ کرو، اور ان کا فیصلہ بھی نہ مل سکے تو اپنی رائے سے اجتہاد کرے ۔ اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں ۔ یا میں بڑی رائے والا ہوں ۔ کیونکہ حلال چیزیں واضح ہیں اور حرام بھی واضح ہیں ۔ ہاں ان کے درمیان کچھ امور ہیں جو مشتبہ ہیں، تو تم ایسی چیزوں کو ترک کر دو جو شبہ لائیں اور ان پر عمل کرو جو شبہ پیدا نہ کریں ۔ ۱۲م

۳۷۶۱ ۔ **عن** الاوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کتب عمربن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لارأی لاحد فی کتاب اللہ تعالیٰ ،انما رأی الائمۃ فیما لم ینزل فیہ کتاب ولم تمض بہ سنۃ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت امام اوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلطنت اسلامیہ میں لکھوا کر بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کسی کو اپنی رائے سے دخل دینے کی اجازت نہیں، ہاں ائمہ کرام اپنی رائے اور مشورہ سے ان احکام کو بیان کریں جن کے بارے میں قرآن وسنت میں بیان نہیں ملتا ۔۱۲م

۳۷۶۲ ۔ **عن** محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لم یکن احد بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اھیب لما لا یعلم من ابی بکر ، ولم یکن احد بعد ابی بکر اھیب لما لایعلم من عمر ، وان ابابکرنزلت بہ قضیۃ فلم یجد لھا فی کتاب اللہ تعالیٰ اصلا ولا فی السنۃ اثرا فقال اجتھد رأیی ،فان یکن صوابا فمن اللہ تعالیٰ ، وان یکن خطأ فمنی واستغفر اللہ ۔ انباء الحی ص ۱۴۵

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ کوئی اس بات سے ڈرنے والا نہیں تھا کہ بغیر علم کوئی مسئلہ بیان کرے،

۳۷۶۱ ۔السنن للدارمی　　باب ماتیقی من تفسیر حدیث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۷۶۲ ۔جامع بیان العلم وفضلہ　　باب مایلزم العالم اذا سئل عمالا یدریہ

آپ کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم کا بھی یہ ہی حال تھا۔ایک مرتبہ ایسا معاملہ پیش آیا کہ کتاب وسنت میں اس کی صراحت یا نشاندھی نہ ملی تو فرمایا: اب میں اجتہاد کروں گا، اگر درست ہوا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ، اور اگر غلط ہوا تو میری جانب سے ، اور میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں۔۱۲م

۳۷۶۳۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سئل ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الکلالہ ، فقال : انی اقول فیھا برأیی فان کان صوابا فمن اللہ وحدہ لاشریک لہ، وان کاخطاء فمنی ، ومن الشیطان واللہ منہ برئ اراہ ماخلا الوالد والولد۔ فلما استخلف عمر قال: الکلالۃ ماعدا الولد ، وزید فی لفظ: فلما ط عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انی لأستحی من اللہ تعالیٰ ان اخالف ابابکر ، أری ان الکلالۃ ماعدا الوالد والولد۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کلالہ کے بارے میں پوچھا گیا،تو آپ نے فرمایا: میں اس میں اپنی رائے سے کہتا ہوں، اگر صواب ہے تو اللہ وحدہ لاشریک کی طرف سے،اور اگر خطا ہے تو میری طرف سے اور شیطان کی جانب سے اور اللہ اس سے بری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کلالہ وہ میت ہے جسکے وارث اولاد ووالدین میں سے کوئی نہ ہو۔ جب حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے کلالہ اس کو فرمایا جس کا وارث اولاد میں نہ ہو۔لیکن دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ میں صدیق اکبر کی مخالفت کروں، آج میں بھی یہ ہی کہتا ہوں کہ کلالہ وہی ہے جس کے وارث اولاد ووالدین میں کوئی نہ ہو۔۱۲م

۳۷۶٤۔ **عن** حمید بن عبدالرحمن عن ابیہ قال : دخلت علی ابی بکر رضی

۳۷۶۳۔السنن للدارمی　　باب الکلالۃ　　۲۹۷۶

۳۷٦٤۔المستدرک للحاکم　کتاب الفرائض،باب میراث العمۃ والخالۃ

اللہ تعالیٰ عنہ فقال : وددت انی سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن میراث العمۃ والخالۃ ۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو میں نے سنا: میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے پھوپھی اور خالہ کی میراث دریافت کرلوں ۔۱۲

۳۷۶۵۔ **عن** میمون بن مہران قال: کان ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا ورد علیہ الخصم نظر فی کتاب اللہ تعالیٰ ، فان وجد فیہ مایقضی بینھم قضی بہ ،وان لم یکن فی الکتاب وعلم من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ذلک الامر سنۃ قضی بہ ، فان اعیاہ خرج فسأل المسلمین وقال: أتانی کذا و کذا ، فھل علمتم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضی فی ذلک بقضاء فربما اجتمع الیہ النفر کلھم یذکر من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہ قضاء فیقول ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، الحمد للہ الذی جعل فینا من یحفظ علی نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فان اعیاہ ان یجد فیہ سنۃ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمجمع رؤوس الناس وخیارھم ، فاستشارھم ، فاذا اجتمع رأیھم علی امر قضی بہ ۔

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ طریقہ تھا کہ جب کوئی مقدمہ لے کر آتا تو آپ کتاب اللہ میں دیکھتے، اگر ملتا تو اسی کے مطابق فیصلہ فرماتے ،اور اگر نہ ملتا تو سنت رسول ﷺ میں دیکھتے، ملتا تو اسی کے مطابق فیصلہ فرماتے ۔اور اگر ان دونوں چیزوں میں نہ ملتا تو آپ مومنین کی طرف تشریف لے جاتے اور فرماتے: میرے پاس ایسا ایسا مقدمہ آیا ہے، کیا کروں؟ کیا تمہیں حضور سید عالم ﷺ کا کوئی فیصلہ اس سلسلہ میں معلوم ہے ، تو

۳۷۶۵۔السنن للدارمی　　باب الفتیا ومافیہ الشدۃ　　۱۶۳

بسا اوقات صحابہ کی جماعت جمع ہوکران فیصلوں کا ذکر سناتی جس کو سن کر صدیق اکبر کو مسرت ہوتی اور فرماتے، الحمد للہ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو باقی رکھا ہے جو اس کے رسول کے علوم ومعارف اپنے سینوں میں محفوظ کئے ہوئے ہیں۔اور اگر ان حضرات کی طرف سے بھی سنت رسول کے ثبوت میں خاموشی نظر آتی تو اخیار صحابہ کو جمع فرماتے اور ان سے مشورہ کرتے، جب کسی رائے پر جمع ہوجاتے تو آپ فیصلہ فرمادیتے۔۱۲م

۳۷۶۶۔ عن ابی ملیکة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سئل ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه عن تفسیر حرف من القرآن ، فقال: أی سماء تظلنی ؟ وای ارض تقلنی؟ وأین اذهب؟ و کیف اصنع اذا قلت فی حرف من کتاب اللہ تعالیٰ بغیر ما اراد تبارك وتعالیٰ ۔ انباء الحی ص ۱۴۶

حضرت ابوملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن کریم کے ایک حرف کی تفسیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کونسا آسمان مجھ پر سایہ کرے گا، اور کونسی زمین مجھے بلند کرے گی۔اور میں کہاں جاؤں گا، اور کیا کروں گا جب میں کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ کی مراد کے بغیر کچھ کہوں۔۱۲م

۳۷۶۷۔ عن ابی ملیکة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سئل ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه عن تفسیر حرف من القرآن ، فقال : أی سماء تظلنی وأی ارض تقلنی اذا قلت فی کتاب اللہ مالا اسمع ۔

حضرت ابوملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن کے ایک حرف کی تفسیر کے سلسلہ میں پوچھا گیا، تو فرمایا: کونسا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کونسی زمین مجھے بلند رکھے گی اگر میں کتاب اللہ میں محض اٹکل سے بغیر سنے بیان کرنے لگوں۔

۳۷۶۶۔ کنزالعمال للمتقی　فصل فی حقوق القرآن　٤١٤٩

۳۷۶۷۔ کنزالعمال للمتقی　فصل فی حقوق القرآن　٤١٥٠

۳۷۶۸۔ **عن** القاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان ابابکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ای سماء تظلنی و أی ارض تقلنی اذا قلت فی کتاب اللہ برأیی۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کونسا آسمان مجھ پر سایہ فگن رہے گا اور کونسی زمین مجھے بلند رکھے گی جب میں کتاب اللہ میں اپنی رائے سے کچھ کہوں۔۱۲م

۳۷۶۹۔ **عن** ابراهیم التیمی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان ابابکرالصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه سئل عن الابّ ماهو؟فقال: ای سماء تظلنی و أی ارض تقلنی اذا قلت فی کتاب اللہ تعالیٰ مالا اعلم ۔

حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (اَبّ) کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: کونسا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کونسی زمین مجھے اپنے اوپر بلندرکھے گی جب میں بغیر علم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ کہوں۔۱۲م

۳۷۷۰۔ **عن** قبیصة بن ذؤیب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : جاء ت الجدة الی ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه فقالت : ان لی حقا ابن ابن او ابن ابنة لی مات ، قال: ماعلمت لك حقا فی کتاب اللہ تعالیٰ ولاسمعت من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فیه شیئا ، وسأ سئل ، فشهد المغیرة بن شعبة رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اعطاها السدس ، قال : من شهد ذلك معك فشهد محمد بن مسلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه فأعطاها ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنه السدس۔

۳۷۶۸۔شعب الایمان للبیهقی　　باب تعظیم القرآن　　۲۲۷۸

۳۷۶۹۔الجامع الاحکام القرآن للقرطبی　　سورۃعبس

۳۷۷۰۔المستدرك للحاکم　کتاب الفرائض　　قضاء ابی بکر فی الجدة

حضرت قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر آئیں اور عرض کیا: میرا ایک پوتا یا نواسہ انتقال کرگیا، کیا میرا کچھ حق اس کی وراثت میں ہے، فرمایا: میں نے تیرا حق نہ کتاب اللہ میں پایا اور نہ سنت رسول میں، میں عنقریب مشورہ کروں گا، پھر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورت کو چھٹا حصہ دلوایا تھا، فرمایا: تمہارے ساتھ اور کون گواہ ہے؟ تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی گواہی دی، اس پر آپ نے سدس کا فیصلہ فرمادیا۔ ۱۲م

۳۷۷۱۔ **عن** ابن شهاب الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء ت الی ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه جدة ام اب او ام ام ، فقالت ان ابن ابنی او ابن بنتی توفی وبلغنی ان لی نصیبا فمالی؟ فقال ابو بکر رضی الله تعالیٰ عنه : ماسمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال فیها شیئا وسأ سئل الناس ۔ انباء الحی ص ۱۴۷

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھی جو دادی یا نانی تھیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر آئیں اور عرض کیا: میرا پوتا یا نواسہ انتقال کرگیا اور مجھے یہ خبر ملی ہے کہ میرا حصہ اس کی میراث میں ہے، تو فرمائیں کہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں کچھ نہیں سنا، میں عنقریب لوگوں سے مشورہ کروں گا۔ ۱۲م

۳۷۷۲۔ **عن** ابن الشهاب الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال : فجاء ت الی عمر رضی الله تعالیٰ عنه مثلها فقال : ماسمعت من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیها شیئا،وسأ سئل ، فحدثوا بحدیث المغیرة بن شعبة ومحمدبن مسلمة رضی الله تعالیٰ عنهما فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه ایکما خلت به فلها

۳۷۷۱۔السنن للدارمی　　باب قول ابی بکر فی الجدات　　۲۹۴۲

۳۷۷۲۔السنن للدارمی　　باب قول ابی بکر فی الجدات　　۲۹۴۲

السدس فان اجتمعتا فهو بينهما۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھی اسی طرح کا مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں کچھ نہیں سنا ہے، عنقریب میں مشورہ کروں گا، پھر حضرت مغیرہ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کا واقعہ لوگوں نے سنایا تو آپ نے فرمایا: تم میں سے جو بھی دادی یا نانی کو چھوڑے تو اس کو چھٹا حصہ ملے، اور اگر دو ہوں تو اسی میں شریک رہیں گی۔۱۲م

۳۷۷۳۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا عند عمر رضی الله تعالیٰ عنه وعليه قميص، في ظهره اربع رقاع، فقرأوا "فاكهة وابّا" فقال: هذه الفاكهة قد عرفنا ها، فما الأبّ؟ ثم قال: نهينا عن التكلف۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، اس وقت آپ ایک کرتا زیب تن فرمائے ہوئے تھے اور پیٹھ پر چار پیوند لگے تھے، حاضرین نے (فاکہۃ وابّا) آیت تلاوت کی، فرمایا: فاکہہ یہی ہے جس کو ہم نے جانا، تو (أبّ) کیا ہے، پھر فرمایا: ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے۔۱۲م

۳۷۷۴۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قرأ عمر (وفاكهة وأبّا) فقال: هذه الفاكهة قد عرفناها فما الابّ؟ ثم قال: مه نهينا عن التكلف۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت کریمہ (وفاکہۃ وابّا) تلاوت فرمائی اور فرمایا: اس فاکہہ کو تو ہم نے جان لیا لیکن یہ "ابّ" کیا چیز ہے، پھر فرمایا: ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے۔

۳۷۷۳۔فتح الباری للعسقلانی — كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب مايكره من كثرة السوال

۳۷۷۴۔الدر المنثور للسيوطی — سورة عبس، تحت آية وفاكهة وابّاً

۳۷۷۵۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیی عنہ قال : ان عمر قرأ علی المنبر (فانبتنا فیھا حبا و عنبا وقضبا)الی قولہ (وابًا) قال: کل ھذا قد عرفناہ فما الابّ ؟ثم رفع عصا کانت فی یدہ فقال : ھذا لعمر اللہ ھو التکلف، فماعلیك ان لا تدری ماالابّ؟ اتبعوا مابین لکم ھداہ من الکتاب فاعملوا بہ ، ومالم تعرفوہ فکلوہ الیٰ ربہ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر یہ آیت (فانبتنا حبا و عنبا وقضبا۔ سے وابّا) تک تلاوت فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: ہم نے ان سب کو جان لیا لیکن یہ (ابّ) کیا ہے، پھر آپ نے اپنے ہاتھ کا عصا اٹھایا اور فرمایا: قسم خدا کی یہ تکلف ہے، اگر تم (أبّ) کے معنی نہ جانو تو تم پر کچھ الزام نہیں، تم تو ان آیات کی اتباع کرو جن میں تمہارے لئے ہدایت ورہنمائی کردی گئی کہ یوں عمل کرو، اور جو تم نہ جانو تو اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردو۔

۳۷۷۶۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیی عنہ قال:قرأ عمر (عبس وتولیٰ) حتی اتی علی ھذہ الآیة (وفاکھة وابًا) قال: قد علمنا ماالفاکھة ، فما الأبّ ؟ ثم احسبہ (شك الطبری) قال: ان ھذا لھو التکلف۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ عبس تلاوت کی، اور جب (وفاکھة وأبًا) پر پہونچے تو فرمایا: ہم نے فاکہہ کو تو جان لیا، لیکن یہ (ابّ) کیا ہے، اور طبری فرماتے ہیں، مجھے خیال ہے کہ راوی نے یوں کہا: کہ یہ تکلف کے معنی پر مشتمل ہے۔۱۲م

۳۷۷۷۔ **عن** ابی وائل رضی اللہ تعالی عنہ قال : ان عمربن الخطاب رضی اللہ

۳۷۷۵۔الدرالمنثور للسیوطی — سورة عبس ، تحت آیة وفاکھة وأبا

۳۷۷۶۔جامع البیان للطبرانی — سورة عبس ، تحت آیة وفاکھة وأبا

۳۷۷۷۔الدرالمنثور للسیوطی — سورة عبس ، تحت آیة وفاکھة وأبا

تعالیٰ عنہ سأل عن قولہ تعالیٰ "وابّاً" ماالابّ ؟ ثم قال: ماکلفنا ھذا او ماأمرنابھذا ۔

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا یہ (ابّ) کیا چیز ہے؟ پھر خود ہی فرمایا: ہمیں اس کا مکلف نہیں بنایا گیا، یا ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔۱۲م

۳۷۷۸۔ **عن** عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا سأل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن قولہ تعالیٰ: "وابّاً" فلما رأھم یقولون اقبل علیھم بالدرۃ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (وابّاً) کے متعلق پوچھا، جب ان کو آپ نے دیکھا کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں تو آپ ان کی طرف اپنے کوڑے کے ساتھ متوجہ ہوئے۔۱۲م

۳۷۷۹۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیف قسم الجد ؟ قال: ماسؤلک عن ذلک یاعمر! انی اظنک تموت قبل ان تعلم ذلک ،قال سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فمات عمر قبل ان یعلم ذلک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے دادی یا نانی پر ترکہ کی تقسیم کے بارے میں پوچھا، تو فرمایا: اے عمر یہ تم نے کیا سوال کیا؟ میں خوب جانتا ہوں کہ تم اس کو جاننے سے قبل انتقال کر جاؤ گے۔ سعید بن مسیب کہتے: حضرت عمر کا واقعی اس سے پہلے ہی وصال ہوگیا۔۱۲م

۳۷۸۰۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

۳۷۷۸۔الدرالمنثور للسیوطی سورۃ عبس ، تحت آیۃ وفاکھۃ وأبا

۳۷۷۹۔کنزالعمال للمتقی کتاب الفرائض ۳۰۶۱۱

۳۷۸۰۔المصنف لعبدالرزاق کتاب الفرائض باب فرض الجد ۱۹۰۴۷

عنه قال: اجرؤ کم علی جرائیم جهنم اجرؤ کم علی الجد۔ انباءالحی ۔ص ۱۴۹

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: دادی یا نانی کے ترکہ کا فیصلہ کرنے پر جو جری ہے وہ دوزخ کے شراروں، چنگاریوں پر جری ہے۔

۳۷۸۱۔ **عن** ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه: اشهد کم انی لم اقض فی الجد قضاء۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے دادی یا نانی کے ترکہ میں کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

۳۷۸۲۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: لأن اکون اعلم الکلالة احب الی من ان یکون لی مثل قصور الشام وفی لفظ له قصورا لروم۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں اگر کلالہ کو بخوبی جان لوں تو میرے لئے شام کے محلات، یا روم کے محلات سے زیادہ پسندیدہ ہے۔۱۲م

۳۷۸۳۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن الکلالة فقال: تکفیك آیة الصیف فلأن اکون سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عنها احب الی من ان یکون لی حمر النعم۔

۳۷۸۱۔المصنف لعبدالرزاق کتاب الفرائض باب فرض الجد ۱۹۰۴۶

۳۷۸۲۔جامع البیان للطبرانی تحت یستفتونك قل اللہ یفتیکم فی الکلالة۔

۳۷۸۳۔المسند لاحمد بن حنبل مرویات عمر الفاروق

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے کلالہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف کافی ہے (یہ سورۂ نساء کی آخری آیت ہے) فرماتے ہیں: میرے لئے اس کے بارے میں پوچھنا سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہے۔١٢م

٣٧٨٤۔ **عن** مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سألت عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ذی قرابة لی ورث کلالة فقال: الکلالة ، الکلالة، الکلالة۔ واخذ بلحیته ثم قال : واللہ لأن اعلمها احب الی من ان یکون لی ماعلی الارض من شیٔ سألت عنها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : الم تسمع الآیة التی انزلت فی الصیف فاعادها ثلاث مرات۔

حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک رشتہ دار کے بارے میں پوچھا جو کلالہ کا وارث ہوا تھا۔ تو آپ نے کلالہ، کلالہ، تین مرتبہ فرمایا اور اپنی داڑھی مبارک پکڑ کر ارشاد فرمایا: قسم بخدا اگر مجھے اس کا علم ہو جائے تو یہ مجھے روئے زمین کی ہر چیز سے زیادہ پسند ہے، میں نے اس کے سلسلہ میں حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا: اے عمر تم نے وہ آیت نہیں سنی جو صیف (سورۂ نساء کے آخر میں) نازل ہوئی، حضور نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔١٢م

٣٧٨٥۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ماسألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن شیٔ اکثر ماسألته عن الکلالة حتی ط عن باصبعه فی صدری وقال : تکفیك آیة الصیف التی فی آخر سورة النساء۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

٣٧٨٤۔جامع البیان لابن جریر　　تحت آیة یستفتونك قل اللہ الآیة

٣٧٨٥۔الصحیح لمسلم　　کتاب الفرائض

جامع البیان لابن جریر　　تحت الآیة المتلوة

بنایا جائے ،فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمایا؟ پھر یہ آیت تلاوت کی ، (وان کان رجل یورث کلالۃ أو امرأۃ) الی آخر الآیۃ ،اتنی بات سے حضرت عمر نہیں سمجھ پائے تو آپ نے اپنی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: جب تم حضور کو خوش دیکھو تو اس بارے میں پوچھنا، حضور نے حضرت حفصہ سے فرمایا: تمہارے والد نے ایسا ذکر کیا ہے؟ میں نہیں جانتا کہ وہ کبھی اس کو جان سکیں ،اس کے بعد حضرت عمر ہی فرماتے تھے، میں نہیں جانتا کہ میں اس کو کبھی جان سکوں گا۔ بلاشبہ حضور نے جو فرمایا وہی ہے۔۱۲م

۳۷۸۸۔ **عن** طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امر ام المؤمنین حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان تسال النبی ﷺ عن الکلالۃ ، فامھلتہ حتی اذا لبس ثیابہ فسألتہ ،فاملّھا علیھا فی کتف ، فقال: عمر امرک بھذا ،ماأظنہ ان یفھمھا ، اولم تکفہ آیۃ الصیف۔؟

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المؤمنین حضرت حفصہ کو حکم دیا کہ تم حضور نبی کریم ﷺ سے کلالہ کے بارے میں پوچھو، وہ کسی مناسب وقت کے انتظار میں رہیں ،ایک مرتبہ حضور لباس زیب تن فرمارہے تھے کہ انہوں نے پوچھا تو آپ نے انہیں کندھا پکڑ کر جھٹک دیا اور فرمایا: عمر نے تمہیں یہ کہا ہوگا۔ میں نہیں جانتا کہ وہ اس کو سمجھ پائیں ،کیا ان کے لئے آیت صیف کافی نہیں ہے۔۱۲م

۳۷۸۹۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : آخر ما نزل آیۃ الربا وان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبض قبل ان یفسرھا لنا فدعوا الربا والریبۃ۔

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کہ سب

۳۷۸۸۔ المصنف لعبدالرزاق ۱۹۱۹٤

۳۷۸۹۔ السنن لابن ماجہ ابواب التجارات، باب التغلیظ فی الربا

سے آخر میں آیت سود نازل ہوئی، رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور اس کی کامل وضاحت نہ فرمائی، لہذا تم سود اور شک دونوں سے بچو۔ ۱۲م

۳۷۹۰۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ خطب فقال: ان من آخر القرآن نزولاً آیة الربا، وانہ قدمات رسول اللہ ﷺ ولم یبینہ لنا،فدعوا مایریبکم الی مالا یریبکم۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیا تو فرمایا: قرآن میں سب سے آخری آیت سود سے متعلق ہے، اور حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوگیا اور اس کی تشریح تام آپ نے بیان نہ فرمائی، لہذا شک وشبہ کی چیزیں چھوڑ کر ان کو اختیار کرو جن میں اشتباہ نہ ہو ۔ ۱۲م

۳۷۹۱۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : یا ایھاالناس ! انا لاندری لعلنا نأمرکم شیاء لاتحل لکم ولعلنا نحرم علیکم اشیاء ھی لکم حلال ان آخر مانزل ---------- الخ لمغباہ۔ انباءالحی ص ۱۵۱

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! ہم نہیں جانتے، ہوسکتا ہے ہم کچھ چیزوں کا تمہیں حکم دیں اور وہ تمہارے لئے حلال نہ ہوں، اور یہ بھی ممکن کہ ہم تمہیں بعض چیزوں کی حرمت کا حکم سنائیں حالانکہ وہ تمہارے لئے حلال ہوں۔ سنو آخری آیت جو نازل ہوئی۔ پھر مثل سابق ہے۔ ۱۲م

۳۷۹۲۔ **عن** امیرالمؤمنین عمرابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ثلاث

۳۷۹۰۔الدرالمنثور للسیوطی　　تحت آیة الذین یأکلون الربا الآیة

۳۷۹۱۔السنن للدارمی　　باب کراھیة الفتیا　۱۳۱

السنن لابن ماجہ ۔ باب الکلالة۔

۳۷۹۲۔الجامع الصحیح للبخاری　　کتاب الاشربہ،باب ماجاء فیان الخمر ماخامر الخ

الصحیح لمسلم　　کتاب التفسیر

وددت ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان عهد الینا فیهن عهدا تنتهی الیه، الجد والکلالة وابواب من ابواب الربا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں جو مجھے بہت پسند تھیں ان کے بارے میں مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے عہد لیا کہ ان کے بارے میں آگے نہ بڑھنا، دادی کا ترکہ، کلالہ۔اور سود کی تفصیل۔

۳۷۹۳۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ثلاث لأن یکون النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بینهن لنا احب الی من الدنیا وما فیها الخلافة والکلالة والربا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کو اگر حضور نبی کریم ﷺ نے ہمارے لئے بیان فرمادیا ہوتا تو دنیا ومافیہا سے زیادہ پسند ہوتا، خلافت، کلالہ، سود۔

۳۷۹۴۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : لان اکون سألت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ثلاث احب الی من حمر النعم عن الخلیفة بعده و عن قوم قالوا نقربالزکوة من اموالنا ولا نؤدیها الیك ایحل فمالهم و عن الکلالة۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر میں حضور نبی کریم ﷺ سے تین چیزیں معلوم کر لیتا تو مجھے سرخ اونٹوں سے یہ زیادہ پسند ہوتا۔اول یہ کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا۔دوم اس قوم کے بارے میں کہ زکوۃ کی فرضیت کا اقرار تو کریں لیکن ادا نہ کریں کیا ان سے جنگ جائز ہے۔سوم کلالہ کے بارے میں۔۱۲م

۳۷۹۳۔السنن لابن ماجه باب اکلالة

المستدرك للحاکم کتاب التفسیر الکلالة من لا ولدله

۳۷۹۴۔المصنف لعبدالرزاق کتاب الفرائض

۳۷۹۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب فی الجدۃ والکلالۃ کتابا فمکث یستخیر اللہ تعالیٰ یقول: اللھم ! ان علمت ان فیہ خیرا فأمضہ حتی اذا طعن دعا بالکتاب فمحاولم یدر احد ما کتب فیہ ۔ انباء الحی ص ۱۵۲

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دادی یانانی اور کلالہ کے بارے میں ایک کتاب لکھی ، پھر کچھ دن ٹھہرے رہے اور اللہ تعالیٰ سے استخارہ فرمایا کہتے تھے اے اللہ ! اگر تیرے علم میں اس میں بھلائی ہے تو اس کی تکمیل اور عمل کی توفیق دے پھر جب آپ پر حملہ ہوا تو آپ نے وہ کتاب منگائی اور سب مٹادی ، کسی کو نہیں معلوم کہ اس میں کیا لکھا تھا ۔ ۱۲م

۳۷۹۶۔ **عن** طارق بن شھاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اخذ عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتفا وجمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیکتب الجد وھم یرون انہ یجعلہ أبا فخرجت علیھم حیۃ فتفرقوا فقال : لو ان اللہ اراد ان یمضیہ لامضاہ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شانہ کی ہڈی لی اور صحابہ کرام کو جمع کر کے دادا کے سلسلہ میں کچھ حکم لکھنا چاہا ، حاضرین جانتے تھے کہ آپ دادا کو باپ کے زمرہ میں داخل فرمائیں گے ، تو اچانک سانپ نمودار ہوا اور سب ادھر ادھر منتشر ہو گئے ۔ تو آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کو اس کا پورا کرنا منظور ہوتا تو ہم کر لیتے ۔ ۱۲م

۳۷۹۷۔ **عن** طارق بن شھاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اخذ عمر بن الخطاب

۳۷۹۵۔المصنف لعبدالرزاق

۳۷۹۶۔السنن الکبری للبیھقی — کتاب الفرائض — باب التشدید فی الکلام

۳۷۹۷۔جامع البیان لابن جریر — تحت الآیۃ یستفتونک ،قل اللہ الخ

کتفا وجمع اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قال : لأقضین فی الکلالۃ قضاء تحدث بہ النساء فی خدورھن فخرجت حیۃ من البیت فتفرقوا فقال : لو اراد اللہ ان یتم ھذا الامر لاتمہ ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ٹکڑا لیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جمع فرمایا اور ارشاد فرمایا: آج ہم کلالہ کے بارے میں ایسا فیصلہ کریں گے جس کا پردہ نشین عورتوں کے درمیان بھی چرچا رہے گا، اتنے میں سانپ نمودار ہوا اور سب ادھر ادھر منتشر ہوگئے، تو فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ یہ کام مکمل ہوجائے تو ضرور ہوجاتا۔۱۲م

۳۷۹۸ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : جاء رجل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسألہ عن الکلالۃ فقال: تکفیک آیۃ الصیف ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کلالہ کے سلسلہ میں دریافت کرنے آئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف کافی ہے۔۱۲م

۳۷۹۹۔ **عن** ابی سلمۃ رضی اللہ عنہ قال: جاء رجل الی النبی ﷺ فسالہ عن الکلالۃ ،فقال : الم تسمع الآیۃ التی انزلت فی الصیف (وان کان یورث الکلالہ)الیٰ آخر الآیۃ ۔انباءالحی ص۱۵۳

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب حضور نبی کریم ﷺ کے پاس کلالہ کے بارے میں پوچھنے آئے تو فرمایا: کیاتم نے وہ آیت صیف نہیں سنی؟۔

۳۷۹۸۔السنن لابی داؤد — کتاب الفرائض ، باب من کان لیس لہ ولد

المسند لاحمدبن حنبل — مرویات البراء بن عازب

۳۷۹۹جامع البیان لابن جریر — تحت الآیۃ یستفتونک ،قل اللہ الخ

۳۸۰۰۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله اتاه رجل يستفتيه فی الكلالة فلم يقل له رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم شيئا غير انه قرأ عليه آية الكلالة التی فی سورة النساء ثم عاد رجل يسأله فكلما سأله قرأ ها حتی اكثر وصخب الرجل واشتد صخبه من حرصه علی ان يبين له النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقرأ عليه الآية ثم قال له انی والله لاازيدك علی مااعطيت۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کلالہ کا استفتاء لے کر آئے، تو حضور ﷺ نے آیت کلالہ جو سورۂ نساء میں ہے تلاوت فرمائی اور اس کے علاوہ کوئی جواب نہ دیا۔ پھر وہ شخص دوبارہ پلٹے اور سوال کیا، پھر جب جب سوال کرتے حضور وہی آیت تلاوت فرمادیتے، یہاں تک کہ بہت مرتبہ پوچھا اور شور کیا اور ان کے شور میں شدت تک آگئی کہ ان کو اس بات کی بہت طمع تھی کہ حضور ان کے لئے بیان فرمادیں لیکن آپ نے وہی آیت پڑھی اور فرمایا: قسم بخدا میں اس سے زیادہ تمہیں نہیں دے سکتا۔۱۲م

۳۸۰۱۔ **عن** مسروق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال كاتب لعمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه: هذا ماأری الله اميرالمؤمنين عمر، فانتهره عمر وقال : لابل اكتب هذا مارأی عمر فان كان صوابا فمن الله وان كان خطأ فمن عمر۔

حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب نے کہا: یہ مسئلہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر پر منکشف فرمادیا، تو آپ نے یہ سن کر اسے جھڑکا اور ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ لکھ، یہ عمر کی رائے ہے اگر صواب ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اگر خطا ہے تو عمر کی جانب سے۔۱۲م

۳۸۰۰۔المعجم الكبير للطبرانی ۷۰۵۵

۳۸۰۱۔ السنن الكبری للبيهقی كتاب آداب القاضی ، باب مايقضی به القاضی

٣٨٠٢۔ **عن** عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قال لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بما اراک اللہ قال : مہ انما ھذہ للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاصۃ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ مسئلہ کلالہ کس سبب سے بتادیا، فرمایا: خاموش رہ، یہ صرف حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔١٢م

٣٨٠٣۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اول من اعال الفرائض عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما قد رفعت علیہ ورکب بعضھا بعضا قال : واللہ ما ادری کیف اصنع بکم ، واللہ ماادری ایکم قدم اللہ ولا ایکم أخر وما اجد فی ھذا المال شیئا احسن من ان اقسمہ علیکم بالحصص ثم قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما : وایم اللہ لو قدم من قدم اللہ ، وأخر من أخر اللہ ماعالت فریضۃ فقیل لہ ، ایھا قدم اللہ وایھا أخر، قال کل فریضۃ لم یھبطھا اللہ تعالیٰ عن فریضۃ الا الی فریضۃ فھذا ماقدم اللہ تعالیٰ وکل فریضۃ اذازالت عن فرضھا لم یکن لھا الا ما بقی ، فتلک التی اخر اللہ تعالیٰ فالذی قدم کالزوجین والام والذی اخر کالاخوات والبنات ، فاذا اجتمع من قدم اللہ ومن أخر بدئ بمن قدم فأعطی حقہ کاملا فان بقی شئ کان لمن أخر وان لم یبق شئ فلاشئ لہ ۔

(انباء الحی ص ١٥٤)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سب سے پہلے فرائض کے مسائل کی جن کو ضرورت پیش آئی وہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، کیونکہ

٣٨٠٢۔ کنزالعمال للمتقی ٢٩٥٠٢

٣٨٠٣۔المستدرک للحاکم کتاب الفرائض اولا من اعال الفرائض

السنن الکبری للبیھقی باب الحقوق فی الفرائض

آپ پر یہ مسائل پیش ہوئے اور آپ کی خدمت میں پے در پے آئے۔ آپ نے فرمایا: قسم بخدا میں نہیں جانتا کہ تم کو کس طرح یہ مسائل بتاؤں، خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ تم میں سے اللہ تعالیٰ نے کس کو مقدم رکھا اور کس کو مؤخر فرمایا، اور میں اس مال میں اس سے بہتر طریقہ نہیں پاتا کہ تمہارے درمیان پورے پورے حصوں پر تقسیم کردوں، پھر حضرت ابن عباس نے فرمایا: قسم بخدا اگر ان کو مقدم رکھا جائے جن کو اللہ تعالیٰ نے مقدم رکھا، اور ان کو مؤخر رکھا جائے جن کو اللہ تعالیٰ نے مؤخر فرمایا تو اللہ تعالیٰ کا فریضہ ختم نہ ہوگا، تو آپ سے کہا گیا: اللہ رب العزت نے کس کو مقدم فرمایا اور کس کو مؤخر کیا؟ فرمایا: ہر فریضہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فریضہ کو کم نہ فرمایا مگر ساتھ ہی دوسرا فریضہ اس کے ساتھ رکھا، تو یہ وہ ہے جس کو اللہ عزجلالہ نے مقدم فرمایا، اور ہر فریضہ جب اپنے معین کردہ اشخاص سے عدول کرے گا تو اس کے حقدار وہی ہوں گے جو باقی رہے، تو یہ وہ ہیں جن کو موخر کیا، تو جن کو مقدم کیا وہ جیسے زوجین اور ماں اور جن کو مؤخر کیا وہ جیسے بہنیں اور بیٹیاں۔ تو جب یہ سب جمع ہوں جن کو مقدم و مؤخر فرمایا تو تقسیم ان سے شروع کی جائے جن کو مقدم فرمایا، لہذا ان کو پورا حصہ دیا جائے، اور جب باقی رہے تو مؤخر کو دیا جائے، اگر کچھ نہ بچے تو اس کو کچھ نہیں ملے گا۔۱۲م

۳۸۰٤۔ **عن** مروان ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لماط عن قال : انی کنت قضیت فی الجدۃ قضاء فان شئتم ان تاخذوا بہ فافعلوہ فقال لہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نتبع رأیك فان رأیك رشد ، وان نتبع رأی الشیخ قبلك فنعم ذوالرأی کان ۔

مروان سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب زخمی ہوئے تو فرمایا: میں دادی کے بارے میں فیصلہ کرچکا، تو اگر تم اس پر عمل کرنا چاہو تو کرنا، اس پر حضرت

۳۸۰٤۔السنن الکبری للبیھقی کتاب الفرائض ، باب من لم یورث الاخوۃ مع الجدۃ

السنن للدارمی باب فی قول عمر فی الجدۃ ۲۹۱۹

المصنف لعبدالرزاق ۱۹۰۵۲

عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر ہم آپ کی رائے پر عمل کریں تو آپ کی رائے ہدایت ہے، اور اگر آپ سے پہلے شیخ (صدیق اکبر) کی رائے پر عمل کریں تو ان کی رائے اور بہتر ہے۔۱۲

۳۸۰۵۔ **عن** قبیصة بن ذویب رضی الله تعالیٰ عنه عن عثمان رضی الله تعالیٰ عنه انه سئل عن الاختین الامتین من ملك الیمین هل یجمع بینهما قال: احلتها آیة وحرمتهما آیة وما أحب ان اصنعه۔

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان دو بہنوں کے بارے میں پوچھا گیا جو باندیاں ہوں، کیا ان دونوں کو جمع کیا جاسکتا ہے، فرمایا: ایک آیت سے تو ان کے حلت ثابت ہوئی ہے اور دوسری سے حرمت، اور میں نہ کرنا ہی پسند جانتا ہوں۔۱۲م

۳۸۰۶۔ **عن** علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ای ارض تقلنی اذاقلت فی کتاب الله تعالیٰ مالا اعلم۔ (انباء الحی ص ۱۵۵)

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اگر میں کتاب اللہ میں بغیر علم کچھ کہوں تو مجھے کونسی زمین میں قرار ملے۔۱۲م

۳۸۰۷۔ **عن** محمد بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال: سأل رجل علیا کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم عن مسألة فقال فیها، فقال الرجل: لیس هکذا ولکن کذا وکذا، قال علی رضی الله تعالیٰ عنه: اصبت واخطأت وفوق کل ذی علم علیم۔

حضرت محمد بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی کرم

۳۸۰۵۔ الموطا لمالك — کتاب النکاح، باب ماجاء فی کراهیة اصابة الاختین الخ

۳۸۰۶۔ جامع بیان العلم للقرطبی — باب مایلزم العالم اذا سئل الخ

۳۸۰۷۔ جامع البیان للطبرانی — سورة یوسف تحت آیة (فوق کل ذی علم علیم)

اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مسئلہ پوچھا، آپ نے اس کو جواب دیا، تو وہ مرد بولے: یہ اس طرح نہیں بلکہ ایسا ہے، حضرت علی نے فرمایا: تو نے صحیح کہا اور مجھ سے خطا ہوئی، اور ہر ذی علم پر زیادہ جاننے والا موجود ہے۔۱۲م

۳۸۰۸۔ **عن** ابی البختری وزاذان قالا قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابردھا علی الکبد ،اذا سئلت عما لا اعلم ، ان اقول : اللہ اعلم ۔

حضرت ابوالبختری اورزاذان سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: میرا جگراس سے ٹھنڈا ہوتا ہے کہ میں ''اللہ اعلم'' کہوں جب مجھ سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کو میں نہیں جانتا۔۱۲م

۳۸۰۹۔ **عن** عبداللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سئل عن مسألۃ فقال : لاعلم لی بہا، ثم قال : وابردھا علی الکبد ، سئلت عما لا اعلم فقلت لا اعلم ۔

حضرت عبداللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ایک مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں، پھر فرمایا: میرا جگراس سے تازہ ہوتا ہے کہ جب مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کا مجھے علم نہیں تو میں کہوں: میں نہیں جانتا ۔۱۲م

۳۸۱۰۔ **عن** عبداللہ بن عمرو الخارفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان علی بن طالب کرم اللہ تعالیٰ عنہ وجہہ الکریم أتاہ رجل فسألہ عن فریضۃ قال: ان لم یکن فیہا جدۃ فہاتہا۔

حضرت عبداللہ بن عمروخارفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ

۳۸۰۸۔السنن للدارمی　　باب فی الذی یفتی الناس فی کل ما یستفتی　　۱۸۱

۳۸۰۹۔کتاب الفقیہ و المتفقہ للخطیب ، باب ماجاء فی الالحام عن الجواب　　۱۱۰۴

۳۸۱۰۔السنن للدارمی　　کتاب الفرائض ،باب الجد　　۲۹۰۴

تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس ایک شخص آیا اور ترکہ کا مسئلہ پوچھا، تو فرمایا: اگر اس میں دادی کا مسئلہ شامل نہ ہو تو آنا۔۱۲م

۳۸۱۱۔ **عن** امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : من سرہ ان یتقحم جرائیم جھنم فلیقض بین الجدۃ والاخوۃ ۔ (انباء الحی ص۱۵۶)

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جس کو یہ بات پسند آئے کہ وہ دوزخ کی چنگاریوں میں داخل ہو تو دادی اور بھائیوں کے درمیان ترکہ کی تقسیم کا فیصلہ کردے۔۱۲م

۳۸۱۲۔ **عن** ابی صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم : سلونی فانکم لاتسئلون مثلی ولن تسئلوا مثلی ، فقال: ابوالکواء : اخبرنی عن الاختین المملوکتین فقال : احلتھما آیۃ وحرمتھما آیۃ ولا آمر ولا انھی ولا احل ولا احرم ولا افعلہ انا ولااھل بیتی۔

حضرت ابوصالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: مجھ سے پوچھو، کہ تم مجھ جیسے سے نہ پوچھو گے اور ہرگز مجھ جیسے سے نہ پوچھو گے تو ابوالکواء نے کہا: مجھے دو سگی بہنوں کے بارے میں بتائیے جو باندیاں ہوں، فرمایا: ایک آیت ان کو حلال کرتی ہے، اور دوسری حرام فرمائی ہے، میں نہ حکم دوں اور نہ منع کروں، نہ حلال ٹھہراؤں اور نہ حرام، نہ میں اس پر عمل کروں اور نہ میرے اہل بیت۔۱۲م

۳۸۱۳۔ **عن** علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال :علمنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الف باب یفتح الف باب۔

۳۸۱۱۔المصنف لعبدالرزاق، کتاب الفرائض ۱۹۰۴۸

السنن للدارمی کتاب الفرائض ۲۹۰۵

۳۸۱۲۔السنن الکبری للبیھقی کتاب النکاح ،باب ماجاء فی تحریم الجمع بین الاختین

۳۸۱۳۔کنزالعمال للمتقی ۳۶۳۷۲

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک ہزار علم کے دروازے سکھائے اور ہر دروازہ ایک ہزار دروازوں کو کھولتا ہے۔۱۲م

۳۸۱٤۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنه خطب الناس فقال : لتفتحن البصرة ولتأتینکم مادة (ای مدد) من الکوفة ستة آلاف وخمس مائة وستین او خمسة آلاف وستمائة وخمسین (ای نفر)قال ابن عباس : فقلت: الحرب خدعة، قال: فخرجت فاقبلت اسأل الناس (ای المدالآتی من الکوفة) کم انتم؟ فقالوا کماقال ، فقلت:هذا مما اسره الیه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه علمه الف الف کلمة، کل کلمة تفتح کلمة ۔ کلاالاثرین حسن الاسناد ، وقد رجع رضی اللہ تعالیٰ عنه الی الجزم بتحریم الاختین الامتین ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا: تم بصرہ کو ضرور فتح کرلوگے اور تمہارے پاس کوفے سے چھ ہزار پانچسو ساٹھ۔ یا پانچ ہزار چھ سو پچاس کی مدد آئے گی، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں نے کہا: جنگ دھوکہ (یعنی ہوسکتا ہے یونہی جنگی چال کے طور پر آپ نے فرمادیا ہو) پھر میں نکلا اور لوگوں سے مدد کے بارے میں پوچھا کہ تم کتنے ہو، تو آپ نے جتنے بتائے تھے اتنے ہی تھے، میں نے کہا: یہ وہ پوشیدہ علوم ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو سکھائے اس طرح کے ہزاروں کلمے، ہر کلمہ دوسرے کلمہ کو کھولتا ہے۔ یہ دونوں روایتیں حسن ہیں، اور آپ نے آخر میں اس کو حتمی فیصلہ فرمادیا تھا کہ دو سگی بہنیں باندیاں ہوں جب بھی جمع کرنا حرام۔۱۲م

۳۸۱٤۔ کنزالعمال للمتقی ۳٦٥۰۰

۳۸۱۵۔ **عن** سلمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : وذکرہ ابن شھاب فی حدیث قبیصۃ المار فان تمامہ فبلغ ذلک رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فسألہ عن ذلک ،فقال : لو ولیت شیئا من امرالمسلمین ثم جئت بہ جعلتہ نکالا ، قال الزھری : اراہ علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس کا ذکر حدیث قبیصہ میں گذرا، اس کا تتمہ یہ خبر جب ایک صحابی رسول ﷺ کو پہونچی تو انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اگر میں مسند خلافت پر ہوتا اور پھر تو یہ مسئلہ لے کر آتا تو میں تجھے سزا دیتا۔

۳۸۱۶۔ **عن** عبداللہ بن عتبۃ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ أتی فی رجل تزوج امرأۃ ولم یفرض لھا صداقا فمات عنھا ولم یدخل بھا فقال : اقول ان لھا صداقا کصداق نسائھا لاوکس ولاشطط ولھاا لمیراث وعلیھا العدۃ ۔ فان یک صوابا فمن اللہ تعالیٰ ، وان یک خطأ فمنی ومن الشیطان ، واللہ ورسولہ بریئان ، فقام ناس من اشجع فقالوا نشھد ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضی فی بروع بنت واشق کماقضیت ۔ قال ففرح ابن مسعود فرحاً شدیدا حین وافق قضاؤہ قضاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ (انباء الحی ص ۱۵۸)

حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کا مسئلہ لایا گیا جس نے ایک عورت سے شادی کی لیکن مہر متعین نہیں، اب اس شخص کا انتقال ہوگیا اور اس نے دخول بھی نہیں کیا تھا، تو آپ نے فرمایا: میں فتوی دیتا ہوں کہ اس کا مہر دوسری عورتوں کی طرح ہے نہ کم نہ زیادہ۔ اس کو میراث

۳۸۱۵۔الاستذکار لابن عبدالبر تحت رقم الترجمہ ۱۰۹۵

۳۸۱۶۔السنن لابی داؤد کتاب النکاح ،باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا

بھی ملے گی اور عدت بھی لازم ہے۔ اگر میرا یہ فتوی صواب ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اگر خطا ہے تو میری طرف اور شیطان کی طرف سے۔ اللہ ورسول اس سے بری ہیں، یہ سن کر اشجعی لوگ کھڑے ہوئے اور بولے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واثق کے حق میں بھی ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا جیسا آپ نے کیا، یہ سن کر حضرت ابن مسعود کو نہایت خوشی ہوئی کہ میر فیصلہ حضور کے مطابق ہوگیا۔۱۲م

۳۸۱۷۔ **عن** عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ماسألتمونا عن شیٔ من کتاب اللہ تعالیٰ نعلمہ اخبرناکم بہ او سنۃ من نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبرناکم بہ ولا طاقۃ لنا بما احدثتم ۔ انباء الحی ص ۱۵۸

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ سے جو تم ہم سے پوچھوگے جسے ہم جانتے ہوں تو جواب دیں گے، اور سنت رسول پوچھوگے تو بھی جواب دیا جائے گا، ہمارے اندر یہ طاقت نہیں کہ تمہارے تمام نو پیدا مسائل میں ہم جواب دیں ۔۱۲م

۳۸۱۸۔ **عن** شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن شیٔ فقال : انی لاکرہ ان احل لک شیئا حرمہ اللہ علیک او احرم ما احلہ اللہ لک۔

حضرت شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ تمہارے لئے کوئی ایسی چیز حلال کردوں جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہو، یا کوئی ایسی چیز حرام قرار دوں جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کیا ہو۔۱۲م

۳۸۱۷۔ السنن للدارمی باب التورع عن الجواب فیما لیس فیہ کتاب ولا سنۃ ۱۰۲

۳۸۱۸۔ السنن للدارمی باب التورع الخ ۱۴۹

۳۸۱۹۔ **عن** خارجة بن زيدبن ثابت رضى الله تعالىٰ عنهما ان زيد بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه كتب لمعاوية رضى الله تعالىٰ عنه ۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ لعبدالله معاوية اميرالمؤمنين من زيد بن ثابت ۔ سلام عليك يا اميرالمؤمنين ورحمة الله ۔

فانى احمد الله الذى لا اله الا هو۔ اما بعد ۔ فانك كنت تسألنى عن ميراث الجدة والاخوة و عن الكلالة و كثيرا مما قضى به فى هذه المواريث لا يعلم مبلغها الاالله تعالىٰ وقد كنا نحضر من ذلك اموراً عندالخلفاء بعد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فوعينا منها ماشئنا ان نعى فنحن نفتى بعد من استفتانا فى المواريث ۔ انباءالحی ص۱۵۹

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مندرجہ ذیل مضمون پر مشتمل خط لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ زید بن ثابت کی طرف سے اللہ کے بندے معاویہ امیرالمؤمنین کی طرف ،سلام علیک یاامیرالمؤمنین ورحمۃ اللہ۔

میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔اما بعد۔آپ نے مجھ سے دادی اور بھائیوں، کی میراث کے بارے میں پوچھا ہے،اورکلالہ وغیرہ بہت سے مسائل جن کا فیصلہ ان میراثوں میں کیا جاتا ہے،ان کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے، ہم حضور نبی کریم ﷺ کے بعدان امور کے سلسلہ میں خلفائے راشدین کے پاس حاضر رہے،تو جن کو ہم نے محفوظ کرنا چاہا کرلیا،تواب ہم میراث کے سلسلہ میں فتوی دیتے ہیں جو ہم سے معلوم کرتے ہیں۔۱۲م

۳۸۲۰۔ **عن** عكرمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ارسلنى ابن عباس رضى الله

۳۸۱۹۔المعجم الكبير للطبرانى ترجمه ابى الزناد عن خارجه ٤٨٦٠

۳۸۲۰۔المصنف لعبدالرزاق كتاب الفرائض ١٩٠٢٠

تعالیٰ عنهما الی زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه أسأله عن زوج وابوین، فقال للزوج نصف وللام ثلث مابقي وللاب الفضل ۔ فقال ابن عباس:أفي كتاب الله تعالیٰ وجدته ام رأى تراه؟ قال: بل رأى أراه۔لا أرى افضل أما على اب ، وكان ابن عباس يجعل لها ثلث من جميع المال ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت کی خدمت میں بھیجا کہ میں شوہر اور والدین کو ترکہ ملنے کے بارے میں پوچھوں، تو آپ نے فرمایا: شوہر کو نصف اور ماں کا باقی کا ثلث اور باپ کو جو بچ رہے۔اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا: کیا آپ نے یہ تقسیم کتاب اللہ سے کی یا اپنی رائے سے، فرمایا: بلکہ یہ میری رائے ہے، میں اس سلسلہ میں ماں کو باپ پر افضل نہیں جانتا، اور حضرت ابن عباس ماں کو تمام مال کا تہائی حصہ دینے کے قائل تھے۔۱۲م

۳۸۲۱۔ **عن** عكرمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ارسلنی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه الى زيدبن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه أتجد فی كتاب الله ثلث مابقی ، فقال زيد : انما انت رجل تقول برأيك وأنا رجل اقول برأئی۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا کہ کیا آپ ماں کے سلسلہ میں مابقیہ کا ثلث کتاب اللہ میں پاتے ہیں،تو حضرت زید نے فرمایا: آپ بھی ایک مرد ہیں جو اپنی رائے سے کہتے ہیں،اور میں بھی ایک مرد ہوں جو اپنی رائے سے کہتا ہوں۔

۳۸۲۲۔ **عن** ابراهيم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال :خالف عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اهل القبلة فی امرأة وابوين ، جعل للام الثلث من جميع المال ۔

۳۸۲۱۔السنن للدارمی   كتاب الفرائض   ۲۸۷۸

۳۸۲۲۔السنن للدارمی   كتاب الفرائض   ۲۸۸۱

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اہل قبلہ کی مخالفت کی ہے عورت اور ماں باپ کے سلسلہ میں ۔ ماں کو تہائی حصہ تمام مال سے ملے گا۔

۳۸۲۳۔ **عن** عبدالله بن ابی یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اذا سئل عن الامر فکان فی القرآن اخبربه و ان لم یکن فی القرآن و کان عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم اخبربه ، فان لم یکن ف عن ابی بکروعمر رضی الله تعالیٰ عنهما ،فان لم یکن قال فیه برأیه ۔

حضرت عبداللہ بن ابی زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کسی چیز کے بارے میں پوچھا جاتا تو اگر وہ قرآن میں ہوتی تو اس کے بارے میں بتا دیتے ،اور اگر قرآن میں وہ حکم نہ ہوتا اور سنت رسول ﷺ میں ہوتا تو بیان فرماتے ،اور ان دونوں میں نہ ملتا تو پھر حضرت صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عمل اور فیصلوں کو لیتے ورنہ پھر اپنی رائے پر عمل کرتے ۔

۳۸۲٤۔ **عن** ابن ابی ملیکة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما سئل عن آیة لو سئل عنها بعضکم لقال فیها فأبی ان یقول فیها ۔ (انباء الحی ص۱۶۰)

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک آیت کے بارے میں پوچھا گیا، اگر تم میں سے کسی سے پوچھا جاتا تو ضرور اس میں تم کچھ کہتے ،لیکن حضرت ابن عباس نے اس میں کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔۱۲م

۳۸۲۵۔ **عن** عبدالله بن ابی ملیکة رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلت علی ابن

۳۸۲۳۔السنن للدارمی　　باب الفتیاو ما فیه من الشدة　۱٦۸

۳۸۲٤۔التفسیر لابن جریر　مقدمة الکتاب ،ذکر بعض الاخیار

۳۸۲۵۔التفسیر لابن ابی حاتم　　سورة السجدة تحت ثم یعرج الیه فی یوم

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انا وعبداللہ بن فیروز مولیٰ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فیروز: یاابن عباس ! قولہ تعالیٰ ؛ (یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ) فکان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اتھمہ (ای ظن انہ یسألہ ت عنتا وامتحانا منہ) فقال: مایوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ ، فقال: انما سألتك لتخبرنی فقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: ھمایومان ذکرھما اللہ تعالیٰ فی کتابہ ، اللہ اعلم بھما، واکرہ ان اقول فی کتاب اللہ تعالیٰ مالا اعلم، فضرب الدھر من ضرباتہ حتی جلست الی ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فسألہ عنھا انسان فلم یخبر ولم یدر ، فقلت الا اخبرك بما احضرت من ابن عباس قال: بلی ! فاخبرتہ ، فقال للسائل: ھذا ابن عباس الی ان یقول فیھا وھو اعلم منی ۔

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عبداللہ بن فیروز آزاد کردہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میں دونوں حاضر ہوئے ،ابن فیروز نے کہا: اے ابن عباس (یدبر الامر من السماء الآیۃ۔ السجدہ ۔ ۵) کا مطلب کیا ہے؟ تو حضرت ابن عباس نے یہ گمان فرمایا کہ شاید یہ آزمائش وامتحان کے طور پر پوچھ رہے ہیں، لہذا غصہ میں فرمایا: کوئی ایسا دن نہیں جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہو۔انہوں نے عرض کیا: میں نے تو آپ سے صرف معلومات چاہنے کے لئے پوچھا تھا۔تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: وہ دو دن ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے۔اللہ ان کے بارے میں خوب جانتا ہے،اور مجھے یہ ناپسند ہے کہ میں کتاب اللہ میں کوئی ایسی بات کہوں جس کا مجھے علم نہیں۔زمانہ یونہی گذرتا رہا یہاں تک کہ وہ وقت آیا جب میں حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں بیٹھنے لگا،ان سے بھی ایک شخص نے پوچھا تو نہیں بتایا اور انہیں بھی معلوم نہیں تھا، میں نے عرض کیا: کیا میں یہ نہ بتاؤں جو مجھے پیش آیا حضرت ابن عباس کی بارگاہ میں،فرمایا: کیوں نہیں؟ تو میں نے بتایا، لہذا آپ نے سائل سے فرمایا: یہ ابن عباس ہیں جنہوں نے کچھ بتانے سے انکار کردیا حالانکہ وہ مجھ سے

زیادہ جاننے والے تھے۔۱۲م

۳۸۲۶۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بینما أنا فی الحجر جالس اذا تانی رجل فسأل عن العادیات ضبحا ، فقلت: الخیل حین تغبر فی سبیل الله ، فانفتل عنی فذهب الی علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم وهو جالس تحت سقایة زمزم ، فسأله فقال: سألت عنهااحدا قبلی ؟ قال : نعم، سألت عنها ابن عباس ، فقال: هی الخیل تغبر فی سبیل الله ، فقال : اذهب فادعه لی ، فلما وقفت علی رأسه قال: تفتی الناس بمالا علم لك ، فساق الحدیث وفسرها بالابل العادیات من عرفة الی جمع ، قال ابن عباس فنزعت عن قول ورجعت الی قول علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حجر اسود کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور مجھ سے (والعادیات ضبحاً) کے بارے میں پوچھا، میں نے کہا: وہ گھوڑے جو اللہ کی راہ میں غبار اڑاتے چلتے ہیں، وہ یہاں سے پلٹ کر زمزم شریف کے پانی پلانے کے مقام پر پہونچا جہاں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تشریف فرماتھے، ان سے بھی پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: کیا تو نے مجھ سے پہلے بھی کسی سے اس بارے میں معلوم کیا ہے؟ بولا: ہاں میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا تھا تو انہوں نے بتایا کہ مراد وہ گھوڑے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار اڑاتے چلتے ہیں، فرمایا: جاؤ ان کے بلاکر لاؤ، جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ادب وخوف کی وجہ سے آپ کے پیچھے کھڑا ہوا، فرمایا: کیا لوگوں کو بغیر علم فتوی دیتے ہو۔ یہاں وہ اونٹ مراد ہیں جو میدان عرفات سے مزدلفہ جاتے ہیں، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں نے اپنا قول چھوڑ دیا اور حضرت علی کے قول کی طرف رجوع کرلیا۔۱۲م

۳۸۲۷۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: شیٔ لاتحدونه فی

۳۸۲۶۔جامع البیان لابن جریر سورة العادیات

۳۸۲۷۔المستدرك للحاکم ، کتاب الفرائض مسألة المیراث

كتاب الله ولا فى قضاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وتجدونه فى الناس كلهم للبنت النصف ، وللاخت النصف ، وقد قال الله تعالى:(ان امرؤ هلك ليس له ولد ، وله أخت فلها نصف ماترك) (النساء-١٧٦)۔انباءالحی ص۱۶۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک چیز ایسی ہے جس کو نہ تم کتاب اللہ میں پاتے ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلوں میں ، اور تم اسے تمام لوگوں میں رائج دیکھتے ہو، کہ بیٹی کو نصف ترکہ ہے اور بہن کو بھی نصف، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر کسی شخص کا انتقال ہو اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور بہن ہو تو اس کو نصف ملے گا۔۱۲م

۳۸۲۸۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما انه سئل عن رجل توفى وترك ابنته واخته لابيه وامه ، فقال: للبنت النصف ، وليس للاخت شئ ومابقى فلعصبة ، فقيل : ان عمر جعل للأخت النصف ، فقال ابن عباس ، ءأنتم اعلم ام الله ؟ قال الله تعالىٰ : (ان امرؤ هلك ليس له ولد وله أخت فلها النصف ماترك) فقلتم لها النصف وان كان ولد هذا۔انباءالحی ص۱۶۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کا انتقال ہو گیا اور اس نے بیٹی اور حقیقی بہن چھوڑی، تو فرمایا: بیٹی کو نصف، اور بہن کو کچھ نہیں، جو کچھ بچا وہ عصبہ کا ہے، آپ سے کہا گیا: کہ حضرت عمر فاروق اعظم نے تو بہن کو نصف دیا تھا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا: تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: اگر کسی کا انتقال ہو اور اس کی اولاد نہ ہو، لیکن اس کی بہن ہو تو اس کو نصف دیا جائے، اور تم اولاد کی موجودگی میں اس کو نصف دلوار ہے ہو۔۱۲م

۳۸۲۹۔ **عن** الاسود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قضى فينا معاذبن جبل رضى

۳۸۲۸۔المستدرك للحاكم كتاب الفرائض قصة اسلام النجاشى
السنن الكبرى للبيهقى كتاب الفرائض
۳۸۲۹۔الجامع الصحيح للبخارى كتاب الفرائض ، باب ميراث البنات

الـلـه تـعالیٰ عنه علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی ابنة واخت ، للابنة النصف وللأخت النصف ۔

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے عہد پاک میں ہمارے درمیان بیٹی اور بہن کے بارے میں فیصلہ فرمایا، بیٹی کو نصف اور بہن کو بھی نصف ۔۱۲م

۳۸۳۰۔ **عن** عـطـاء بـن ابـی ربـاح رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما: ان الناس لایأخذون بقولی ولابقولك ، ولو مت انا وانت مـا اقسـمـوا میراثا علی ماتقول ، قال فلیجتمعوا فلنضع أیدینا علی الرکن ثم نبتهل ماحکم الله بما قالوا۔

حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا: لوگ نہ آپ کے قول پر عمل کرتے ہیں اور نہ میرے قول پر ،اور میرا اور آپ کا انتقال ہوگیا تو یہ لوگ میراث آپ کے قول کے مطابق تقسیم نہیں کریں گے ۔فرمایا: ان لوگوں کو جمع کرو، پھر ہم سب اپنے ہاتھ رکن اسود پر رکھ کر مباہلہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کا وہ حکم نہیں جو وہ کہتے ہیں ۔۱۲م

۳۸۳۱۔ **عن** عبـدالـلـه بـن عبـاس رضی الله تعالیٰ عنهما انه دخل علی عثمان رضـی الله تعالیٰ عنه فقال : ان الاخوین لایرد ان الام عن الثلث ،قال الله تعالیٰ : (فان کان له اخوة) (النساء ۔ ۱۱) فالاخوان لیسا بلسان قومك اخوة ،قال عثمان : لاأستطیع ان ارد ماکان قبلی ومضی فی الامصار وتوارث الناس ۔انباءالحی ص۱۶۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان غنی

۳۸۳۰۔السنن سعیدبن منصور کتاب ولایة العصبة

۳۸۳۱۔المستدرك للحاکم کتاب الفرائض

السنن الکبری للبیهقی کتاب الفرائض باب فرض الام

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: دو بھائی ماں کو ثلث ترکہ سے محروم نہیں کرتے، کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (فان کان له اخوة) (النساء۔ ۱۱) کہ اخوان کو آپ کی قوم میں اخوۃ سے تعبیر نہیں کیا جاتا، حضرت عثمان نے اس پر فرمایا: میں اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ میں اپنے سے پہلے لوگوں کے قول کو رد کردوں اور اس کو جو عام شہروں میں رائج ہو چکا اور لوگوں میں متوارث چلا آرہا ہے۔۱۲م

۳۸۳۲۔ **عن** زیدبن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یحجب الام بالاخوین قال: ان العرب تسمی الاخوین اخوة۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ماں کو دو بھائیوں کی موجودگی میں محروم قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: اہل عرب اخوان کو اخوۃ کہتے ہیں۔۱۲م

۳۸۳۳۔ عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما (وان تجمعوا بین الاختین) قال: ذلك فی الحرائر، فاما فی الممالیك فلاباس۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ (وان تجمعوا بین الاختین) آزاد عورتوں کے بارے میں ہے، اور باندیوں میں کوئی حرج نہیں۔۱۲م

۳۸۳۴۔ **عن** عمروبن دینار رضی الله تعالیٰ عنه ان ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما کان یعجب من قول علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم فی الاختین یجمع بینهما حرمتهما آیة، واحلتهما اخری ویقول: الامامللك ایمانکم هی مرسلة۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو امیر المؤمنین حضرت علی کرام اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اس قول سے تعجب ہوتا کہ دو بہنوں کے جمع کرنے کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ ایک آیت ان کی حرمت پر دلالت

۳۸۳۲۔المستدرك للحاکم　　کتاب الفرائض

۳۸۳۳۔الدرالمنثور للسیوطی　　سورة النساء تحت آیة حرمت علیکم امهاتکم

۳۸۳۴۔المصنف لعبدالرزاق باب جمع بین ذوات الارحام ۱۲۷۳۷

کرتی ہے اور دوسری حلت پر۔ آپ کا فیصلہ یہ تھا کہ دو باندیوں کے بارے میں حکم عام ہے۔ ۱۲م

۳۸۳۵۔ **عن** عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ابن عباس کان لایری بأسا ان یجمع بین الاختین المملوکتین۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں جانتے تھے کہ دو باندیوں کو سگی بہنوں کی شکل میں جمع کیا جائے۔ ۱۲

۳۸۳۶۔ **عن** عکرمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ذکر عند ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قول علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فی الاختین من ملک الیمین فقالوا : ان علیا قال : احلتھما آیۃ وحرمتھما آیۃ ۔قال ابن عباس : عند ذلک احلتھما آیۃ وحرمتھما آیۃ ، انما یحرمھن علی قراتبھن منی ولایحرمھن علی قرابۃ بعضھن من بعض لقول اللہ تعالیٰ : (والمحصنات من النساء الا ماملکت ایمانکم) (النساء : ۲۴)۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا دو سگی بہنوں کا باندیوں کی صورت میں جمع کرنے کا قول عرض کیا گیا: کہ حضرت علی فرماتے ہیں: ایک آیت حلت پر دال ہے اور دوسری حرمت پر، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آیت حرمت پر اور دوسری حلت پر دلالت کرتی ہے، اصل معاملہ یہ ہے کہ وہ ان کی حرمت ہماری طرف نسبت کرتے ہوئے ثابت کرتے ہیں، اور ان کی آپسی قرابت کے پیش نظر حرمت کے قائل نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (والمحصنات من النساء الا ماملکت ایمانکم) (النساء:۲۴)

۳۸۳۵۔ الدر المنثور للسیوطی　　سورۃ النساء

۳۸۳۶۔ السنن الکبری للبیہقی　　کتاب النکاح ، باب ماجاء فی تحریم الجمع بین الاختین

۳۸۳۷۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما: وان تجمعوا بین الاختین ی عنی فی النکاح ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے فرمایا:(وان تجمعوا بین الاختین) نکاح کے سلسلہ میں ہے۔۱۲م

۳۸۳۸۔ **عن** ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه سئل عن الرجل یقع علی الجاریة وابنتها تکونان عنده مملوکتین فقال: حرمتهما آیة واحلتهما آیة ولم اکن لأفعله ۔ انباءالحی ص ۱۶۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی باندی اوراس کی بیٹی سے جماع کرے،تو فرمایا:ایک آیت حرمت پردلالت کرتی ہےاوردوسری حلت پر،اور میں اس پر عمل نہیں کرتا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس کا بہترین جواب امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے منقول ہے وہ اس طرح ہے۔

۳۸۳۹۔ **عن** امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم انه سئل عن ذلك فقال : اذا احلت لك آیة وحرمت علیك اخری فان أملکهما آیة الحرام مافصل لنا حرتین ولا مملوکتین ۔

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ابن ابی شیبہ نے روایت کی کہ آپ سے اس سلسلہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جب تمہارے لئے ایک آیت میں حلت ہے اور

۳۸۳۷۔الدرالمنثور للسیوطی　　سورة النساء تحت آیت وان تجمعوا بین الاختین

۳۸۳۸۔المصنف لابن ابی شیبة　　کتاب النکاح　　باب الرجل یکون تحته الامة

۳۸۳۹۔المصنف لابن ابی شیبة　　کتاب النکاح　　باب الرجل یکون تحته الامة

دوسری میں حرمت تو آیت حرمت زیادہ لائق ہے کہ جس طرح دو آزاد بہنوں کو جمع کرنے میں تفصیل نہیں اسی طرح باندیوں میں۔

یعنی حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی مراد یہ ہے کہ جس طرح (الا ماملکت ایمانکم) بغیر قید مذکور ہے اسی طرح (وان تجمعوا بین الاختین) تو ترجیح آیت کریمہ کو ہوگی۔

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت یہ ہے۔

۳۸۴۰۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سئل عن الرجل یجمع بین الاختین الامتین فکرھہ فقیل یقول اللہ تعالیٰ (الا ماملکت ایمانکم) فقال : وبعیرك ایضا مما ملکت یمینك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو دو باندیوں کو سگی بہنوں کی شکل میں جمع کرے، تو آپ نے اس کو ناپسند فرمایا، لہذا ان سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: (الا ماملکت ایمانکم) تو آپ نے غصہ سے فرمایا: تو اپنے اونٹ کا بھی تو مالک ہے۔ ۱۲م

۳۸۴۱۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : استفتی رجل ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال : یاأبا المنذر ! ماتقول فی کذا و کذا؟ قال: یابنی ! أکان الذی سألتنی عنہ ؟ قال : لا ،قال: اما لا فاجلنی حتی یکون ، فنعالج انفسنا حتی نخبرك۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفتاء کیا اور عرض کیا: اے ابو منذر! آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے بیٹے! کیا یہ واقعہ رونما ہو چکا جس کا تم مجھ سے سوال کرتے

۳۸۴۰۔ المصنف لابن ابی شیبۃ　　کتاب النکاح　　باب الرجل یکون تحتہ الامۃ

۳۸۴۱۔ السنن للدارمی　　باب من ھاب الفتیا

ہو، عرض کیا: نہیں، فرمایا: اگر نہیں تو مجھے مہلت دے یہاں تک کہ ایسا واقعہ وقوع پذیر ہو پھر ہم خوب غور وفکر کے بعد تجھے بتائیں گے۔۱۲م

۳۸۴۲۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل عماربن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن مسألة فقال ھل کان ھذا بعد ؟ قالوا: لا ، قال: دعونا حتی تکون ، فاذا کان تجشمناھا لکم ۔ انباء الحی　　ص ۱۶۴

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک مسئلہ پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: کیا ایسا ہو چکا، عرض کیا: نہیں، فرمایا: تو ہمیں چھوڑ دو، جب ایسا ہو گذرے تو پھر ہم تمہیں اس کا فیصلہ سنائیں گے۔۱۲م

۳۸۴۳۔ **عن** ابی قلابة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ : انك لم تفقه کل الفقه حتی تری للقرآن وجوھا۔ قال: فقلت لا یوب : أرأیت قوله حتی تری للقرآن وجوھا أھو ان یری له وجوھا فیھاب الاقدام علیه قال : نعم ھو ھذا۔

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم جب تک کامل فقیہ نہیں ہو سکتے جب تک قرآن کی آیات کو چند معانی پر محمول نہ کرو، کہتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت ایوب سے کہی، کہ آپ ہمیں حضرت ابودرداء کے اس قول کے بارے میں بتائیں، کیا اس کو چند معانی پر محمول کیا جائے، اس پر اقدام سے تو خوف کیا جاتا ہے، فرمایا: ہاں یہ یونہی ہے۔۱۲م

۳۸۴۴۔ **عن** یحی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابا الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الی سلمان الفارسی رضی اللہ تعالی عنہ ھلم الی الارض المقدسة

۳۸۴۲۔السنن للدارمی　　باب من ھاب الفتیا ۱۲۵

۳۸۴۳۔اتحاف السادة المتقین للزبیدی　　الباب الرابع فی فھم القرآن

۳۸۴۴۔حلیة الاولیاء لابی نعیم　　ترجمه سلمان الفارسی

فکتب الیه سلمان ان الارض تقدس احدا أو انما یقدس الانسان عمله ، قد بلغنی انك جعلت طبیبا (یرید قاضیا) فان کنت تبری فنعمالك وان کنت متطببا فاحذر ان تقتل انسانا فتدخل النار ،فکان ابو الدرداء اذا قضی بین اثنین فادبرا عنه نظر الیهما وقال : متطبب وارجعا الی اعید ا قصتکما۔ انباء الحی ۱۶۵

حضرت یحیی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کولکھا کہ آپ پاک زمین کی طرف آؤ، تو حضرت سلمان نے لکھا کہ زمین کسی کو مقدس نہیں بناتی ، یا یہ کہ انسان کو تو اس کا عمل ہی پاکیزہ بناتا ہے، مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے اپنے آپ کو طبیب یعنی قاضی بنالیا ہے، اگر تم اس سے علیحدہ رہتے تو تمہارے لئے اچھا ہوتا، اور اگر تم قاضی بن ہی بیٹھے ہو تو اس سے بچنا کہ کہیں کسی انسان کے قتل کا حکم دے دو اور دوزخ میں جاؤ۔ لہذا ابودرداء جب دو شخصوں کے درمیان فیصلہ فرماتے اور وہ دونوں جانے لگتے تو ان کو بغور دیکھتے اور فرماتے: میں بہ تکلف قاضی ہوں، ان دونوں کو واپس لاؤ کہ دونوں پھر سے مجھے اپنا قصہ سنائیں۔ ۱۲م

۳۸۴۵۔ **عن** خالد بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خرجنا نمشی مع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما فلحقه اعرابی فسأله عن ارث العمة فقال : لا ادری ، قال : انت ابن عمرو لاتدری ؟ قال: نعم ، اذهب الی العلماء ،فلما ادبر قبل ابن عمر یدیه قال: نعم ماقلت۔

حضرت خالد بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک اعرابی ملا اور اس نے پھوپھی کے ترکہ کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا، بولا: آپ ابن عمر ہیں اور نہیں جانتے؟ فرمایا: ہاں، جاؤ تم علماء کی خدمت میں حاضری دو، جب جانے لگا تو اس نے آپ کے ہاتھ چومے اور کہا: آپ نے بہت اچھی بات کہی۔ ۱۲م

۳۸۴۵۔ اتحاف السادة للزبیدی الباب السادس فی آفات العلم ۔

٣٨٤٦ـ **عن** عبيدبن جريح رضى الله تعالىٰ عنه قال : كنت اجلس بمكة الى ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما يوما والى ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما يوما ، فما يقول ابن عمر فيما يسأل ،لاعلم لى اكثر ممايفتى به ـ

حضرت عبید بن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن مکہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر رہتا، اور ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں ،تو حضرت ابن عمر سوالات کے جواب میں فتوے کم دیتے اور لاعلمی کا اظہار زیادہ فرماتے ۔۱۲م

٣٨٤٧ـ **عن** هشام بن عروة عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رجلا اتى ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما يسأله عن شئ، فقال: لاعلم لى ـ ثم التفت بعد ان قفا الرجل فقال :نعم ماقال ابن عمر، يسأل عما لايعلم فقال: لا علم لى ى عنى ابن عمر نفسه ـ

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں کوئی مسئلہ پوچھنے حاضر ہوا،تو آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا، پھر جب وہ پلٹ کر جانے لگا تو اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے، کتنی اچھی بات ہے ابن عمر کی کہ جب کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کا علم نہ ہو تو کہتے ہیں: مجھے علم نہیں ۔۱۲م

٣٨٤٨ـ **عن** ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما انه كان يسأل عن عشر مسائل فيجيب عن واحدة ويسكت عن تسعة ـ انباء الحى ص ١٦٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آپ سے دس مسائل

٣٨٤٦ـالسنن للدارمى باب من هاب الفتيا ١٥٧

٣٨٤٧ـالسنن للدارمى باب الفتيا ومافيه من الشدة ١٨٧

٣٨٤٨ـقوت القلوب لابى الحسن الفصل الحادى والثلاثون

پوچھے جاتے تو آپ ایک کا جواب دیتے اور نو سے خاموشی اختیار فرماتے۔۱۲م

۳۸۴۹۔ **عن** هزيل بن شرحبيل ان ابا موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه سئل عن ابنة وابنة ابن واخت لأبوين فقال : للبنت النصف ، وللأخت النصف وقال: وأت ابن مسعود فينا ى عنى فسئل ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه واخبر بقول ابى موسى فقال:لقد ضللت اذا وما انا من المهتدين ، اقضى فيها بماقضى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،للابنة النصف، ولابنة الابن السدس تكملة للثلثين ومابقى فللأخت ،فأتينا ابا موسى فأخبرناه بقول ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه فقال : لاتسألونى مادام هذا الحبر فيكم ۔

حضرت ہذیل بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیٹی، پوتی اور سگی بہن کو ترکہ ملنے کے سلسلہ میں پوچھا گیا تو فرمایا: بیٹی کو نصف، بہن کو نصف، پھر فرمایا: تم حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور اس سلسلہ میں پوچھو، اور یہ بھی بتانا کہ ابوموسیٰ نے یوں فیصلہ کیا ہے، اس پر حضرت ابن مسعود نے فرمایا: پھر تم بھٹک گئے اور میں ہدایت نہیں دے سکتا، میں وہ فیصلہ کرتا ہوں جو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیٹی کو نصف پوتی کو چھٹا، تاکہ دوثلث کی تکمیل ہوجائے، اور جو باقی رہا وہ بہن کا۔ پھر ہم ابوموسیٰ اشعری کی خدمت میں آئے اور حضرت ابن مسعود کا قول سنایا، اس پر آپ نے فرمایا: جب تک یہ عالم تم میں رہیں تم مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھنا۔۱۲م

۳۸۵۰۔ **عن** هذيل بن شرحبيل قال: جاء رجل الى ابى موسى الاشعرى والى سلمان بن ربيعة فسألهما فذكر بم عناه وفيه وأت ابن مسعود فانه سيتاب عنا۔

حضرت ہذیل بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلمان بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ مسئلہ پوچھا،

۳۸۴۹۔الجامع الصحیح للبخاری　　كتاب الفرائض　　باب ميراث ابنة ابن الخ

۳۸۵۰۔السنن للدارمی　　باب فی بنت وابنة ابن　　۲۸۹۳

اور پھر اسی طرح واقعہ مذکور ہے۔۱۲م

۳۸۵۱۔ **عن** عبدالرحمن بن عتاب قال: کان ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول: من اصبح جنبا فلاصوم له ، قال فارسلنی مروان الحکم أنا ورجل آخر الی عائشة وام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنهما نسألهما عن الجنب یصح فی رمضان قبل ان یغتسل ،فقالت احداهما قد کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یصبح جنبا ثم یغتسل ویتم صیام یومه ، وقالت الاخری، کان یصبح جنبا من غیر احتلام ثم یتم صومه ، قال فرجعا فاخبرا مروان بذلک ، فقال لعبدالرحمن أخبر أباھریرۃ بما قالتا۔ فقال ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه: کذا کنت احسب و کذا کنت اظن ، فقال له مروان: باظن وباحسب تفتی الناس ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عتاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: کہ جس نے حالت جنابت میں صبح کی اس کا روزہ نہیں، کہتے ہیں : کہ مجھے اور ایک شخص کو مروان بن حکم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں یہ مسئلہ معلوم کرنے بھیجا کہ ایک شخص رمضان میں جنبی ہوا اور صبح اس حال میں ہوگئی کہ ابھی غسل نہیں کیا تھا، ان میں سے ایک نے فرمایا: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح فرماتے اور جنبی ہوتے ، پھر غسل فرما کر روزہ مکمل فرماتے۔ دوسری نے جواب دیا کہ حضور بغیر احتلام حالت جنابت میں صبح فرماتے اور روزہ رکھتے۔ راوی کہتے ہیں: یہ دونوں صاحب مروان کے پاس آئے اور یہ بیان کیا، تو حضرت عبدالرحمٰن سے کہا جاؤ اور ابوہریرہ کو ان دونوں ام المؤمنین کی احادیث سناؤ، تو حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: میں تو یونہی خیال کرتا تھا اور یونہی گمان کرتا تھا، اس پر مروان نے کہا: آپ ظن وخیال سے فتوی دیتے ہیں۔۱۲م

۳۸۵۱۔المسند لاحمدبن حنبل مرویات ام المومنین عائشة الصدیقه

۳۸۵۲۔ **عن** الـولید بن مسلم قال:جاء طلق بن حبیب الی جندب بن عبدالله بن سـفیان البجلی رضی الله تعالیٰ عنه فسأله عن آیة القرآن ،فقال له : أحرج علیك ان کنت مسلما ان تجالسنی ۔

حضرت ابوالولید بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ طلق بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اور قرآن کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا، تو فرمایا: اگر تو مسلمان ہے تو کیا تیرا اس میں کچھ نقصان ہے کہ تو ہمارے پاس بیٹھے۔۱۲م

۳۸۵۳۔ **عن** رجل قال لعمر ان بن حصین رضی الله تعالیٰ عنهما : لاتتحدث م عـنـا الا بالقرآن ، فقال له عمران : انك لاحمق ، هل فی القرآن بیان عدد رکعات الفرائض او اجهروا فی کذا دو ن کذا ، فقال الرجل : لا، فاقحمه عمران۔

ایک صاحب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ ہمیں قرآن کی آیات ہی سنایئے، اس پر حضرت عمران نے فرمایا: تو احمق ہے، کیا قرآن میں فرائض کی رکعتوں کا بیان ہے؟ اور نماز میں جہری قرأت کا کہ اس نماز میں بالجہر پڑھو اور اس میں نہیں، تو وہ بولا نہیں، تو حضرت عمران نے اس کو یوں خاموش کیا۔۱۲م

۳۸۵٤۔ **عن** ابی الخیر مرثدبن عبدالله الیزنی ان رجلا سأل عقبة بن عامر رضی الـلـه تـعـالیٰ عنه عن الکلالة فقال : الاتعجبون من هذا یسألنی عن الکلالة وما اعـضـل بـاصـحـاب رسـول الـلـه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شیٔ ما اعضلت بهم الکلالة۔

۳۸۵۲۔السنن للدارمی

۳۸۵۳۔میزان الشریعة للشعرانی فصل فی بیان الذم من الائمة

۳۸۵٤۔السنن للدارمی ۲۹۷۷

جامع البیان للطبرانی سورة النسا تحت یستفتونك قل الله یفتیکم الآیة

حضرت ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کلالہ کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں اس سوال سے تعجب نہیں ہوتا کہ یہ کلالہ کے بارے میں سوال کیا جارہا ہے، جب کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کلالہ کا مسئلہ جتنا دشوار تھا کوئی دوسرا نہیں۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ روایات جن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے گذریں یہ وہ جلیل القدر علمائے صحابہ ہیں جو امت محمدیہ میں سب سے زیادہ علم والے تھے، جن پر علوم الٰہیہ ریاست منتہی ہے۔

ان میں حکیم الامت حضرت ابودرداء ہیں۔ علم فرائض میں اعلم حضرت زید بن ثابت ہیں۔ علمائے قراء میں سب سے بڑے عالم حضرت ابی بن کعب ہیں۔ جن کے بارے میں حضور نے فرمایا: اے ابومنذر علم تمہیں مبارکباد کہتا ہے۔ حلال وحرام کو زیادہ جاننے والے حضرت معاذ بن جبل ہیں۔ سر سے پاؤں تک ایمان وعلم سے بھرے ہوئے حضرت عمار بن یاسر ہیں، جن کے بارے میں حضور نے فرمایا: ان کو جب بھی دو چیزوں کا اختیار ملا انہوں نے زیادہ رشد وہدایت والی چیز کو اپنایا ہمیشہ حق پر رہے۔ ترجمان قرآن حضرت عبداللہ بن عباس ہیں۔ اس امت کے عالم حضرت عبداللہ بن عمر ہیں۔ خلفائے اربعہ کے بعد سب سے بڑے فقیہ علم کی گٹھری حضرت عبداللہ بن مسعود ہیں۔

ان میں وہ عظیم ذات گرامی بھی ہے جس نے برسر منبر فرمایا: مجھ سے وہ علوم پوچھو جو لاکھوں کی تعداد میں مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمائے۔ جو اپنے خطبہ میں فرماتے: مجھ سے معلوم کرو، قسم بخدا! قیامت تک ہونے والی چیز کے بارے میں مجھ سے سوال کروگے میں جواب دونگا۔ جو فرماتے: مجھ سے قرآن کے بارے میں دریافت کرو، قسم بخدا! ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ رات میں نازل ہوئی یا دن میں۔ ہموار زمین میں اتری یا پہاڑ پر۔ ان تمام اوصاف کے جامع سے مراد ہیں امیر المؤمنین خلیفہ رابع حضرت مولائے کائنات علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

انہی میں اللہ کے رسول کے خلیل، اور دنیا و آخرت میں حضور کے ولی اور جنت میں آپ کے رفیق امیر المؤمنین خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

ان میں وہ عظیم ذات گرامی بھی ہے جن کے بارے میں جلیل القدر صحابہ فرماتے: وہ تو علم کے نو حصہ لے گئے، یعنی امیر المؤمنین خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ۔

بلکہ ان عظیم شخصیات میں وہ ذات گرامی بھی ہے جو انبیائے کرام کے بعد سب سے افضل، امت میں سب سے اعلم، صدق وصفا میں اکبر، یعنی امیر المؤمنین خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تو اگر قرآن امت میں ہر حکم دینی کا واضح بیان ان حضرات کے لئے نہیں ہوگا تو کس کے لئے ہوگا۔ (انباء الحی ص ۱۶۹)

۳۸۵۵۔ **عن** یحی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان اذا سئل عن تفسیر آیۃ من القرآن قال : انا لا اقول فی القرآن شیئا۔

حضرت یحیی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کسی آیت کے بارے میں سوال ہوتا تو فرماتے: میں قرآن میں اپنے طور سے کچھ نہیں کہوں گا۔۱۲م

۳۸۵۶۔ **عن** یزید بن ابی یزید قال : کنا نسأل سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الحلال والحرام وکان اعلم الناس ، واذاسألناہ عن تفسیر آیۃمن القرآن سکت کأنہ لم یسمع ۔

حضرت یزید بن ابی یزید سے روایت ہے کہ ہم سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

۳۸۵۵۔جامع البیان لابن جریر مقدمۃ الکتاب

۳۸۵۶۔جامع البیان لابن جریر مقدمۃ الکتاب

حلال وحرام کے بارے میں پوچھتے تھے کہ آپ ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے، اور جب ہم کسی آیت کی تفسیر معلوم کرتے تو آپ خاموشی اختیار فرماتے، گویا انہوں نے ہماری بات سنی ہی نہیں۔ ۱۲ام

۳۸۵۷۔ **عن** ابی سهل رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان على امرأتي اعتكاف ثلاثة ايام في المسجد الحرام ، فسألت عمربن عبدالعزيز و عنده ابن شهاب ، قال: قلت عليها صيام ، قال ابن شهاب لايكون اعتكاف الا بصيام ، فقال له عمربن عبدالعزيز عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : لا، قال: ف عن ابی بکر؟ قال: لا،قال: ف عن عمر؟ قال: لا، قال : ف عن عثمان؟ قال: لا، قال عمر بن عبدالعزيز : ماأرى عليها صياما ، فخرجت فوجدت طاؤسا وعطا بن ابى رباح فسألتهما ، فقال طاؤس: كان ابن عباس لايرى عليها صياما الا ان تجعله على نفسها قال : وقال عطاء ذلك رأيى ۔ انباء الحی ص ۱۷۰

حضرت ابوسہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری بیوی پر مسجد حرام میں تین دن کا اعتکاف بطور نذر لازم تھا، میں نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ مسئلہ پوچھا، وہاں حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے، کہتے ہیں: میں نے کہا اس پر روزے بھی لازم ہیں، حضرت ابن شہاب نے فرمایا: اعتکاف بغیر روزوں کے ہوتا ہی نہیں، تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: کیا تم حضور نبی کریم ﷺ سے نقل کر کے کہتے ہو؟ بولے: نہیں۔ فرمایا: تو کیا ابوبکر سے منقول ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کیا عمر فاروق اعظم سے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: عثمان غنی سے جواب دیا: نہیں۔ پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خود فرمایا: میں اس پر روزے لازم نہیں جانتا، ابوسہل کہتے ہیں: میں وہاں سے نکلا تو حضرت طاؤس اور حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملاقات ہوگئی، میں نے ان سے بھی پوچھ لیا، طاؤس بولے : حضرت ابن عباس تو اس پر روزے لازم نہیں جانتے تھے ، ہاں اگر وہ خود

۳۸۵۷۔السنن للدارمی باب الفتيا ومافيه من الشدة ١٦٤

اپنے اوپر لازم کرے تو ہونگے۔ حضرت عطا نے فرمایا: میری رائے بھی یہ ہی ہے۔۱۲م

۳۸۵۸۔ عن مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال : بینا نحن جلوس اصحاب ابن عباس عطاء وطاؤس وعکرمة اذ جاء رجل وابن عباس قائم یصلی فقال: هل من مفت؟ فقلت : سل ، فقال: انی کلمابلت تبعه الماء الدافق ؟ فقلنا الذی یکون منه الولد ؟ نعم ،فقلنا:علیك الغسل ، فولی الرجل وهو یرجع وعجل ابن عباس فی صلاته ، فلما سلم قال : یاعکرمة اعلی بالرجل ، فاتاه به ثم اقبل علینا فقال: أرأیتم ما افتیتم به هذا الرجل عن کتاب الله تعالیٰ ؟ قلنا: لا، قال: فمن سنة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟قلنا: لا، قال: فمن ؟ قلنا: عن رأینا ، فقال : لذلك یقول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد ثم اقبل علی الرجل فقال: أرأیت اذا کان منك هل تجد شهوة فی قلبك ؟ قال : لا، قال: فهل تجد خدرا فی جسدك ؟ قال: لا، قال: انما هذا بردة یجزئك منه الوضوء۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلامذہ میں عطاء، طاؤس اور عکرمہ بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور حضرت ابن عباس نماز میں مشغول تھے، بولا: کیا آپ میں کوئی مفتی ہے؟ میں نے کہا: پوچھو، بولا: جب میں پیشاب کرتا ہوں تو اس کے فوراً بعد کچھ پانی کے قطرے اچھل کر آتے ہیں، ہم نے کہا کیا منی جس سے بچہ پیدا ہوتا ہے، بولا: ہاں، تو ہم نے جواب دیا تجھ پر غسل ہے، وہ مرد جانے کے لئے پلٹا، تو حضرت ابن عباس نے جلدی نماز پوری کی اور سلام پھیر کر فرمایا: اے عکرمہ! اس مرد کو بلاؤ ، وہ ان کو لے کر آئے پھر آپ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم مجھے یہ بتاؤ کیا تم نے اس کو کتاب اللہ سے فتوی دیا، ہم نے کہا: نہیں۔ فرمایا: کیا سنت رسول اللہ ﷺ سے جواب دیا، ہم نے عرض کیا :نہیں، فرمایا: تو پھر کس چیز سے ؟ ہم نے عرض کیا: اپنی رائے

۳۸۵۸۔ کنزالعمال للمتقی فصل فی نواقض الوضوء ۲۷۰۸۳

سے،اس پر آپ نے فرمایا:اسی لئے تو رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ایک فقیہ شیطان پر سو عابدوں کے مقابلہ میں بھاری ہے، پھر آپ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم مجھے بتاؤ کہ جب یہ قطرے آتے ہیں تو تم اپنے دل میں شہوت پاتے ہو؟ بولے نہیں، فرمایا: کیا تم اپنے جسم میں سنسنی محسوس کرتے ہو، بولے: نہیں، فرمایا: یہ قبض کی وجہ سے ہوتا ہے تمہارے لئے وضو کافی ہے۔۱۲م

۳۸۵۹۔ **عن** المسيب بن رافع قال : كانوا اذا نزلت بهم قضية ليس فيها من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اثر ، اجتمعوا لها واجمعوا فالحق فيما رأ وه۔ انباء الحی ص ۱۷۱

حضرت میتب بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام جب کوئی واقعہ پیش آتا اور حضور ﷺ سے اس سلسلہ میں کچھ منقول نہ ہوتا، تو اس کے لئے اجتماع کرتے اور کس ایک چیز پر اجماع کر لیتے، تو حق وہی ہوتا جس پر اجماع منعقد ہوتا۔۱۲م

۳۸۶۰۔ **عن** ايوب قال: سمعت القاسم سئل قال: انا والله مانعلم كل ماتسألون عنه ولو علمنا ماكتمناكم ولاحل لنا ان نكتمكم۔

حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ سے سوال ہوا: قسم بخدا! ہم ان تمام چیزوں کو نہیں جانتے جو تم ہم سے پوچھتے ہو، اگر ہم جانتے تو تم سے نہیں چھپاتے، اور ہمارے لئے چھپانا جائز بھی نہیں۔۱۲م

۳۸۶۱۔ **عن** ابن عون قال: قال القاسم بن محمد رضی الله تعالیٰ عنهما :انكم تسألون عن اشياء ماكنا نسأل عنها وتنقرون عن اشياء ماكنا ننقر عنها ،

۳۸۵۹۔السنن للدارمی باب التورع عن الجواب ۱۱۶

۳۸۶۰۔السنن للدارمی باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب الله ولاسنة ۱۱۳

۳۸۶۱۔السنن للدارمی باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب الله ولاسنة ۱۲۰

وتسألون عن اشياء ما ادري ماهي ، ولو علمنا هاماحل لنا ان نكتمكموها۔

حضرت ابن عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: تم کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں پوچھتے ہو جن کے بارے میں ہم نہیں پوچھتے تھے، اور تم ایسی چیزوں کے بارے میں تفتیش کرتے ہو جن میں ہم نہیں کرتے تھے۔ تم بہت سی ایسی چیزوں کے بارے میں سوال کرتے ہو جن کو ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا ہیں، اگر ہم جانتے تو ہمارے لئے یہ جائز نہیں تھا کہ تم سے چھپائیں۔ ۱۲م

۳۸۶۲۔ **عن** يحيى قال: قلت للقاسم ماأشد على ان تسأل عن الشئ لايكون عندك وقد كان ابوك اماما؟ قال: ان اشد من ذلك عندالله و عند من عقل ان افتى بغير علم او اروى عن غير ثقة ۔

حضرت یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: مجھے یہ بات بہت گراں معلوم ہوتی ہے کہ آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے اور آپ کو وہ معلوم نہ ہو حالانکہ آپ کے والد تو امام تھے، فرمایا: اس سے زیادہ سخت اور گراں اللہ کے یہاں اور ہر عقلمند کے نزدیک یہ ہے کہ میں بغیر علم فتوی دوں، یا غیر ثقہ سے روایت کروں۔ ۱۲م

۳۸۶۳۔ **عن** عبدالعزيز بن رفيع قال سئل عطاء عن شئ قال: لاادرى قال: قيل له: ألا تقول فيها برأيك ؟ قال : انى استحيى من الله ان يدان فى الارض برأى۔

حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ حضرت عطا ابن ابی رباح سے کوئی مسئلہ معلوم کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔ اس پر آپ سے کسی نے کہا: آپ اپنی رائے اور اجتہاد سے کوئی جواب نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس سلسلہ میں شرم کرتا ہوں کہ روئے زمین پر میری رائے سے کوئی دینی مسئلہ رواج پائے۔

۳۸۶۲۔ السنن للدارمی باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب الله ولاسنة ۱۱۵

۳۸۶۳۔ السنن للدارمی باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب الله ولاسنة ۱۰۸

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی ان مسائل میں اپنی رائے کو دخل نہیں دیتے جن کی علت واضح نہیں ، ہاں وہ مسائل کہ جن کی وجوہ ظاہر ہیں تو وہ اپنے ماخذ کی طرف منسوب ہونگی۔

ورنہ حقیقت حال یہ ہے کہ حضرت عطا سے بے شمار مسائل ان کی آرا اور اجتہادات سے منقول ہیں۔اور ابھی ایک مسئلہ گذرا کہ آپ نے حضرت طاؤس کے جواب کو اپنی رائے بتایا۔انباء الحی ص۱۷۲

۳۸٦٤۔ **عن** ابراهيم رضی الله تعالیٰ عنه انه سئل عن ثمانية ابواب مسائل ، فأجاب عن اربع وترك اربعا۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے آٹھ طرح کے مسائل معلوم کئے گئے تو آپ نے چار کے جوابات دیئے اور چار کو چھوڑ دیا۔۱۲م

۳۸٦٥۔ **عن** عمر بن ابی زائدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : مارأيت احدا اكثر ان يقول اذا سئل عن شئ لاعلم لی به من الشعبی۔

حضرت عمر بن ابی زائدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں سوال کے جواب میں کسی کو زیادہ لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۳۸٦٦۔ **عن** مغيرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان عامر الشعبی اذا سئل عن شئ يقول لا ادری ، فان ردوا عليه قال: ان شئت كنت حلفت لك بالله ان كان لی به علم ۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب

۳۸٦٤۔السنن للدارمی باب من هاب الفتيا ۱۳۲

۳۸٦٥۔السنن للدارمی باب من هاب الفتيا ۱۳٤

۳۸٦٦۔السنن للدارمی باب من هاب الفتيا ۱۸۸

کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو فرماتے: میں نہیں جانتا، جب لوگ اس بات کو نہیں مانتے تو فرماتے اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ اگر مجھے علم ہو۔۱۲م

۳۸٦۸۔ **عن** جعفر بن اياس رضي الله تعالیٰ عنه قال: قلت سعيد بن جبير: مالك لاتقول في الطلاق شيئا ؟ قال: مامنه شئ الاقد سألت عنه ولكني اكره ان احل حراما أو أحرم حلالا۔

حضرت جعفر بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ طلاق کے سلسلہ میں کچھ کیوں نہیں کہتے، فرمایا: میں نے ہر ہر مسئلہ کے بارے میں پوچھ لیا ہے لیکن یہ مجھے ناپسند ہے کہ کہیں حرام کو حلال یا حلال کو حرام ٹھہرادوں۔۱۲م

۳۸٦۹۔ **عن** ابن سيرين رضي الله تعالیٰ عنه قال : قال حميدبن عبدالرحمن بن عوف رضي الله تعالیٰ عنهما: لئن أرده بعيه احب الي من ان تكلف له مالا اعلم۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اگر میں ان (سائلین) کو مصیبت میں مبتلا کردوں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں بہ تکلف وہ مسائل بیان کروں جن کا علم نہیں۔۱۲م

۳۸۷۰۔ **عن** محمد بن سيرين رضي الله تعالیٰ عنه انه كان لا يفتي في الفرج بشئ فيه اختلاف ۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شرمگاہ کی حلت وحرمت میں وہاں فتوی نہ دیتے جہاں اختلاف ہے۔۱۲م

۳۸٦۸۔السنن للدارمي　　باب من هاب الفتيا　　۱۳٦

۳۸٦۹۔السنن للدارمي　　باب من هاب الفتيا　　۱٤۹

۳۸۷۰۔السنن للدارمي　　باب من هاب الفتيا　　۱٥٤

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدی امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ کی میزان الشریعہ میں ہے: ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے جو رائے کی مذمت میں منقول ہے اس کی تاویل یہ ہے کہ جو رائے ظاہر شریعت کے خلاف ہو۔ خود امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس رائے کے خلاف ہیں جس کی بعض متعصبین آپ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ ایسے لوگ قیامت میں رسوا ہونگے جب آمنے سامنے معاملہ پیش ہوگا۔

لہذا جن لوگوں کے دل میں نور ایمان ہوگا وہ ہرگز اس بات پر جرأت نہیں کرسکتے کہ ان حضرات کو برائی سے یاد کریں۔ ان حضرات کا مقام عالی شان تو یہ ہے کہ یہ زمین میں ایسے ہیں جیسے آسمان میں ستارے، کہ اہل زمین ستاروں کو پورے طور پر جاننے سے قاصر ہیں یہی حال ان کی جلالت شان کا ہے۔

شیخ محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ میں خود اپنی سند امام اعظم تک متصلا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:

ایاکم والقول فی دین اللہ تعالیٰ بالرای وعلیکم باتباع السنة ، فمن خرج منها ضل۔

اللہ تعالیٰ کے دین میں رائے زنی سے بچو، تمہارے اوپر سنت کی اتباع لازم ہے جس نے اس کی حد سے تجاوز کیا وہ گمراہ ہوا۔

امام شعرانی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ آپ کی درسگاہ میں کوفہ کا ایک شخص آیا، اس وقت آپ کے یہاں احادیث کریمہ کا دور ہو رہا تھا۔ وہ مرد بولا: ہمیں ان احادیث سے جدا رکھو۔ یہ سن کر آپ نے اس کو سخت سست کہا اور فرمایا: اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنن ہماری رہنمائی نہ فرماتیں تو ہم میں سے کوئی قرآن کو نہ سمجھ پاتا۔

پھر آپ نے فرمایا: بتاؤ تم بندر کے گوشت کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ اور قرآن میں اس کی کیا دلیل ہے۔ وہ یہ سن کر خاموش رہا اور پھر بولا: آپ کا اس سلسلہ میں کیا فتوی ہے؟ آپ نے جوابا فرمایا: یہ بہیمۃ الانعام سے نہیں۔ انباء الحی ص ۱۷۴

۳۸۷۱۔ **عن** الامام مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ربیعة بن عبدالرحمن التیمی رضی الله تعالیٰ عنه : ان الله تعالیٰ انزل القرآن وترك فیه موضعا للسنة وسن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم السنة وترك فیها موضعا للرأی۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ربیعہ بن عبدالرحمٰن تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا اور اس سے کچھ چیزیں سنت رسول کے لئے چھوڑیں، پھر حضورﷺ نے ان کو اپنی سنت سے بیان فرمادیا، اور حضور نے بھی کچھ مقامات رائے اور اجتہاد کے لئے ترک فرمادیئے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ربیعہ ابن عبدالرحمٰن فروخ تیمی ہیں، امام ثقہ اور مشہور فقیہ ہیں، رجال صحاح ستہ سے ہیں اور امام مالک کے استاذ، ان کو ربیعۃ الرأی کہا جاتا تھا۔ کیونکہ رائے اور اجتہاد میں ید طولی رکھتے تھے۔ انباء الحی　　ص ۱۷۵

۳۸۷۲۔ **عن** ابن وهب قال: قال مالك : الحكم الذی یحكم به بین الناس علی وجهین ۔ فالذی یحكم بالقرآن والسنة الماضیة فذلك الحكم الواجب والصواب ۔ والحكم الذی یجهد فیه العالم نفسه فیما لم یأت فیه شیٔ فلعله ان یوفق ، قال: والثالث التكلف لما لا یعلم فما اشبه ذلك ان لا یوفق ۔

حضرت ابن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وہ حکم جس کے ذریعہ لوگوں میں فیصلہ کیا جائے وہ دو قسم پر ہے، وہ حکم جو قرآن وسنت سے ثابت وہ واجب وصواب ہے، اور وہ حکم جس میں عالم خود کوشش کرتا ہے جس کی کہیں صراحت نہ ہو تو امید ہے کہ وہ صحیح ہو، اور تیسرا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آدمی بہ تکلف کسی ایسے حکم کو بتائے جس کا علم نہیں رکھتا تو اس میں خطا کا زیادہ امکان ہے۔۱۲م

۳۸۷۱۔التفسیر لابن ابی حاتم　　سورة الانعام تحت آیة (هذا كتاب انزلناه)　۸۱۲۱

۳۸۷۲۔---------

۳۸۷۳۔ **عن** علی بن المدینی قال: کان سفیان بن عیینة رضی الله تعالیٰ عنهما اذا سئل عن شئ یقول لا احسن فیقول : من نسأل؟ فیقول : سل العلماء وسل الله التوفیق ۔

حضرت علی بن مدینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو فرماتے: مجھے اچھی طرح تحقیق نہیں، سائل کہتا: پھر ہم کس سے پوچھیں، فرماتے: علماء سے پوچھو اور اللہ تعالیٰ سے توفیق صواب کی دعا کرو۔۱۲م

۳۸۷۴۔ **عن** الامام الشافعی رضی الله تعالیٰ عنه انه قال مرة بمکة، سلونی عما شئتم اخبرکم عنه من کتاب الله تعالیٰ ، فقیل له: ماتقول فی المحرم یقتل الزنبور فقال: بسم الله الرحمٰن الرحیم ، وما آتاکم الرسول فخذوه ومانهاکم عنه فانتهوا۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں فرمایا: مجھ سے جو چاہو پوچھو، میں تمہیں اس کا جواب کتاب اللہ سے دوں گا، عرض کیا گیا: آپ اس محرم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے بھڑ کو مار ڈالا ہو، فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحمت والا، اللہ کے رسول جو تمہیں عطا فرمائیں اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔۱۲م

اس کے بعد یہ حدیث سنائی

۳۸۷۵۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۸۷۳۔حلیة الاولیاء لابی نعیم　　ترجمہ سفیان بن عیینہ

۳۸۷۴۔الاتقان للسیوطی　　النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة　　۲/۱٦۰

۳۸۷۵۔الاتقان للسیوطی　　النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة　　۲/۱٦۰

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی اتباع کرو جو میرے بعد ہیں، یعنی ابوبکر وعمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(پھر یہ حدیث روایت کی)

۳۸۷۶۔ **عن** طارق بن شهاب عن عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه انه أمر بقتل المحرم الزنبور۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محرم کو بھڑ کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

میزان الشریعۃ الکبری میں امام شعرانی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ تمام مجتہدین کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کو اس امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے کہ اگر ان حضرات نے کتاب وسنت سے امت کے لئے احکام شرعیہ کا استنباط نہ فرمایا ہوتا تو دوسروں میں کوئی اس پر قدرت نہ پاتا۔

ان کے اجتہاد واستنباط کی دلیل یہ ہے کہ یہ سب کچھ ان حضرات نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع میں کیا۔ کیونکہ حضور نے ان تمام چیزوں کی خوب خوب وضاحت فرمائی جو قرآن کریم میں اجمالا مذکور تھیں۔ حالانکہ خود قرآن کریم فرماتا ہے۔

مافرطنا فی الکتاب من شیٔ۔

ہم نے قرآن میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی۔

تو اگر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے لئے طہارت ونماز اور حج وغیرہ کی کیفیت وتفصیل بیان نہ فرماتے تو قرآن سے استخراج احکام اور ان کی تفصیل کی طرف کوئی راہ نہ پاتا۔ اور ہم فرائض ونوافل کی تعداد رکعات وغیرہ کی معرفت بھی حاصل نہ کر پاتے۔

اسی میں امام شعرانی مزید فرماتے ہیں: میں نے اپنے شیخ شیخ الاسلام زکریا رحمۃ اللہ

۳۸۷۶۔الاتقان للسیوطی النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة ۱۶۰/۲

تعالیٰ علیہ کوفرماتے سنااور یہ تمام تفصیل آپ نے بیان فرمائی۔

نیز میں نے اپنے آقا علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی یہی فرماتے سنا: کہ اگر حضور کی سنت کریمہ ہمارے لئے اجمال قرآن کو بیان نہ فرماتی تو علماء میں کوئی پانی وطہارت کے احکام نہ جانتا، صبح کی نماز میں دو رکعتیں ظہر وعصر وعشاء میں چار رکعتوں، اور مغرب میں تین رکعتوں کی تعداد معلوم نہ ہوتی۔ اسی طرح نماز و روزہ، حج وزکوۃ، بیع وشراء، نکاح وطلاق وغیرہا مسائل فقہ کو کوئی نہ جان پاتا۔

لہذا یہاں سے ظاہر ہوا کہ قرآن امت کے لئے ضروری احکام کی بھی وضاحت نہیں فرماتا چہ جائیکہ تمام احکام، پھر باقی دینی اموراور دنیوی حالات ومعاملات بلکہ تمام چیزوں کا بیان قرآن کریم سے معلوم کرنا سب کے بس کی بات نہیں، ہاں اس پر ایمان لانا ضروری ہے کہ قرآن ہر چیز کا فی الواقع بیان ہے اور یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

امام شعرانی قدس سرہ السامی اپنی کتاب ''الجواہر والدرر'' میں فرماتے ہیں: جب بھی کسی آیت کی تاویل میں لوگوں کو ضرورت پیش آتی تو ہمیشہ امور غامضہ اور پوشیدہ علتوں کے سمجھنے سے قاصر رہے۔ یعنی کبھی مکمل طور پر ان کی معرفت حاصل نہ ہوسکی، بعض امور روشن ہوئے تو بہت کچھ پوشیدہ رہ گئے۔ رہی قرآن کے اجمال کی تفصیل تو اس میں کبھی کوئی ساحل تک نہ پہونچ سکا بلکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا خاصہ ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لتبین للناس مانزل الیھم۔

تاکہ آپ لوگوں کے لئے بیان کریں جوان کی طرف نازل ہوا۔

لہذا اللہ تعالیٰ نے صرف کتاب ہی نازل نہ فرمائی بلکہ اپنے رسولوں کواس کے بیان کی قوت وقدرت اوران علوم لدنیہ سے بھی نوازا جن سے وہ اجمال کی مکمل تفصیل فرمادیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں۔ امام عینی نے عمدۃ القاری میں۔ اور علامہ زرقانی نے شرح مواہب میں فرمایا:

کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احکام بہت سے صحابہ سے مخفی رکھتے اور بعض

کے لئے بعض اوقات بیان فرماتے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ ایسا سمندر ہے کہ جس کا پانی نہیں ناپا جاسکتا۔ لیکن میں یہاں ایسے چند امور ذکر کرتا ہوں جو تبیان کے منافی ہیں۔ صاحب بصیرت ان کا انکار نہیں کرسکتا۔ ان تمام امور کا تعلق احکام دینیہ اور حلال وحرام کے مسائل سے ہے۔ اس سے مزید واضح ہوجائے گا کہ قرآن کریم امت کے لئے واضح بیان نہیں۔

فاقول وباللہ التوفیق:

اولاً:-صحابہ کرام کے درمیان عظیم اختلاف رہا حتی کہ ترکہ وفرائض کے مسائل میں بھی جبکہ ان میں رائے کو بہت کم دخل ہے۔ یہاں تک کہ ان پانچ حضرات کے درمیان بھی اختلاف تھا جو اعلم صحابہ شمار ہوئے۔ یعنی حضرات خلفائے اربعہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ایک مسئلہ فرائض میں ان پانچوں حضرات کے الگ الگ پانچ اقوال منقول ہیں تفصیل اس طرح ہے۔ کہ ایک شخص نے ماں، دادا اور حقیقی بہن کو چھوڑا۔ تو ان کے نزدیک اس طرح تقسیم ہوگی۔

مسئلہ صدیق اکبر ۳ رسہام پر

ماں	دادا	بہن
۱	۲	محروم

مسئلہ فاروق اعظم ۹ رسہام پر

ماں	دادا	بہن
۳	۴	۲

مسئلہ عثمان غنی ۳ رسہام پر

ماں	دادا	بہن
۱	۱	۱

مسئلہ علی مرتضی ۶ رسہام پر

ماں　　دادا　　بہن

۲　　۱　　۳

مسئلہ ابن مسعود　۶؍ سہام پر

ماں　　دادا　　بہن

۱　　۲　　۳

۳۸۷۷۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اختلف علی وابن مسعود وزید بن ثابت وعثمان بن عفان وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فی جد وام واخت لاب وام ۔ فقال علی : للأخت النصف والام الثلث وللجد السدس۔وقال ابن مسعود : للاخت النصف وللام السدس وللجد الثلث۔ وقال عثمان: للام الثلث وللاخت الثلث وللجد الثلث۔ وقال زید ھی علی تسعة اسھم ، للام الثلث ثلاثه ومابقی فثلثان للجد والثلث للاخت ۔ وقال ابن عباس :للام الثلث ومابقی فللجد ولیس للاخت شئ ۔ انباء الحی ص ۱۷۹

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی، ابن مسعود، زید بن ثابت، عثمان غنی اور بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان دادا، ماں اور حقیقی بہن کے ترکہ پانے کے سلسلہ میں اختلاف ہوا۔تو حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے نزدیک بہن کو نصف، ماں کو ثلث اور دادا کو سدس حصہ ملے گا۔

حضرت ابن مسعود کے نزدیک بہن کو نصف، ماں کو سدس، اور دادا کو ثلث ملے گا۔

(یہ ہی ہم احناف کا مسلک ہے)

حضرت عثمان غنی کے نزدیک ماں کو ثلث، بہن کو ثلث اور دادا کو بھی ثلث ملے گا۔

اور حضرت زید بن ثابت کے نزدیک ۹؍ سہام پر منقسم ہو کر ماں کو ثلث یعنی تین سہام۔ اور جو باقی رہے یعنی چھ ان کا دو ثلث دادا کو اور ایک ثلث بہن کو ملے گا۔

۳۸۷۷۔ المصنف لعبدالرزاق　۱۹۰۶۹

حضرت ابن عباس کے نزدیک ماں کو ثلث، اور باقی دادا کو، بہن محروم رہے گی۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بات واضح رہے کہ حضرت ابن عباس نے صدیق اکبر کی اتباع کی، اور زید بن ثابت کا قول فاروق اعظم کا قول ہے۔ تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ کریں:

۳۸۷۸۔ **عن** عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال :ان ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنه کا ن یجعل الجد ابا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دادا کو باپ کے مرتبہ میں شمار فرماتے۔۱۲م

۳۸۷۹۔ **عن** قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: دعاعمربن الخطاب ، علی بن ابی طالب وزید بن ثابت وعبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهم فسألهم عن الجد

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی مرتضی، زید بن ثابت اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا اور ان سب حضرات سے دادا کی میراث کے سلسلہ میں پوچھا۔۱۲م

۳۸۸۰۔ **عن** ابن الشهاب الزهری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : انما هذه فرائض عمربن الخطاب ولکن زید اثارها بعد وفشت عنه ۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ حصے تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعین کئے ہوئے ہیں، پھر آپ کے آثار اور زیادہ ہوگئے اور شائع وذائع ہوئے۔۱۲م

۳۸۷۸۔الجامع الصحیح للبخاری کتاب الفرائض ، باب میراث الجد

۳۸۷۹۔المصنف لعبدالرزاق کتاب الفرائض باب فرض الجد ۱۹۰۵۹

۳۸۸۰۔المصنف لعبدالرزاق ۱۹۰۶۰

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ثانیاً:- آپسی مناظرے، بعض کا دوسروں کے اقوال کو رد کرنا، اور اپنے اقوال پر جم جانا ۔ یہ اس بات کی نشانیاں ہیں کہ ان سے بہت سے مسائل کی حقیقت پردۂ خفا میں رہی، حتی کہ بحث وتمحیص کے بعد بھی بہت احکام واضح نہ ہوسکے ۔ یہ طریقہ بھی صحابہ کرام کے زمانہ سے جاری وساری ہے۔ انباء الحی ص ۱۷۹

۳۸۸۱۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمربن الخطاب وعثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کانا یتنازعان فی المسألۃ بینھما حتی یقول الناظر الیھما لایجتمعان ابدا ۔ فمایفترقان الا علی احسنہ واجملہ ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کسی مسئلہ میں اختلاف ہوتا، حتی کہ دیکھنے والا کہتا کہ اب یہ دونوں حضرات اس مسئلہ میں اتفاق نہیں کر پائیں گے، لیکن جب جدا ہوتے تو کسی اچھی صورت پر اتفاق ہو چکا ہوتا۔ ۱۲م

۳۸۸۲۔ **عن** جری بن کلیب قال: رأیت علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ یأمر بشیٔ وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ینھی عنہ ۔ فقلت لعلی ان بینکما لشرا، قال مابیننا الا بخیر۔

حضرت جری بن کلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ایک چیز کا حکم فرماتے، اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اسی سے منع فرماتے، میں نے حضرت علی سے عرض کیا: آپ دونوں حضرات کے درمیان کوئی غلطی پر ہے، فرمایا: ہم دونوں کے درمیان ہر ایک بھلائی پر ہے۔ ۱۲م

۳۸۸۱۔ کنزالعمال للمتقی آداب العلم متفرقہ ۲۹۵۱۳

۳۸۸۲۔ السنن للدارمی باب فی زوج وابوین ۲۸۷۸

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ثالثاً:- ہر مجتہد خطا وصواب کے درمیان دائر رہتا ہے، اور ہر ایک کا قول اخذ ورد کے مابین ہے، یعنی اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان کے سوا ہر قول اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ اس کو قبول کیا جائے یا رد کر دیا جائے۔

۳۸۸۳۔ **عن** عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا حکم الحاکم فاجتهد فأصا ب فله اجران ، واذاحکم فاجتهد ، فأخطأ فله اجر واحد۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی حاکم اجتہاد کرے اور صحیح فیصلہ کرے تو اس کو دوگناہ ثواب ہے، اور اجتہاد میں غلطی ہو جائے تو ایک ثواب پھر بھی ہے۔۱۲م

۳۸۸۴۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مثله۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی کے مثل فرمایا۔۱۲م

۳۸۸۵۔ **عن** عبدالله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رجلین اختصما الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال لعمرو: اقض بینهما ، قال: اقضی وانت حاضر ، قال : نعم ، علی انك ان اصبت فلك عشر اجور وان اجتهدت فأخطأ ت فلك اجر ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے اپنا مقدمہ

۳۸۸۳۔الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاعتصار باب اجر الحاکم اذا اجتهد

۳۸۸۴۔الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاعتصار باب اجرالحاکم

۳۸۸۵۔المستدرك للحاکم کتاب الاحکام

حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، تو آپ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ان کا فیصلہ کردو، عرض کیا: میں فیصلہ آپ کے حضور کروں، فرمایا: ہاں، اگر تم نے صحیح فیصلہ کیا تو دس نیکیاں حاصل ہوں گی، اور تم نے اجتہاد کیا اور اس میں خطا ہوگئی تو ایک نیکی پھر بھی ملے گی۔۱۲م

۳۸۸۶۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اجتهد فاذا اصبت فلك عشر حسنات، وان اخطأت فلك حسنة۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اجتہاد کرو، اگر صحیح ہوا تو دس نیکیاں، اور اگر خطا ہوئی تو ایک۔۱۲م

۳۸۸۷۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لیس من احد الا یؤخذ من قوله ویدع۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک ایسا ہے کہ اس کے قول پر عمل بھی ممکن اور ترک بھی۔۱۲م

۳۸۸۸۔ **عن** مجاهد وعطاء رضی الله تعالیٰ عنهما قال: مامن احد الا ومأخوذ من کلامه ومردود علیه الا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت مجاہد اور عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہر ایک شخص ایسا ہے کہ اس کا کلام قابل عمل بھی ہے اور چھوڑا بھی جاسکتا ہے مگر رسول اللہ ﷺ کا فرمان واجب الاذعان۔۱۲م

۳۸۸۶۔ کنزالعمال للمتقی　الباب الاول فی القضاء　۱۵۰۱۹

۳۸۸۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی　۱۱۹۴۱

۳۸۸۸۔ الیواقیت والجواهر للشعرانی　المبحث التاسع والأربعون

۳۸۸۹۔ **عن** الامام مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: ما من احد الا وماخوذ من

کلامه ومردود علیه الا صاحب هذا القبر صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے ہر ایک کا قول لائق عمل بھی ہوسکتا ہے اور رد بھی کیا جاسکتا ہے مگر اس روضہ انور میں آرام فرمانے والے آقا ﷺ کا فرمان واجب الاذعان ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رابعا:۔خواہ صحابی ہوں یا مجتہد، امام ہوں یا کسی بھی علمی منصب پر، جب بھی علم وفتوی سے تعلق رکھا تو بسا اوقات ان کو یہ کہنا پڑا کہ ''لا ادری'' میں نہیں جانتا۔

۳۸۹۰۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال : لا ادری نصف العلم۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (لا ادری) یعنی میں نہیں جانتا، کو نصف علم فرماتے تھے۔۱۲م

۳۸۹۱۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه : اذا سئل احدکم عما لا یدری فلیقل : لاادری فانه ثلث العلم۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب تم سے ایسی چیز کا سوال ہو جس کو تم نہیں جانتے تو کہو: ''لا ادری'' کہ یہ تہائی علم ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: انسان ہر مسئلہ علم وعدم علم کے درمیان ہے۔ لہذا ''لا ادری'' نصف علم ہوا۔ اور

۳۸۸۹۔الیواقیت والجواهر للشعرانی　المبحث التاسع والاربعون

۳۸۹۰۔السنن للدارمی　　باب (۲٦) ۱۸٦

۳۸۹۱۔اتحاف السادۃ المتقین　　الباب السادس فی آفة العلم

ہر مسئلہ کے لئے یا تو نص صریح ہوگی۔ یا استنباط صحیح سے مسئلہ معلوم ہوگا۔ یا ''لا ادری'' کہنا ہوگا۔ تو یہ تہائی علم ہوا۔

چونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقہاء کے سردار ہیں لہذا انہوں نے ''لا ادری'' کو ثلث علم کہا۔ اور امام شعبی نے کبھی اجتہاد نہیں فرمایا اور اپنی رائے سے کبھی کچھ نہیں کہا لہذا یہ ''لا ادری'' کو نصف کہتے ہیں۔

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مجلس میں چالیس مسائل دریافت کئے گئے تو صرف چار کا جواب دیا اور چھتیس (۳۶) کے بارے میں (لا ادری) فرمایا۔

امام اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پچاس مسائل پوچھے گئے تو کسی کا جواب نہیں دیا۔ مجلس میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے لہذا آپ کی طرف اشارہ کیا کہ ان سے معلوم کرو۔ آپ نے سب کے جواب عطا فرمائے۔ یہ سن کر امام اعمش نے فرمایا: آپ نے یہ مسائل کہاں سے حاصل کئے؟ آپ نے کہا: انہی احادیث سے جو میں نے آپ سے سماعت کی ہیں۔ پھر ہر مسئلہ حدیث سے استنباط کر کے دکھایا۔ یہ دیکھ کر امام اعمش نے فرمایا:

حسبك مـا حدثتك مائة يوم تحدثني به في ساعة ۔ يا معشر الفقهاء ۔ نحن الصيادلة وانتم الاطباء ، وانت يا اباحنيفة قد اخذت بكلا الطرفين ۔

نیز اس موقع کے سوا خود امام اعظم سے بھی بعض مسائل میں ''لا ادری'' ثابت ہے۔ ایسے نو (۹) مسائل کی طرف شیخ الاسلام ابن ابی شریف نے اپنے اس شعر میں اشارہ کیا ہے۔

حمل الامام ابو حنيفة دينه ۔ ان قال لاادرى لتسعة أسئلة۔

اور علامہ شامی نے تو دس مسائل بتائے ہیں بلکہ درمختار میں سراج وہاج سے نقل کر کے ایسے چودہ (۱۴) بیان کئے ہیں۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ایک مسئلہ معلوم کیا گیا جب آپ منبر وعظ پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے اس کے جواب میں ''لا ادری'' فرمایا۔ سائل بولا: آپ تو سب پر فوقیت رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں اپنا مبلغ علم جانتا ہوں، اگر میں اپنے علم سے بڑھ کر کوئی بات کہوں تو یہ آسمان سے بلند ہونے کی کوشش ہوگی۔ اوکما قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

قوت القلوب اور احیاء العلوم میں ہے کہ فقہائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان میں (لاادری) کہنے والوں کی تعداد (ادری) کہنے والوں سے زیادہ ہے۔ ان میں حضرت سفیان ثوری، امام مالک، امام احمد بن حنبل، فضیل بن عیاض اور بشر بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم سرفہرست ہیں۔

خامساً: صحابہ کرام ہوں یا بعد کے ائمہ، جب کسی مسئلہ میں کوئی قول فرماتے تو بسا اوقات اس سے رجوع فرمالیتے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ اپنے قول کو ترک فرمادیتے اور پھر اس سلسلہ میں خاموش رہتے۔

۳۸۹۲۔ **عن** عبیدۃ السلمان قال: لقد حفظت من عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الجد مائۃ قضیۃ مختلفۃ۔ انباء الحی ص ۱۸۲

حضرت عبیدہ سلمانی فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دادا کے سلسلہ میں ایک سو فیصلے مختلف انداز میں سنے۔ ۱۲م

۳۸۹۳۔ **عن** طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ربما رأی ابن عباس الرأی ثم ترکہ، وقد کثر القول القدیم والجدید فی فقہ الامام المطلبی عالم قریش رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سادساً: بسا اوقات فقہائے کرام اپنی ایک رائے پر مطمئن نہیں ہوتے اور اس بات کی بھی پرواہ نہیں کرتے کہ کل کو اس رائے کے خلاف قول کرنا پڑے گا۔ اس کی دلیل حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قول ہے جو گذرا کہ فرماتے تھے: اگر صواب و درست ہے تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے، اور اگر کوئی غلطی واقع ہوئی تو ہماری اور شیطان کی جانب سے۔ حتی کہ بعض ائمہ تابعین نے اپنے فتاوی تحریر کرنے سے منع

۳۸۹۲۔ السنن الکبری للبیہقی | کتاب الفرائض | باب التشدید فی الکلام

۳۸۹۔ السنن للدارمی | باب الرجل یفتی بشی | ۶۵۱

فرمایا کہ ہوسکتا ہے کل کو ہمیں ان سے رجوع کرنا پڑے۔

سابعا: آیات واحادیث میں بظاہر تعارض نظر آنا جیسا کہ امام رازی سے منقول ہے۔ کہ ظاہر آیات میں کبھی تعارض واقع ہوتا ہے، تو جب کسی کو تاویل معلوم نہیں ہوتی تو یہ وسوسہ گذرتا ہے کہ شاید یہ کتاب حق نہ ہو۔ ہاں جب تاویل جان لیتا ہے تو کتاب اللہ تاویل کے مطابق نظر آتی ہے اور یہ اس کے لئے نور وہدایت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔

اس سے قبل حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت ابن عباس کا قول بھی گذرا کہ دو بہنوں کو جمع کرنے کے سلسلہ میں ایک آیت حرمت پر دال ہے اور دوسری حلت پر۔

ثامناً: تمام فقہاء کا احادیث کی طرف رجوع کرنا، یہ خود اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن ان کے حق میں تبیان نہیں تھا۔

تاسعاً: جب احادیث میں بھی کوئی حکم نظر نہ آئے تو رائے اور اجتہاد کی طرف رجوع کرنا، یہ ایسی چیزیں ہیں جو ضروریات دین سے ہیں۔

امام بخاری سے منقول ہے اور امام غزالی فرماتے ہیں۔ کہ تمام صحابہ کرام سے رائے اور اجتہاد کا ثبوت قطعی ہے، اسی طرح اجتہاد کے قائلین کے بارے میں ثبوت بھی۔ اور یہ تواتراً وقائع مشہورہ میں ثابت ہے، لہذا اس سے علم ضروری حاصل ہوا۔ اب رہا بعض حضرات کا اس کی مخالفت کرنا تو یہ رائے اور اجتہاد کے بارے میں مقطوع اور غیر ثابت روایات میں ہے، نیز یہ خود صحیح روایات کے معارض ہیں جو خود انہیں حضرات سے مروی ہیں۔ لہذا ایک ضروری چیز کو ان روایات مقطوعہ غیر ثابت سے کیسے ترک کیا جاسکتا ہے۔

نیز اسی میں یہ بھی ہے کہ یہ حضرات اس سلسلہ میں متفق نظر آتے ہیں جہاں نص نہ ہو۔ لہذا یہ اجماع ہوا جو حجت قطعی ہے۔

اسی طرح فواتح الرحموت میں اس بات کی صراحت ہے کہ قیاس کا دلیل شرعی ہونا ضروریات دین سے ہے۔

فقہائے کرام کے محاورات ومطارحات خود اس بات کا ثبوت ہیں کہ ان کے لئے بہت

سے احکام ومسائل قرآن سے ظاہر نہ ہوسکے ۔ کیونکہ انہوں نے ایسے مقامات پر یاتو احادیث سے استنباط کیا۔ یا آثار صحابہ وتابعین سے یا قیاس سے ۔ یہاں تک کہ امام شافعی نے تو ان چیزوں سے ثابت احکام کو بھی قرآن کریم ہی کی طرف منسوب فرمایا۔ جیسا کہ حالت احرام میں زنبور کو مارڈالنے کا حکم بیان فرمایا۔

اسی سے قریب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قول بھی ہے کہ آپ نے ''واصلہ وواشمہ'' وغیرہا پر لعنت فرمائی ، بنو اسد کی ایک عورت حاضر ہوئی اور کہا: آپ اس اس طرح عورتوں پر لعنت فرماتے ہیں۔آپ نے فرمایا: میں کیوں نہ لعنت کروں ایسی عورتوں پر جن پر خود حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ بلکہ خود کتاب اللہ میں بھی اس کا ذکر ہے۔اس نے عرض کیا: میں نے پورا قرآن پڑھا، مجھے کہیں یہ حکم نظر نہ آیا۔فرمایا: اگر تم پڑھتیں تو ضرور یہ حکم پالتیں کیا تم نے نہیں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وما آتاکم الرسول فخذوہ ومانہاکم عنہ فانتھوا۔

یہ آیت سن کر بولیں : ہاں کیوں نہیں ۔تو آپ نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے منع فرمایا۔

عاشراً: ہر مسئلہ اجتہادی میں مجتہدین ظن غالب سے کام لیتے ہیں ایسا نہیں کہ قطعی طور پر کسی چیز کا فیصلہ کرلیں اور اپنے مخالف کو گمراہ قرار دیدیں ۔ ہاں اصول اعتقاد میں حکم قطعی ہوتا ہے اور مخالف گمراہ وبددین بلکہ کبھی کافر ومرتد بھی قرار دیا جاتا ہے۔

لہذا اصولی اور فروعی اختلاف کا فرق واضح رہنا چاہئے اور صحابہ کرام کے زمانہ سے آج تک اسی پر لوگ کاربند ہیں۔

ان تمام دلائل کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ امت کے کسی فرد کے لئے مسائل غیر اجماعیہ میں قرآن تبیان نہیں بلکہ بہت سے اجماعی مسائل میں بھی یہ ہی حال ہے۔ کہ بسا اوقات اجماع کرنے والے اس مسئلہ میں ظن سے کام لیتے ہیں اور اس میں قطعیت اجماع کی جہت سے آتی ہے نہ کہ اجماع سے پہلے ۔ فواتح الرحموت میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

پہلے ہم نے نوے(۹۰) دلائل ذکر کیے پھر ان پر یہ دس مزید ہیں لہذا یہ کل سو(۱۰۰) ہوئے۔ والحمد للہ رب العالمین۔ انباء الحی ص ۱۸۵

۳۸۹۴۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان جبرئیل علیه الصلوة والسلام قال : بکتاب اللہ تعالیٰ یضلون ۔ انباء الحی ص ۱۹۱

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم فرماتے ہیں: کتاب اللہ سے بہت سے لوگ گمراہ ہوں گے۔ ۱۲م

۳۸۹۵۔ **عن** امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: تکون مدینة بین الفرات ودجلة یکون فیها ملك بنی عباس وهی الزوراء تکون فیها حرب مقطعة تسبی فیها النساء ویذبح فیها الرجال کمایذبح الغنم۔

امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرات اور دجلہ کے درمیان ایک شہر جس کو حکمراں بنو عباس سے ہوگا اس میں خونریز جنگ ہوگی، عورتیں قیدی بنائی جائیں گی، اور مردوں کو ایسا ذبح کیا جائے گا جیسے بکریوں کو۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خطیب بغداد نے اس حدیث کو نقل کر کے یہ بتانا چاہا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغداد معلّٰی کے قیام اور اس میں ہونے والی عظیم جنگ کی خبر دی ہے۔

پھر اس روایت کی سند کو ضعیف شدید قرار دیا ہے۔ امام سیوطی الجامع الکبیر میں فرماتے

۳۸۹۴۔ نوادر الاصول للحکیم الترمذی　　الاصل الثالث والستون والمائة

۳۸۹۵۔ تاریخ بغداد للخطیب

ہیں: میں کہتا ہوں کہ یہ جنگ واقع ہوئی اور قتل عام بھی ہوا جب کہ خطیب کے انتقال کو دو سو سال سے زیادہ گذر چکے تھے۔ تو اس اعتبار سے کہ حدیث واقعہ کے مطابق ہوئی اس کا ضعف جاتا رہا اور اس کو قوت حاصل ہوئی۔

قلت: یہاں سے اس شخص کی سند و روایت کے سلسلہ میں کوتاہ دستی معلوم کی جاسکتی ہے، کہ کسی کو اگر کسی سند سے تمسک نہیں کرنا ہو تو اس کی بالکلیہ نفی کر دیتا ہے اور صاف انکار کر دیتا ہے کہ حدیث ہی نہیں۔ بلکہ اس کو اس مقام پر کہنا چاہئے کہ ثابت نہیں۔ کیونکہ بہت ضعیف سندیں ایسی ہیں جو صحیح چیزیں بیان کرتی ہیں۔ بہت سے نسیان کے شکار کثیر چیزوں کے حافظ ہوتے ہیں بلکہ بڑا جھوٹا بھی کبھی سچ بول جاتا ہے۔ ہاں جس روایت کی عقل صحیح۔ یا نقل صریح۔ یا حس صحیح نفی کر دے وہ منفی ہے۔ (انباء الحی ص ۱۹۱)

۳۸۹۶۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ليس بخيركم من ترك دنياه لآخرته ولا آخرته لدنياه حتى يصيب منهما جميعا، فان الدنيا بلاغ الى الآخره ولاتكونوا كلا على الناس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں وہ بھلا نہیں جو دنیا کو آخرت کے لئے چھوڑے اور نہ وہ جو آخرت کو دنیا کے لئے چھوڑے، بلکہ دونوں سے حصہ لے، کہ دنیا آخرت کی طرف پہونچانے والی ہے، اور تم لوگوں پر بوجھ نہ بن جانا۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت ہمارے دین و دنیا دونوں کی اصلاح کے لئے ہوئی۔ لہذا آپ نے عبادات و معاملات دونوں کے احکام بیان فرمائے، چنانچہ آپ نے جس طرح نماز و روزہ، اور حج و زکوۃ کے مسائل بیان فرمائے اسی طرح خرید و فروخت، تجارت و مزارعت، ہبہ و شرکت، مضاربت و وصیت، اکل و شرب، نکاح طلاق، لباس و مرکب،

۳۸۹۶۔ کنز العمال للمتقی ٦٣٣٤

سیاسیات، غرضکہ ہردم وقدم کے احکام بھی تفصیل سے بیان فرمائے۔ قسم بخدا اگر آپ کی بعثت نہ ہوئی ہوتی تو نہ ہمارا دین سنورتا اور نہ دنیا آراستہ ہوتی ۔ ہمیں حضور ہی نے یہودیوں اور نصرانیوں کی رہبانیت سے منع فرمایا اور حکم فرمایا کہ ہم کھائیں بھی اور روزہ دار بھی رہیں۔ سوئیں بھی اور بیدار بھی رہیں۔ بیویوں اور باندیوں سے استمتاع بھی کریں۔ حتی کہ ہمارے دین میں آسانیاں رکھیں اور شدت ودشواری سے بچایا۔ (انباء الحی ص ۲۲۲)

۳۸۹۷۔ **عن** ابی نضرة قال: قال رجل منا یقال له جابر او جویر طلبت حاجة الی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه فی خلافته فانتهیت الی المدینة لیلا ، فغدوت علیه وقد اعطیت فطنه ولسانا او قال منطقا ، فأخذت فی الدنیا فصغرتها فترکتها لا نسوی شیئا والی جنبه رجل ابیض الشعر ابیض الثیاب ، فقال لما فرغت :کل قولك کان مقاربا الا وقوعك فی الدنیا ، وهل تدری ماالدنیا ، ان الدنیا فیها بلاغنا او قال زادنا الی الآخرة ، وفیها اعمالنا التی نجزی بها فی الآخرة ،قال: فاخذ فی الدنیا رجل هو اعلم بها منی ، فقلت: یا امیرالمومنین ! من هذا الرجل الذی الی جنبك ، قال : سید المسلمین ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنه ۔

حضرت ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے (جن کا نام جابر یا جویبر تھا) بتایا کہ میں حضرت عمر فاروق اعظم کے دور خلافت میں آپ کے پاس ایک ضرورت سے رات کو مدینہ پہونچا، صبح آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ مجھے ذہانت وطلاقت اور قوت گویائی کی دولت ملی تھی، لہذا میں نے دنیا کے تعلق سے گفتگو شروع کی اور اس کو نہایت حقیر ثابت کر کے علیحدگی کا عندیہ پیش کردیا، آپ کے بغل میں ایک صاحب سفید لباس اور سفید ریش والے بیٹھے تھے، میں جب اپنی گفتگو سے فارغ ہوگیا تو انہوں نے فرمایا: تمہاری تمام باتیں تو تقریباً ٹھیک ہیں مگر دنیا کے بارے میں جو تم نے کہا تو کیا تم جانتے ہو کہ دنیا کیا ہے؟ بیشک دنیا آخرت تک پہونچنے کا ذریعہ ہے اور اس میں ہمارے اعمال ہیں جن کا ہمیں آخرت

۳۸۹۷۔الادب المفرد للبخاری ۴۷۶

میں بدلہ ملے گا، پھر فرمایا: اس دنیا کو انہوں نے اختیار فرمایا جو مجھ سے بھی زیادہ اس کو جانتے تھے ،میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ آپ کے برابر کون صاحب ہیں؟ فرمایا: مسلمانوں کے سردار ابی بن کعب۔رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔۱۲م

۳۸۹۸۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الدنیا ملعونۃ وملعون مافیھا الا ماابتغی بہ وجہ اللہ تعالیٰ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند حسن کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں ملعون ہیں مگر وہ جن سے اللہ کی رضا مطلوب ہو ۔۱۲م

۳۸۹۹۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما بسند حسن قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الدنیا ملعونۃ وملعونۃ مافیھا الاماکان منھا للہ عزوجل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند حسن کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں ملعون ہیں مگر وہ جن سے رضائے الٰہی مقصود ہو۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

توجو چیزیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں ان کا بیان ضروری ہے، چنانچہ بے شمار حدیثوں میں مصالح دینیہ اور منافع بدنیہ کی طرف حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رہنمائی فرمائی۔اگر ان کو جمع کیا جائے تو ایک دفتر طویل ہو جاتے۔

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

۳۸۹۸۔مجمع الزوائد للھیثمی   باب ماجاء فی الرباء

۳۸۹۹۔حلیۃ الاولیاء لابی نعیم   ترجمہ محمدبن المنکدر   ۲۳۰

معجزات باہرہ میں سے وہ علوم ومعارف ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے جمع فرمایا اور تمام مصالح دین ودنیا پر آپ کو اطلاع بخشی۔

نیز فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تواترا منقول ہے کہ آپ دنیوی امور، ان کی باریک مصلحتوں اور سیاسیات پر مشتمل ایسی چیزوں کے عارف تھے جو انسانوں کے بس کی بات نہیں۔ (انباء الحی ص ۲۲۳)

۳۹۰۰۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:ان ھذا المال حلوۃ خضرۃ ، ونعم صاحب المسلم ھو لمن اعطاھا المسکین والیتیم وابن السبیل ، فمن اخذہ ووضعہ فی حقہ ، فنعم المعونۃ ھو ، ومن اخذہ بغیر حقہ کان کالذی یأکل ولا یشبع ویکون علیہ شھیدا یوم القیامۃ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ مال ومتاع بہت شیریں اور سبز ہے، اور یہ اس مسلمان کے لئے بہت خوب ہے جو اس سے مسکین یتیم اور راہ گیر کو دے، تو جس نے اس کو حاصل کیا اور اس کے حق میں خرچ کیا تو یہ بہترین مددگار ہے، اور جس نے ناحق خرچ کیا تو اس شخص کی مثال ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو اور یہ مال اس پر قیامت کے دن گواہ ہوگا۔۱۲م

۳۹۰۱۔ **عن** ابی کبشۃ الانماری رضی الہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: احدثکم حدیثا فاحفظوہ ، انما الدنیا لاربعۃ نفر، عبدرزقہ اللہ مالا وعلما فھو یتقی فیہ ربہ ویصل فیہ رحمہ ویعلم للہ مافیہ حقا فھذا بافضل المنازل ۔وعبد رزقہ اللہ تعالیٰ علما ولم یرزقہ مالا وھو صادق النیۃ

۳۹۰۰۔الجامع الصحیح للبخاری　　کتاب الجھاد　　باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ

الصحیح لمسلم　　کتاب الزکوۃ　　باب التحذیر من الاغترار

۳۹۰۱۔الجامع للترمذی　　ابواب الزھد　　باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر

یقول : لو ان لی مالا لعملت بعمل فلان فهو بنیته واجرهما سواء ، وعبد رزقه الله تعالیٰ مالا ولم یرزقه علما یخبط فی ماله بغیر علم لایتقی فیه ربه ولا یصل فیه رحمه ولایعلم لله تعالیٰ فیه حقا فهذا باخبث المنازل ۔ وعبد لم یرزقه مالا ولاعلما فهو یقول : لو ان لی مالا لعملت فیه بعمل فلان فهو بنتیه ووزرهما سواء ۔

حضرت ابوکبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اس کو محفوظ کرلو۔ دنیا صرف چار لوگوں کے لئے ہے، ایک وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال اور علم دیا، تو وہ اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور اللہ کا حق اس سلسلہ میں پہچانتا ہے، یہ سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے۔ دوسرا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے علم عطا فرمایا اور مال نہ دیا، اور وہ اچھی نیت رکھتا ہے، کہتا ہے: کہ اگر مجھے مال ملتا تو فلاں کی طرح اچھے اچھے کاموں میں خرچ کرتا۔ تو یہ اور وہ دونوں احر میں برابر ہیں۔ تیسرا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال دیا اور علم نہیں دیا، تو اب یہ اپنے مال میں جہالت کے سبب بے راہ روی کا شکار ہے، اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا، صلہ رحمی نہیں کرتا، اور اللہ کا حق نہیں پہچانتا، تو یہ بد ترین مقام پر ہے۔ چوتھا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نہ مال دیا اور نہ علم ۔ اور کہتا ہے: کہ اگر مجھے مال ملتا تو فلاں کی طرح اڑاتا۔ تو بدنیتی کے سبب یہ اور وہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

۳۹۰۲۔ **عن** طاؤس بن ۱ شیم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نعمت الدار الدنیا لمن تزود منها لأخرته حتی یرضی ربه ۔وبئست الدنیا لمن صدته آخرته وقصرت به عن رضاء ربه ۔

حضرت طاؤس بن اشیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کا گھر اس کے لئے بہت اچھا ہے جو اس سے آخرت کا توشہ تیار

۳۹۰۲۔ المستدرك للحاکم کتاب الرقاق　　استعد للموت قبل نزول الموت

کرے کہ اس سے اس کا رب راضی ہو۔اور یہ گھرا سکے لئے بہت برا ہے جو آخرت کے لئے اس کو آڑ بنالے اور اپنے رب کی رضا حاصل نہ کر سکے۔۱۲م

۳۹۰۳۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لاتسبوا الدنیا ، فلنعم المطیة للمؤمن علیها یبلغ الخیر وعلیها ینجو من الشر ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کو گالی نہ دو، یہ مومن کے لئے بہترین سواری ہے،اس کے ذریعہ بھلائی تک پہونچے گا اور شر سے نجات پائے گا۔۱۲م

۳۹۰۴۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نعم العون علی تقوی اللہ المال ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تقوی اور پرہیزگاری پر بہترین معاون مال ہے۔۱۲م

۳۹۰۵۔ **عن** معاویة بن حیدة القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نعم العون علی الدین قوت سنة ۔

حضرت معاویہ حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک سال کا رزق جمع کر لینا دین کے لئے بہترین مددگار ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غالباً تمہیں اس بات میں شک نہیں ہوگا کہ مومن کے تمام دنیوی کام بھی دین ہیں، خواہ وہ کھانا پینا ہو۔یالباس اور سواری ہو۔زیب وزینت ہو۔یا خرید وفروخت۔کھیتی اور زراعت ہو

۳۹۰۳۔ مسند الفردوس للدیلمی　باب لام الف　۷۲۸۸

۳۹۰۴۔ مسند الفردوس للدیلمی　باب لام الف　۶۷۵۶

۳۹۰۵۔الطبرانی فی الکبیر

۔یا اپنے اہل وعیال سے خوش طبعی ۔اپنے گھوڑے وغیرہ سواری کے جانوروں اور دیگر سواریوں کا سیکھنا سکھانا۔حتی کہ شادی بیاہ میں مسابقت اور خربوزہ وغیرہ سے آپسی کھیل۔

رہا منافق تو اس کے تمام دینی کام بھی محض دنیا ہیں، حتی کہ روزہ نماز، حج وصدقات، تواضع و پرہیزگاری۔ان میں امتیاز نیتوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔اور مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے، جبکہ منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے۔

تو اگر دینی امور سے خالص دینی امور ہی مراد ہوں جن میں دنیا کو دخل نہ ہو تو ایسی تخصیص واضح البطلان ہے۔اور اگر ایسی چیزیں مراد ہوں جن کو دین میں دخل ہے اور دینی امور کے لئے ذریعہ ہیں تو پھر تخصیص وتعیم دونوں برابر انباء الحی ص ۲۶۶

واضح رہے کہ افعال مکلفین خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی حکم شرعی سے خالی نہیں ہونگے۔ یعنی مستحب سے لے کر فرض تک اور کراہت سے لے کر حرمت تک اور اباحت۔اور ان تمام چیزوں کا بیان شان نبوت ہی کے لائق ہے۔اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے کہ نبی مباحات میں نہ مخالفت کرتے اور نہ شدت سے پیش آتے ہیں۔ان کا منصب تو یہ ہے کہ وہ امت کے لئے ایک میزان قائم فرمائیں تا کہ وہ حد اعتدال پر قائم رہیں۔اور ان کو حقوق عباد و حقوق اللہ کی تعلیم فرمائیں۔

اب اگر وہ بغیر کسی جزم وحکم کے کسی چیز کی جانب اشارہ فرمائیں اور طبیعتیں اپنی عادت وغیرہ کے ذریعہ کسی دوسری جانب مائل ہوں اور میزان اعتدال سے خروج لازم نہ آئے تو ان کے فعل وترک میں بندوں کو اختیار رہتا ہے یہی مطلب ہے اس حدیث کا جس میں حضور نے فرمایا:

انتم اعلم بامور دنیاکم۔

تم اپنے دنیوی معاملات کو خود جانو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام دینی مباحات میں بھی یہی طریقہ اپنایا۔ اس کی واضح مثال وہ حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال اقدس سے قبل ایک کاغذ طلب فرمایا، صحابہ کرام میں اس سلسلہ میں اختلاف ہوا اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے درد کی شدت کے وقت آپ کو زحمت دینا گوارہ نہ فرمائی اور کہا: ہمارے لئے کتاب اللہ کافی ہے۔ لہذا حضور نے ان پر شدت وسختی نہ فرمائی بلکہ ان کو ان کے حال چھوڑ دیا اور فرمایا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ، میرے حضور تنازع مناسب نہیں۔ بخاری ومسلم

ہاں حضور نے صنعت وحرفت کے طریقوں اور تجارت وزراعت کی تعلیم وترکیب سے اس لئے گریز فرمایا کہ عقول سلیمہ اس کو حاصل کرنے میں مستقل ہیں، لوگ اس میں ازخود مشغول رہتے ہیں۔ مکمل توجہ اور عمیق نگاہ سے کام لیتے ہیں۔ اگر لوگوں کو ان چیزوں کی ضرورت ہوتی تو ضرور شریعت ان کو بیان فرماتی جیسے حضرت آدم وحضرت داؤد علیہما السلام کو کھیتی باڑی اور زرہ بنانے کی ترکیب سکھائی۔ لہذا حضور کا ان تمام چیزوں سے تعرض نہ فرمانا ایسا ہی ہے جیسے علم نحو وصرف، معانی وبیان، لغت واشتقاق اور دوسرے علوم مروجہ کہ قرآن وحدیث کی تعلیم وتعلم میں جن کی ضرورت پیش آتی ہے، بیان نہ فرمائے حالانکہ یہ سب علوم دینیہ ہیں اور لوگ اس زمانہ میں ان سے واقف تھے۔

انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی بعثت اسی لئے ہوئی کہ وہ تعلیم امت فرمائیں اور ان کا مقصود اعظم ان غیوب کی تعلیم دینا ہے جہاں عقل وحواس کی رسائی نہ ہوسکے۔ اسی لئے علوم دینیہ میں علم اصول فقہ، اس کے قواعد کی تاسیس اور فوائد کا اظہار نہ فرمایا۔ البتہ کچھ اصول قائم فرماکر لوگوں کو ان کے لئے راہ ہموار فرمادی اور پھر چھوڑ دیا کہ اجتہاد واستنباط سے کام لیں۔ انباء الحی۔ ص ۲۲۷

عالم حادث ہے

۳۹۰۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخلت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعقلت ناقتی بالباب، فاتاہ ناس من بنی تمیم فقال: اقبلوا البشری یابنی تمیم، قالوا: قد بشرتنا فاعطنا مرتین۔ ثم دخل علیہ ناس من الیمن فقال: اقبلوا البشری یا اھل الیمین ان لم یقبلھا بنو تمیم، قالوا: قد قبلنا یا

۳۹۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی قول اللہ وھو الذی یبدء الخلق ۱/۴۵۳

رسول الله !قالوا: جئناك لنسألك عن هذا الامر ،قال: كان الله ولم يكن شئ غيره وكان عرشه على الماء وكتب فى الذكر كل شئ وخلق السموات والارض۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی سواری دروازہ پر باندھی، اسی درمیان کچھ تمیمی شخص آئے، تو حضور نے فرمایا: اے بنو تمیم بشارت لو، بولے: آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو آپ ہمیں کچھ مال بھی عطا فرمائیں، یہ دو مرتبہ کہا۔ پھر کچھ لوگ یمن سے آئے، فرمایا: اے اہل یمن! بشارت لو ،اس کو بنو تمیم نے تو قبول کیا نہیں، بولے: یارسول اللہ! ہم نے قبول کی، اور عرض کی: ہم آپ کی خدمت میں اس دنیا کے بارے میں معلوم کرنے حاضر ہوئے ہیں، فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات تھی اور کچھ نہ تھا، اس کا عرش اعظم پانی پر تھا اور لوح محفوظ میں سب کچھ تحریر فرمادیا اور آسمانوں اور زمین کو بنایا۔۱۲م

۳۹۰۷۔ **عن** ابى رزين رضى الله تعالىٰ عنه قال : قلت يارسول الله ! اين كان ربنا قبل ان يخلق خلقه ، قال : كان فى عماء ماتحته هواء وما فوقه هواء وخلق عرشه على الماء۔

حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مخلوق کی تخلیق سے پہلے اللہ رب العزت کا جلوہ کہاں تھا، فرمایا: کنز مخفی تھا، ادھر ادھر ہوا تھی اور اپنے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بات ضروریات دین سے ہے کہ عالم اپنے تمام اجزاء کے ساتھ حادث مسبوق بالعدم ہے، پہلے نہیں تھا پھر وجود میں آیا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی قدیم نہیں، اور اس کی صفات نہ اس کی ذات کا عین ہیں اور نہ غیر۔

۳۹۰۷۔الجامع للدارمی تفسیر سورہ یونس

المسند لاحمد بن حنبل مرویات ابی رزین

اس مسئلہ (حدوث) میں کسی کلمہ گو کا اختلاف نہیں خواہ وہ اہل بدعت ہی سے ہو، بلکہ جو بھی آسمانی مذہب کا قائل ہے وہ بھی اس میں متفق ہے۔ضروریات دین میں کسی کے لئے نہ سند خاص کی ضرورت اور نہ کسی خارجی نص کی حاجت، اور نہ اس میں تاویل مسموع ہے نہ نفع بخش۔

یعنی کسی کو ایسے اعتقادی مسئلہ میں جس پر عوام وخواص مسلمین زمانہ خیر وصلاح سے قائم رہے اپنی طرف سے کوئی جدید معنی نکالنا اور اس کے ظاہر کو ترک کردینا قطعا باطل ہے، جیسے جنت ودوزخ کی تاویل میں کوئی کہہ گیا کہ اس سے مراد لذت روحانی اور الم نفسانی ہے۔اور جیسے خاتم النبیین کے معنی گڑھ لئے کہ اصل نبوت مراد ہے باقی انبیائے کرام بالعرض وبالتبع نبی ہیں۔دیوبندیوں کا یہی نظریہ ہے۔

امام ابوزکریا نووی (روضہ) میں۔اور ابن حجر (اعلام) میں فرماتے ہیں: کہ صحیح بات یہ ہے کہ مسئلہ اجماعی کا انکار اس وقت کفر ہوگا جب ایسے اجماعی مسئلہ کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہے، خواہ اس کا ثبوت نص سے ہو یا بغیر نص۔

شرح مقاصد میں کہا: کہ جس کا علم دینی امور میں قطعی طور پر معلوم ہو کہ یہ اپنے ظاہری معنی پر ہے۔لہذا اس کی تاویل حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب ہوگی۔

اسی لئے حدوث عالم کے خلاف عقیدہ رکھنے والے بالاتفاق کافر ہیں۔چنانچہ خفاجی شرح شفا نسیم الریاض میں۔علامہ ابن حجر مکی الاعلام بقواطع الاسلام میں۔محقق علی الاطلاق مسایرہ میں۔عارف باللہ امام محمد سنوسی ام البراہین میں۔قاضی بیضاوی طوالع الانوار میں۔اور اس کی شرح مطالع الانظار میں۔امام ابن امیر الحاج شرح تحریر میں۔امام یوسف اردبیلی کتاب الانوار میں۔علامہ سعد الدین تفتازانی مقاصد اور اس کی شرح میں۔ایسے لوگوں کی تکفیر فرماتے ہیں جو عالم کے قدیم ہونے کے قائل ہیں۔

جمع الجوامع اور اس کی شرح، بحر الرائق، طحطاوی علی الدر، اور رد المحتار وغیرہا کتب میں بھی ایسے لوگوں کی تکفیر مصرح ہے۔

(انباء الحی ص ۲۳۵)

منکرین علم غیب کی مستدل احادیث اوران کا جواب

۳۹۰۸۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : خرجنا مع رسول اللہ ﷺفی بعض أسفارہ حتی اذا کنا با لبید اء أو بذا ت الحیش انقطع عقدی ، فأقام رسول اللہ ﷺعلی التماسہ وأقام الناس معہ ، ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء ، فأتی الناس الی أبی بکر الصدیق فقالوا : ألا تری ماصنعت عائشة ، أقامت برسول اللہ ﷺ والناس لیسوا علیٰ ماء ولیس معھم ماء ، فجاء أبو بکر و رسول اللہ ﷺواضع راسہ علی فخذ ی قد نام فقال : حبست رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والناس لیسو ا علیٰ ماء ولیس معھم ماء ، فقالت عائشة : فعاتبنی أبو بکر وقال ما شاء اللہ تعالیٰ أن یقول وجعل یط عننی بیدہ فی خاصرتی فلا یمن عنی من التحرك اِلا مکان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیٰ فخذی ، فقام رسول اللہ ﷺحین أصبح علی غیرماء فأنزل اللہ تعالیٰ عز وجل آیة التیمم فتیمموا فقال أُسید بن حضیر ، ما ھی بأول برکتکم یا ال أبی بکر قالت: فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ أصبنا العقد تحتہ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلے۔تو جب ہم مقام بیداء میں یا ذات جیش میں پہونچے تو میرا ہار گم ہوگیا۔تو حضور سید عالم ﷺ نے اس ہار کو تلاش کرنے کیلئے قیام فرمایا تو ساتھ کے تمام صحابہ کرام بھی وہیں ٹھہر گئے۔اس وقت نہ لوگوں کے پاس پانی تھا اور نہ اس مقام پر پانی کا کہیں پتہ ونشاں۔لوگ پریشان ہوکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ حضرت عائشہ نے کیا کر رکھا ہے کہ سرکار او رتمام لوگوں کو اس حال میں روک رکھا ہے کہ نہ یہاں کہیں پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس۔

۳۹۰۸۔ الصحیح لمسلم ، الطھارۃ، ۱۶۰/۱ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، الیتیم ، ۴۸/۱
المسند لابی عوانة، ۳۰۲/۱ ☆

تو حضرت ابوبکر صدیق میرے پاس اس وقت آئے جب رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر سر رکھے آرام فرما تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے اے عائشہ! تم نے رسول اللہ ﷺ کو روک رکھا ہے اور لوگ پریشان ہیں کہ نہ انکے پاس پانی ہے اور نہ یہاں کہیں پانی کا پتہ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: مجھے جو کچھ بھی کہہ سکتے تھے سخت سست کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچے مارے میرے زانو پر سرکار کا سر تھا اس لئے میں ہل نہ سکی۔ سرکار صبح کے وقت بیدار ہوئے اس حال میں کہ پانی نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ چنانچہ سب نے تیمم کر کے نماز پڑھی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے آل ابی بکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (بلکہ اس جیسی دوسری تمہارے صدقے میں پہلے بھی حاصل ہو چکی ہیں) حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پھر جب ہم نے اپنا اونٹ اٹھایا تو اسکے نیچے ہار مل گیا۔ ۱۲م

۳۹۰۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوما بلحم فرفع الیه الذراع و کانت تعجبه فنهس منها نهسة فقال: انا سید الناس یوم القیامة ـ هل تدرون بم ذاك؟ یجمع الله تعالیٰ یوم القیامة الاولین والآخرین فی صعید واحد فیسمعهم الدعی وینفذ هم البصر وتدنو الشمس، فیبلغ الناس من الغم والکرب مالا یطیقون وما لا یحتملون، فیقول بعض الناس لبعض: الا ترون ما انتم فیه، الا ترون ما قد بلغکم، الا تنظرون الی من یشفع لکم ء عنی الی ربکم، فیقول بعض الناس لبعض ایتوا آدم، فیأتون آدم علیه السلام فیقولون: یآدم! انت ابو البشر خلقك الله بیده ونفخ فیك من روحه وامر الملائکة فسجدوا لك، اشفع لنا الی ربك، الا تری ما نحن فیه، الا تری ما قد بلغنا۔ فیقول آدم: ان ربی غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله، انه نهانی عن الشجرة فعصیته، نفسی نفسی، اذهبوا الی غیری، اذهبوا الی نوح، فیأتون نوحا علیه السلام

۳۹۰۹۔ الصحیح لمسلم، 　کتاب الایمان، 　۱/۱۱۱

فیقولون : یا نوح! انت اول الرسول الی الارض وسماك اللہ عبدا شکورا، اشفع لنا الی ربك، الا تری ما نحن فیہ ،الا تری ماقد بلغنا ،فیقول لهم، : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ، و انہ قد کانت لی دعوۃ دعوت بها علی قومی، نفسی نفسی، اذهبوا الی ابراهیم، فیأتون ابراهیم فیقولون : انت نبی اللہ تعالیٰ وخلیلہ من اهل الارض، اشفع لنا الی ربك، الا تری الی ما نحن فیہ الا تری الی ما قد بلغنا۔ فیقول لهم ابراهیم، ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولا یغضب بعدہ مثلہ، وذکر کذباتہ، نفسی نفسی، اذهبوا الی غیری، اذهبوا الی موسی فیأتون موسی علیہ السلام فیقولون : یا موسی! انت رسول اللہ، فضلك اللہ تعالیٰ برسالتہ وتکلیمہ علی الناس، اشفع لنا الی ربك، الا تری ما نحن فیہ الا تری ما قد بلغنا۔ فیقول لهم موسی، ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ، وانی قتلت نفسا لم اومر بقتلها، نفسی نفسی ،اذهبوا الی عیسی فیأتون عیسی علیہ السلام فیقولون : یا عیسی! انت رسول اللہ و کلمت الناس فی المهد وکلمۃ منہ القاها الی مریم وروح منہ، فاشفع لنا الی ربك الا تری ما نحن فیہ الا تری ما قد بلغنا۔ فیقول لهم عیسی : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ،ولن یغضب بعدہ مثلہ، ولم یذکر لہ ذنبا،نفسی نفسی، اذهبوا الی غیری، اذهبوا الی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیاتونی فیقولون : یا محمد! انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء ،وغفر اللہ لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر، اشفع لنا الی ربك، الا تری ما نحن فیہ، الاتری ما قد بلغنا، فانطلق فآتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح اللہ تعالیٰ علی ویلهمنی من محا مدہ وحسن الثناء علیہ شئیا لم یفتحہ لا حد قبلی ،ثم قال :یا محمد ارفع راسك، سل تعطہ اشفع تشفع، فارفع راسی فاقول : یا رب امتی امتی ،فیقال : یا محمد! ادخل الجنة من امتك من لا حساب علیہ من

اور آپکا نام شکر گزار بندہ رکھا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، دیکھئے تو ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائے گا۔ میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے لئے دنیا ہی میں کرلی، اب مجھے اپنی فکر ہے۔ اب مجھے خود اپنی فکر ہے۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ۔ سب حیران و پریشان حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل بنا کر بھیجے گئے۔ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، ہماری حالت تو ملاحظہ فرمایئے کہ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ آئندہ کبھی فرمائے گا۔ اور اپنی تین لغزشوں کا تذکرہ فرمائیں گے اور کہیں گے: آج تو مجھے اپنی فکر ہے، آج تو مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ یعنی حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب ٹھوکریں کھاتے حضرت موسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت موسی! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام اور کلام سے لوگوں پر آپ کو فضیلت بخشی، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں کہ ہم اس رنج وغم سے خلاصی پائیں ہماری حالت کو دیکھیں کیسی خستہ ہورہی ہے۔ حضرت موسی علیہ السلام بھی وہی کہیں گے، آج میرے رب نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی پہلے فرمایا تھا ارنہ اس کے بعد فرمائے گا۔ میں نے دنیا میں ایک ایسے شخص کو قتل کردیا تھا جس کا مجھے حکم نہ ملا تھا، مجھے اپنی اس لغزش کی فکر دامنگیر ہے مجھے خود اپنی فکر ہے، تم حضرت عیسی علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ۔ سب لوگ حضرت عیسی کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے حضرت عیسی! آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے پالنے میں لوگوں سے کلام کیا، آپ تو اللہ کا کلمہ ہیں کہ حضرت مریم کی طرف القا ہوا، اور اللہ تعالی کی طرف سے پاک روح ہیں، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں، دیکھئے تو سہی کہ ہماری کیسی بری حالت ہورہی ہے۔ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا جواب بھی وہی ہوگا کہ آج میرے رب نے وہ

غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائیگا۔ کسی لغزش کا تذکرہ تو نہیں کریں گے لیکن یہ ضرور فرمائیں گے۔ آج مجھے اپنی فکر ہے آج مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو۔ حضور فرماتے ہیں: پھر وہ سب میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمائیں، آپ ہماری شفاعت فرمائیں ۔آپ ملاحظہ کیجئے کہ ہماری حالت کتنی نازک ہے، یہ سن کر میں عرش الٰہی کے قریب جاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدہ کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد ثنا بیان کرنے کے لئے مجھ پر ایسے دروازے کھولے گا اور اپنے محامد الہام فرمائیگا کہ کسی کیلئے وہ دروازے نہ کھلے ہوں گے، پھر ارشاد ربانی ہوگا، اے محمد! اپنا سر اٹھایئے، مانگئے دیا جائیگا اور شفاعت کیجئے قبول ہوگی، میں سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے میری امت کو رنج وغم سے نجات دے، ندا ہوگی۔ اے محمد: آپ اپنی امت کی ایک جماعت کو بے حساب کتاب جنت کے باب ایمن سے داخل کیجئے اور جنت میں داخل ہونے کے بھی مستحق ہوں گے داخل ہوگی، قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے، جنت کے دروازوں کی کشادگی اتنی ہوگی جیسے مکہ مکرمہ اور ہجر کے درمیان فاصلہ، یا جیسے مکہ مکرمہ اور بصری کے درمیان کی دوری۔۱۲م

۳۹۱۰۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی لله تعالیٰ علیه وسلم: انی لا شفع یوم القیامة لاکثر مما علی وجه الارض من شجر و حجر و مدر۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۳۹۱۰۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/ ۳۳۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۱۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۵۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ۴۸۹
کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵۴، ۱۴/ ۴۰۰ ☆ المغنی للعراقی، ۴/ ۵۱

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر اور ڈھیلے ہیں میں قیامت کے دن ان سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت کرونگا۔

۳۹۱۱۔ **عن** ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : جاء رسول اللہ ﷺ فدخل علیّ صبیحۃ بنیٰ بی فجلس علی فراشی کمجلسك منی ، فجعلت جویریات یضربن الدف لهن ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر الی ان قالت احداهن وفینا نبی یعلم ما فی غد، فقال : دعی هذا و قولی الذی کنت تقولین ۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میری شادی میں تشریف لائے، چھوکریاں دف بجا کر میرے باپ چچا جو بدر میں شہید ہوئے تھے ان کے اوصاف گاتی تھیں کہ اس میں کوئی بولی: ہم میں وہ نبی ہیں جنہیں آئندہ کا حال معلوم ہے، (ﷺ) اس پر سید عالم ﷺ نے فرمایا: اسے رہنے دو اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہے جا۔

۳۹۱۲۔ **عن** ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثروا من الصلوۃ علی فی کل یوم جمعۃ ، فان صلوۃ امتی تعرض علی فی کل یوم جمعۃ ، فمن کان اکثرھم علی صلوۃ کان اقربھم منی منزلۃ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۹۱۱۔ السنن لابی داؤد، باب فی الغناء ۶۷۴/۲

السنن الکبری للبیہقی ۲۸۹/۷ ☆ الاتحافات السنیۃ، ۵۵۸/۶

مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۱۴۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۲/۹

۳۹۱۲۔ السنن الکبری للھیثمی، ۲۴۹/۳ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ۵۰۳/۲

التفسیر للطبری، ۸٤/۳ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳/۱

المستدرك للحاکم، ٤۲۱/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۳۳۲/٦

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھو کہ میری امت کا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔تو جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھیگا وہ مجھ سے قریب رہے گا ۔۱۲م

۳۹۱۳۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ان اللہ تعالیٰ ملکا اعطی اسماع الخلائق کلھا قائم علی قبری الی یوم القیامۃ، فما من احد یصلی علی صلوۃ الا ابلغنیھا ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدانے تمام جہاں کی بات سن لینے کی طاقت عطا کی ہے۔وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر رہیگا جومجھ پر درود بھیجے گا یہ مجھ سے عرض کریگا۔

۳۹۱۴ ۔ **عن** ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثروا الصلوۃ علی ، فان اللہ تعالیٰ و کل لی ملکا عن قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلک الملک : یا محمد ، صلی اللہ علیک و سلم ، ان فلان بن فلان یصلی علیک الساعۃ ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے۔جب کوئی میرا امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: یارسول اللہ! فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی، حضور پر درود بھیجی ہے ﷺ ۔فتاوی رضویہ

۳۹۱۳۔ الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۲/۴۹۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۶۹۴۸
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۱۴۲ ☆ میزان الاعتدال للذھبی ،

۳۹۱۴۔ کنز العمال للمتقی ، ۲۱۸۱، ۱/۴۸۴ ، ☆ السنن الکبری للھیثمی ، ۳/۲۴۹
الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۲/۴۹۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۲/۱۴۴

۳۹۱۲۔ **عن** طلحة رضی الله تعالیٰ عنه قال : مررت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بقوم علی رؤس النخل فقال: مایصنع هؤلاء؟ قلت: یلقحونه ، یجعلون الذکر فی الانثی فتلقح ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ماأظن یغنی ذلك شیئا ، قال: فاخبروا بذلك فترکوه ، فاخبر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بذلك فقال: انکان ینفعهم ذلك فلیصنعوه ،فانی انما ظننت ظنا فلاتواخذونی بالظن ولکن اذا حدثتکم عن الله شیئا فخذوا به ، فانی لن اکذب علی الله عزوجل ۔

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرا، وہ اپنی کھجور کی کھیتیوں میں مشغول تھے،فرمایا: یہ لوگ کیا کرتے ہیں ،میں نے کہا: اصلاح کرر ہے ہیں ،نر اور مادہ کی قلم لگا رہے ہیں جس سے کاشت میں اضافہ ہوگا، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ اس سے کوئی فائدہ ہوگا، کہتے ہیں، لوگوں کو جب یہ بتایا گیا تو انہوں نے یہ طریقہ چھوڑ دیا،(اس سے نقصان ہوا) تو حضور ﷺ کو اس کی خبر دی گئی،فرمایا: اگر ان کو اس سے فائدہ ہے تو کریں، میں نے تو اپنا عندیہ پیش کیا تھا، میرے اس مشورہ پر عمل نہ کریں، ہاں جب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ بیان کروں تو اس پر عمل کرو، کہ میں کبھی اللہ کی جناب میں جھوٹ نہیں کہتا۔۱۲م

۳۹۱۳۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال : قدم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة وهم یابرون النخل ، یقول: یلقحون النخل ، فقال : ماتصنعون؟ قالوا: کنا نصنعه ،قال لعلکم لو لم تفعلوا لکان خیرا ،قال: فترکوه فنقصت ، قال: فذکروا ذلك له فقال: انما انا بشر ، اذا امرتکم بشیٔ من دینکم فخذوا به ، واذا امرتکم بشیٔ من رأی فانما انا بشر

۳۹۱۲۔الصحیح لمسلم کتاب الفضائل باب وجوب امتثال ماقاله شرعا ۱٦٤/۲

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب مدینہ شریف تشریف لائے تو اہل مدینہ کو دیکھا کہ وہ کھجور کی قلم لگاتے ہیں اور نر کھجور کا شگوفہ مادہ کھجور میں ڈالتے ہیں، فرمایا: تم یہ کیا کرتے ہو؟ عرض کیا: ہم ایسا ہی کرتے آئے ہیں، فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو امید ہے کہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ لہذا ان لوگوں نے یہ طریقہ چھوڑ دیا، اس وجہ سے کاشت کی پیداوار میں کمی آگئی، یہ واقعہ حضور کی خدمت میں عرض کیا تو فرمایا: میں ایک انسان ہوں، جب میں تمہیں دین کے سلسلہ میں بتاؤں تو عمل کرو، اور جب میں اپنی رائے اور مشورہ کے طور پر کہوں تو میں ایک انسان ہوں۔ ۱۲م

۳۹۱۴۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مربقوم فقال: لو لم تفعلوا لصلح ، قال: فخرج شيصا فمر بهم فقال: مالنخلكم ؟ قالوا: قلت كذا و كذا ، قال: انتم اعلم بامر دنيا كم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ ایسے لوگوں کے پاس سے گذرے جو کھجور کے شگوفہ سے قلم لگارہے تھے، فرمایا: اگر ایسا نہ کرو تو بہتر ہو، کہتے ہیں: وہ کھجوریں کچی ہی گرگئیں، پھر ایک دن حضور کا گذر ہوا تو فرمایا: تمہاری کھیتی کو کیا ہوا، بولے: اتنی اتنی کم ہوگئی، فرمایا: تم اپنے دنیوی امور کو زیادہ جانتے ہو۔ ۱۲م

۳۹۱۵۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : سلونى فهابوا ان يسئلوه ، قال: فجاء رجل فجلس عند ركبتيه فقال يا رسول الله ! ماالاسلام ؟ قال : لاتشرك بالله شيئا وتقيم الصلوة وتؤتى الزكوة وتصوم رمضان ،قال: صدقت ، قال : يارسول الله ! ماالايمان؟ قال: ان تؤمن بالله وملائكته و كتابه ولقائه ورسله وتؤمن بالبعث وتؤمن بالقدر كله ، قال: صدقت ، قال : يارسول الله ! ماالاحسان ؟ قال ان تخشى الله كانك تراه فانك ان

۳۹۱۳۔الصحيح لمسلم　كتاب الفضائل　باب وجوب امتثال ماقاله شرعا　۲/۲٦٤

۳۹۱۴۔الصحيح لمسلم　كتاب الفضائل　باب وجوب امتثال ماقاله شرعا　۲/۲٦٤

لاتکن تراه فانه یراك ، قال: صدقت ، قال: یارسول الله ! متی تقوم الساعة ، قال : ماالمسئول عنها باعلم من السائل ، وساحدثك عن اشراطها ، اذا رأیت المرأة تلدر بها فذاك من اشراطها واذا رأیت الحفاة العراة الصم البکم ملوك الارض ، فذاك واذا رأیت رعاء البهم یتطاولون فی البنیان فذاك من اشراطها فی خمس من الغیب لایعلمهن الاالله ثم قرء : ان الله عنده علم الساعة وینزل الغیث ویعلم مافی الارحام وماتدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت الی آخر السورة ثم قام الرجل فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ردوه فالتمس فلم یجدوه فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: هذا جبرئیل علیه السلام اراد ان تعلموا اذا لم تسئلوا ۔

۳۹۱۶۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : اعطی نبیکم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل شئ الا مفتاح الغیب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے نبی ﷺ کو ہر چیز عطا ہوئی مگر غیب کی کنجی۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہم اس بات کے قائل ہیں کہ ذات وصفات خداوند قدوس کا علم اور بالفعل غیر متناہی چیزوں کا علم اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہے۔ہاں قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا کہ جمیع ما کان وما یکون کا علم ی عنی اول یوم سے آخر یوم تک کا احاطہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات وصفات کے علوم سے جو چاہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔

نیز صریح نصوص کو محتمل سے رد نہیں کیا جا سکتا،اور نہ ہی نصوص قرآن کے متعارض

۳۹۱۵۔الصحیح لمسلم کتاب الایمان

۳۹۱۶۔التفسیر لابن جریر

احادیث احادپیش کی جاسکتی ہیں۔

اب چند اصول وقواعد کی روشنی میں تمام احادیث کا جواب واضح ہے جومنکرین پیش کرتے ہیں۔انباء الحی ص۲۵۲

حضور ﷺ منافقین کو پہچانتے تھے

۳۹۱۷۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ثم دل اللہ جل وعلا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بعد علی المنافقین فکان یدعو باسم الرجل من اهل النفاق۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اس کے بعد منافقین کے بارے میں بتادیا،تو حضور ہر ہر منافق کا نام لے کر پکارتے (اور مسجد نبوی سے نکلنے کا حکم فرماتے)۔۱۲م

۳۹۱۸۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یوم جمعة خطیبا فقال: قم یا فلان فاخرج فانك منافق۔ فاخرجهم باسمائهم۔

۳۹۱۷۔التفسیر لابن جریر ابی حاتم　تفسیر سورۃ محمد　۱۸۵۹

۳۹۱۸۔جامع البیان للطبرانی　تحت آیة وممن حولکم من الاعراب

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن خطبہ دینے تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: اے فلاں! کھڑا ہو اور نکل جا، کہ تو منافق ہے، لہذا سب کے نام لے کر نکال دیا۔۱۲م

۳۹۱۹۔ عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لقد خطبنا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبة ماشھدت مثلھا قط فقال : ایھا الناس ! ان منکم منافقین فمن سمیته فلیقم ، قم یافلان ، قم یا فلان ، حتی قام ستة وثلاثون رجلا ، ثم قال: ان منکم وان منکم ،وان منکم فسئلوا اللہ العافیة ۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جمعہ کو حضور ﷺ نے خطبہ دیا، میں نے کبھی ایسا خطبہ نہ سنا، اس میں فرمایا: اے لوگو! تم میں کچھ منافق ہیں، تو میں جس کا نام لوں وہ کھڑا ہو جائے، کھڑا ہو اے فلاں! کھڑا ہو اے فلاں! یہاں تک کہ (۳۶) لوگ کھڑے ہوئے، پھر فرمایا: بیشک تم میں سے، بیشک تم میں سے، بیشک تم میں سے، تو اللہ سے عافیت مانگو۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام بغوی قدس سرہ نے آیت (ولو نشاء لارینا کھم فلعرفتاھم) کے تحت فرمایا:
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس آیت کے نزول کے بعد منافقین کے سلسلہ میں کچھ بھی پوشیدہ نہ رہا بلکہ حضور ان کو ان کی نشانیوں سے پہچانتے تھے۔ بلکہ صحابہ کرام بھی پہچانتے تھے۔ مثلا حضرت حذیفہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ منافقین کے بہت سے لوگوں سے واقف تھے اور ان کی شخصیات کو پہچان لیتے تھے۔ انباء الحی ص ۱۵۳

۳۹۲۰۔ عن حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : مربی عمربن الخطاب رضی

۳۹۱۹۔الدرالمنثور للسیوطی   سورۃ التوبة   وممن حولکم من الاعراب

۳۹۲۰۔تاریخ دمشق لابن عساکر   ترجمه حذیفه   ۱۵۰

اللہ تعالیٰ عنه وانا جالس فی المسجد ، فقال لی : یاحذیفة ! ان فلانا قد مات فاشهده قال: ثم مضی حتی اذا کاد ان یخرج من المسجد التفت الی فرانی وانا قلت : اللهم لا ، ولن ابرئ احدا بعدك ، فرأیت عینی عمر جاء تا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس سے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گذرے جب میں مسجد نبوی میں حاضر تھا، فرمایا: اے حذیفہ! بیشک فلاں کا انتقال ہوگیا ہے اس کے جنازہ میں جانا، پھر آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ مسجد سے باہر قدم رکھنے ہی والے تھے کہ میری جانب متوجہ ہوکر دیکھا اور میں اپنی جگہ ہی بیٹھا تھا، سمجھ گئے اور میرے پاس واپس تشریف لائے اور فرمایا: اے حذیفہ! میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا میں اسی قوم سے ہوں، میں نے عرض کیا: یا اللہ! ہرگز نہیں، اب میں کسی سے آپ کے بعد براءت ظاہر نہیں کروں گا۔ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت عمر کی آنکھیں یہ سن کر بہہ نکلیں۔ ۱۲م

۳۹۲۱۔ **عن** حمید بن هلال قال : اتی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه برجل یصلی علیه فدعا بوضوء لیصلی علیه و عنده حذیفة فمرزه مرزة شدیدة ،قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه : اذهبوا فصلوا علی صاحبکم من غیر ان یخبره ، فقال عمر : یا حذیفة أمنهم انا ، قال :لا،قال: ففی عمالی احد منهم ؟ قال رجل واحد وکأ نما دل علیه حتی نزعه من غیر ان یخبره ۔

حضرت حمید بن ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک جنازہ نماز کے لئے لایا گیا آپ نے وضو کے لئے پانی منگایا کہ وضو کر کے نماز پڑھائیں، آپ کے پاس حضرت حذیفہ بھی بیٹھے تھے، آپ نے زور سے چٹکی لی، (یعنی نماز پڑھانے سے منع کیا) حضرت عمر فاروق اعظم نے فرمایا: جاؤ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو بغیر بتائے ، پھر حضرت عمر نے فرمایا: اے حذیفہ ! کیا میں ان میں سے ہوں، عرض کیا: نہیں، فرمایا: میرے عاملوں میں سے کوئی انہیں سے ہے: عرض کیا ایک، حضرت حذیفہ نے گویا آپ کو

۳۹۲۱۔ کنزالعمال للمتقی ترجمہ حذیفه ۳۶۹۶۱

اشارہ کیا یہاں تک کہ آپ نے بغیر اطلاع دیئے اس کو علیحدہ کردیا۔۱۲م

۳۹۲۲۔ **عن** زید بن وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : مات رجل من المنافقین فلم یصل علیہ حذیفۃ فقال لہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما: أمن القوم ھذا قال: نعم، قال : باللہ أمنھم انا، قال : لا ، ولن اخبرہ بعدك احدا ۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ منافقین میں سے ایک شخص مرگیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا یہ اسی قوم سے ہے؟ بولے: ہاں، فرمایا: قسم بخدا! کیا میں بھی انہیں سے ہوں، بولے: نہیں، اور میں اب آپ کے بعد کسی کو نہیں بتاؤں گا۔۱۲م

۳۹۲۳۔ **عن** السدی قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عرضت علی امتی فی صورھا فی الطین کماعرضت علی آدم واعلمت من یؤمن بی ومن یکفر ، فبلغ ذلك المنافقین فقالوا استھزاء ، زعم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ یعلم من یومن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق ونحن معہ وما یعرفنا، فبلغ ذلك رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ تعالیٰ واثنی علیہ ثم قال: مابال اقوام طعنوا فی علمی ، لاتسألونی عن شئ فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم بہ ، فقام عبداللہ بن حذافۃ السھمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: من أبی ؟ یا رسول اللہ! قال : حذافۃ، فقام عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: یا رسول اللہ ! رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبك نبیا۔ فاعف عنا عفا اللہ عنك ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فھل انتم منتھون ، ثم نزل عن المنبر فانزل اللہ تعالیٰ ھذہ الآیۃ ، ی عنی (ماکان اللہ لیذر المؤمنین ۔ الآیۃ)۔

حضرت سدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت پیش ہوئی اپنی صورتوں پر مٹی میں جیسے حضرت آدم پر پیش ہوئی تھی (ان کی

۳۹۲۳۔ التفسیر للبغوی　　سورۃ آل عمران ، تحت آیۃ ماکان اللہ لیذر الآیۃ

ذریت) اور مجھے بتایا گیا کون ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ یہ خبر منافقین کو پہونچی تو بطور مذاق بولے: محمد (ﷺ) جانتے ہیں کہ کون ایمان لائے گا اور کون کافر ہوگا ان میں جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے، حالانکہ ہم ان کے ساتھ رہتے بستے ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے، یہ اطلاع حضور ﷺ کو ملی تو منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو میرے علم میں طعنہ زنی کرتے ہیں، تم آج مجھ سے جو بھی پوچھو گے تو میں تمہارے درمیان سے قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں کی خبر دوں گا، حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: حذافہ، پھر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، قرآن کے امام ہونے اور آپ کے نبی ہونے سے راضی ہیں، آپ ہمیں معاف فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے، پھر حضور ﷺ نے فرمایا: تو کیا اب تم باز رہو گے، اس کے بعد منبر سے نیچے تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ۔(ماكان الله ليذر المؤمنين ۔الآية)

۳۹۲۴۔ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج حين زاغت الشمس فصلى الظهر فلما سلم قام على المنبر فذكر الساعة وذكر ان بين يديها امورا عظاما ، ثم قال : من احب يسأل عن شئ فليسأل عنه ، فوالله لاتسألونى عن شئ الا أخبرتكم به مادمت فى مقامى هذا ۔ وفى رواية لمسلم:لا تسألونى عن شىء الا بينته لكم، ولابن جرير: لاتسألونى اليوم عن شئ الا بينته لكم۔ وفى اخرى له عن مجاهد قال: سلونى فلايسألنى رجل فى مجلسى هذا عن شئ الا أخبرته وان سألنى عن ابيه ، قال انس : فاكثر

۳۹۲۴۔الجامع الصحيح للبخارى كتاب الاعتصام باب مايكره من كثرة السوال ۱۰۸۳/۲

الصحيح لمسلم كتاب الفضائل باب توقيره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۲۶۳/۲

جامع البيان للطبرانى سورة المائده تحت آية (يا ايها الذين آمنوا لاتسألوا عن اشياء)

الناس لبکاء واکثر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یقول : سلونی فقام الیه رجل فقال: این مدخلی یارسول الله اقال : النار، فقام عبدالله بن حذافة رضی عنه فقال : من أبی یارسول الله ؟قال: ابوك حذافة ، ثم اکثر صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یقول : سلونی ، قال: فبرك عمر رضی الله تعالیٰ عنه علی رکبتیه فقال: رضینا بالله ربا و بالاسلام دینا وبمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رسولا ، فسکت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حین قال عمر ذلك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اس وقت تشریف لائے جب سورج ڈھل چکا تھا،آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو منبر پر تشریف فرما ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا: اس سے پہلے کچھ بڑی نشانیاں رونما ہوں گی ، پھر فرمایا: جسے کچھ پوچھنا مقصود ہو وہ پوچھے، قسم بخدا! جب تک میں یہاں موجود ہوں تم میں سے جو بھی پوچھے گا ہر چیز کو تفصیل سے بیان کروں گا۔

ابن جریر کی روایت میں ہے: آج جو چیز بھی تم مجھ سے معلوم کروگے اس کو بیان کروں گا۔ دوسری روایت میں امام مجاہد سے ہے کہ مجھ سے پوچھو جو شخص بھی پوچھے گا اسی مجلس میں بتاؤں گا چاہے وہ اپنی ولدیت ہی پوچھے،حضرت انس فرماتے ہیں: یہ سن کر لوگ خوب روئے اور حضور ﷺ بار بار یہی فرماتے تھے کہ مجھ سے پوچھو، ایک صاحب کھڑے ہوکر بولے: میرا ٹھکانا کہاں ہے یارسول اللہ! فرمایا: دوزخ۔ پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: حذافہ۔ پھر حضور نے بار بار فرمایا: پوچھو، پوچھو، تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوکر عرض کرنے لگے: ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے ،اسلام کے دین ہونے ،اور محمد ﷺ کے رسول ہونے سے راضی ہیں ۔حضرت عمر کا یہ قول سن کر رسول اللہ ﷺ نے سکوت فرمایا۔۱۲م

۳۹۲۵۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن اشیاء کرھھا ، فلما اکثر واعلیھا المسئلة غضب وقال: سلونی، فقام رجل فقال : یارسول اللہ !من أبی؟ قال: ابوك حذافة ، ثم قام آخر فقال یارسول اللہ ! من أبی ؟فقال ابوك سالم مولیٰ شیبة فلما رأی عمر ما بوجه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم من الغضب قال: انا نتوب الی اللہ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ ایسی چیزوں کا سوال ہوا جن کو آپ نے ناپسند فرمایا، جب سوالات کی کثرت ہوئی تو غضب فرمایا اور ارشاد فرمایا: پوچھو، ایک شخص کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: حذافہ، پھر دوسرے کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: سالم مولیٰ شیبہ، جب حضرت عمر فاروق اعظم نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس میں غضب کے آثار دیکھے تو عرض کرنے لگے: ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع لائے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی قدس سرہ کا قول ہے کہ علمائے کرام نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا باربار یہ فرمانا کہ مجھ سے پوچھو، میں ہر چیز کی خبر دونگا یہ صاف بتارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان تمام چیزوں کی وحی فرمائی تھی، ورنہ ہر سوال کا جواب بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ممکن ہی نہیں۔

قلت: قسم بخدا! اگر اس موقع پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ کرام روح کی حقیقت، حروف مقطعات کے معانی، اور قیامت کے وقت وتعیین کے بارے میں سوال کرتے تو ضرور حضور ان کو ان تمام چیزوں کی خبر دیتے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی توجہ ان چیزوں سے ہٹادی اور وہ صرف این أنا؟ اور من أبی؟ جیسے سوالات میں کھوگئے، حالانکہ انہوں نے اس

۳۹۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری　کتاب الاعتصام　باب مایکرہ من کثرۃ السوال　۱۰۸۳/۲

سے قبل وبعد قیامت کے بارے میں پوچھا تھا لیکن اس موقع پر بالکل خیال نہ آیا۔لہذا یہ سب کچھ من جانب اللہ تھا کہ وہ ہر چیز کا فیصلہ فرما چکا،اور بلاشبہ سب کچھ اسی کے فیصلہ وقدرت میں ہے،اور بندوں کا چاہا کچھ نہیں ہوتا،ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

لہذا مخالفین کے لئے یہ لمحہ فکر یہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم میں طعن وتشنیع کرنے والوں کو تنبیہ فرمائی اور غضب شدید کا اظہار فرمایا،لہذا بچواور خوف کرو کہ کہیں ہمارا قول منافقین کے قول کی طرح شمار کیا گیا تو پھر آخرت کی تباہی ہے۔نسأل اللہ العفو والعافیۃ۔

لا اعلم الغیب الآیۃ کے سلسلہ میں پانچ جواب
امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علمائے کرام کے اس میں چند مسلک ہیں۔

ا۔علامہ نیشا پوری فرماتے ہیں:(لا اعلم الغیب) میں ایک احتمال یہ بھی ہے کہ یہ(لا اقول)پر معطوف ہو۔تو مطلب ہوا(قل لا اعلم الغیب)لہذا اب اس کا واضح مطلب یہ ہوگا کہ غیب مستقل طور پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خزانے اور ملکیت ثابت ہیں لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اظہار نہیں فرماتے۔

علم ذاتی وعطائی کی تقسیم کا یہی مطلب ہے۔علامہ بیضاوی نے(و لا اعلم الغیب) کا مطلب مالم یوح الی ولم ینصب علیه دلیل ۔بیان فرمایا اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

فتوحات الٰہیہ اورلباب میں ہے کہ(لا اعلم الغیب)کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطلاع وتقدیر کے بغیر میں غیب کا عالم نہیں۔

۲۔اس آیت میں جمیع معلومات الٰہیہ کے احاطہ کی نفی ہے۔

امام رازی علیہ الرحمہ (قل لا اقول لکم عندی خزائن الله) کے معنی بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت میں اس بات کا اعتراف فرمایا کہ آپ تمام مقدورات الٰہیہ پر قادر نہیں۔اور(لا اعلم الغیب)اس بات پر دال ہے کہ آپ تمام معلومات کے عالم نہیں۔

علامہ نیشا پوری نے بھی اسی طرح معنی بیان فرمائے۔

۳۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کی نفی میں جوآیات واحادیث منقول ہیں وہ سب اس وقت پرمحمول ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کوجمیع ما کان وما یکون کاعلم عطا نہیں فرمایا تھا۔

تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے اس حال میں تشریف لے گئے کہ آپ کواللہ تعالیٰ نے تمام غیوب پر جوایک بشر کے لئے ممکن ہیں عطا فرمادیئے،خواہ وہ روح کا علم ہو یا کسی اور چیز کا۔ہاں جمیع معلومات الٰہیہ کانہیں ورنہ حادث وقدیم میں مساوات لازم آئے گی۔لہذا (لا اعلم الغیب) وغیرہا آیات اسی پرمحمول ہیں۔

اقول:حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام بلکہ تمام مومنین اپنے رب کی ذات وصفات کے علم میں ہمیشہ ابدا الاباد تک ترقی پر ہیں۔لہذا حضوراکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوآخروی حیات میں ایسے غیر متناہی علوم حاصل ہونگے جوایک بشر کے لئے ممکن ہیں۔ نچانچہ یہ بات بلاشبہ حق ہے کہ آپ کوجمیع غیوب ما کان وما یکون کاعلم حاصل تھا۔

۴۔علامہ خازن لباب التاویل میں فرماتے ہیں:حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات اقدس سے علم غیب کی نفی ازراہ تواضع فرمائی کہ حق عبودیت کا اقتضاء ہے۔

۵۔سب سے بہتر جواب وہ ہے جس کا امام نیشاپوری نے اختیار فرمایا: کہ قرآن کریم میں (قل لا اقول لکم الخ) ہے،(لیس عندی خزائن اللہ) نہیں۔

واضح رہے کہ خزائن اللہ سے مراد اشیاء کے حقائق وماہیات کاعلم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کوان کا مشاہدہ کراتا ہے،جیسا کہ اس آیت میں بیان فرمایا۔(سنریھم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم)

اوراللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس سلسلہ میں دعا قبول فرمائی کہ آپ نے جناب باری تعالیٰ میں دعا کی تھی: اللھم ارنا الاشیاء کماھی ۔

چنانچہ حضوران تمام علوم کے حامل تھے،لیکن لوگوں سے ان کی عقل وفہم کے مطابق کلام

فرماتے۔اور

(لا اعلم الغیب) میں حضور نے اسی قول کی نفی فرمائی حالانکہ آپ نے بسااوقات گذشتہ وآئندہ کی خبریں دیں اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے بہت کچھ بیان فرمادیا۔

خود حضور نے معراج کی شب کا واقعہ بیان فرمایا کہ میرے دل میں ایک قطرہ ٹپکایا گیا تو میں نے ماکان وما یکون کو جان لیا۔اور

(ولا اقول لکم انی ملك) میں حضور نے اپنے فرشتہ ہونے کی نفی فرمائی حالانکہ آپ نے فرشتوں بلکہ ان کے سردار حضرت جبرئیل علیہم السلام کے مقام ومرتبہ سے بھی آگے عروج فرمایا اور حضرت جبرئیل یہ کہتے ہوئے رک گئے کہ میں اس سے آگے نہیں جاسکتا۔انباء الحی ص ۲۶۰

(ولو کنت اعلم الغیب) کے سلسلہ میں سات جواب

اس آیت کی تفسیر میں بھی علماء کے چند مسلک ہیں۔

۱۔احاطہ علوم الہیہ کلیہ کی نفی۔

علامہ سید شریف علیہ الرحمہ شرح مواہب میں فرماتے ہیں: تمام غیوب پر اطلاع کسی نبی ورسول کے لئے واجب نہیں۔اسی لئے حضور سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا:

ولو کنت اعلم الغیب الآیۃ۔

۲۔اس آیت میں علم ذاتی کی نفی ہے۔

امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں ذکر فرماتے ہیں:

آپ کو غیوب پر اللہ تعالیٰ نے اطلاع بخشی اور آئندہ وقوع پذیر ہونے والی چیزوں سے آگاہ فرمایا۔

اس سلسلہ میں احادیث کا دریا موجزن ہے جس کی گہرائی نہیں ناپی جاسکتی۔آپ کا یہ معجزہ ان معجزات سے ہے جن کا ثبوت قطعی اور خبر متواتر سے ہم تک پہونچا ہے، کیونکہ اطلاع علی الغیب کی روایات کے راوی نہایت کثیر ہیں۔

نسیم الریاض میں ہے کہ یہ ان آیات کے منافی نہیں جن میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی غیب نہیں جانتا۔ کیونکہ نفی اس علم کی ہے جو بغیر واسطہ ہو، لیکن اللہ تعالیٰ کی عطاواعلام سے غیب کی خبریں دینا تو یہ امر متحقق ہے اور قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ اس پر دال ہے۔

عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول ۔ انباء الحی ص ۲۶۱

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم عرش تا فرش کو محیط ہے۔

حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی قدس سرہ اپنے شیخ سیدی عبدالعزیز بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (وعلم آدم الاسماء کلھا) کی تفسیر میں بیان فرمایا کہ آیت میں اسماء سے مراد اسمائے عالیہ ہیں نہ کہ اسمائے نازلہ۔ کیونکہ ہر مخلوق کا ایک اسم عالی ہے اور ایک نازل۔

اسم نازل تو وہ ہے جو مسمی کو اجمالی طور پر بتاتا ہے۔ اور اسم عالی وہ ہے جو اصل مسمی کو واضح کرتا ہے۔

یعنی کس چیز سے اس مسمی کی تخلیق ہوئی اور اس کا کیا فائدہ ہے۔ مثلاً بڑھی کا بسولہ۔ کہ اس سے کیا فائدہ ہے، کس چیز سے بنا۔ کس طرح بنایا گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

لہذا مجرد لفظ کے سماع سے اہل علم ان تمام علوم و معارف کو جانتے پہچانتے ہیں۔ اسی طرح ہر مخلوق کے بارےمیں۔ تو (الاسماء کلہا) سے مراد وہ اسماء ہیں جن کی حضرت آدم علیہ السلام کو طاقت حاصل ہوئی اور تمام انسان جن چیزوں کے محتاج یا انسے کسی طرح کا تعلق انکو ہونے والا تھا۔ تو یہ ہر مخلوق کو شامل ہوا جو عرش تا فرش موجود ہیں، لہذا جنت و دوزخ۔ ساتوں آسمان اور ان میں جو کچھ ہے۔ زمین سے آسمان تک اور جو کچھ زمین پر یا زمین میں ہے، خواہ وہ پہاڑ ہوں یا ٹیلے۔ وادیاں ہوں یا دریا۔ شجر ہوں یا حجر۔ ہر مخلوق ناطق ہو یا جامد۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان تمام چیزوں کے نام، ان کی حقیقت، فائدہ و کیفیت، ترتیب و وضع، شکل و ہیئت سب جانتے تھے۔

مثلاً جنت کے نام سے ان کو یہ معلوم تھا کہ وہ کہاں پیدا کی گئی۔ کس لئے پیدا کی گئی۔ اس کے مراتب کی ترتیب۔ اس میں موجود حوروں کی تعداد۔ قیامت کے بعد جنت میں جانے

والے لوگوں کی شمار۔ یہ سب کچھ ان کو سکھایا گیا تھا۔

اسی طرح دوزخ ،آسمان ، ملائکہ وغیرہا سے متعلق علوم انبیاء ومرسلین علیہم الصلوۃ والتسلیم اوراولیائے کاملین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے علوم ہیں۔ہاں حضرت آدم کا تذکرہ صرف اس لئے ہے کہ سب سے پہلے خلق عالم کے بعد یہ علوم ان کو سکھائے گئے۔ یہ مطلب نہیں کہ آپ کے سوا کسی کو ان چیزوں کا علم نہ ملا۔انباء الحی ص ۲۶۷

۳۹۲۶۔ عن معاوية رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :انماانا قاسم والله يعطى۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میں ہی بانٹتا ہوں اور اللہ عطافرماتا ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفہ اللہ الاکبر ہیں اس کے رزق کو تقسیم فرماتے ہیں۔لہذا دینی ودنیوی کسی بھی طرح کی نعمت آپ ہی کے دربار اقدس سے ملتی ہے۔

اس سلسلہ میں ائمہ کرام اورعلمائے اعلام کے اقوال بکثرت ہماری کتاب (سلطنۃ المصطفی فی ملکوت کل الوریٰ) میں منقول ہیں، لہذا حضور ہرایک سے زیادہ ہر چیز کے عالم ہوئے۔

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق کے لئے امانت عظمی سونپی اورآپ کو ان کے درمیان مقرر فرمایا اور اپنی اطاعت کی دعوت کا فریضہ تفویض فرمایا تو ضروری ہوا کہ آپ لوگوں کے دنیوی اور دینی حالات سے بھی بخوبی واقف ہوں۔
انباء الحی ص ۲۷۱

۳۹۲۷۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان الله عزوجل تابع

۳۹۲۶۔الجامع الصحيح للبخارى ---------

۳۹۲۷۔المسند لاحمد بن حنبل مرويات انس بن مالك

الوحی علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قبل وفاته حتی توفی ، واكثر ماكان الوحي يوم توفي رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ پر پے در پے وحی نازل فرمائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوا، اور سب سے زیادہ وحی آپ کے وصال اقدس کے دن نازل ہوئی۔۱۲م

قرآن میں آخری آیت کونسی نازل ہوئی

۳۹۲۸۔ **عن** طارق بن شهاب قالت اليهود لعمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه انكم تقرؤن آية لو نزلت فينا لاتخذناها عيدا، فقال عمر: انی لاعلم حيث انزلت واين انزلت واين رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم حين انزلت يوم عرفة وانا والله بعرفة ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہودی بولے: تم ایک آیت پڑھتے ہو، اگر وہ ہمارے یہاں نازل ہوتی تو ہم اس دن عید منایا کرتے، حضرت عمر نے فرمایا: میں خوب جانتا ہوں جب وہ نازل ہوئی، اور جہاں نازل ہوئی، اور رسول اللہ ﷺ اس وقت کہاں تھے۔ وہ مقام عرفہ ہے اور میں بھی قسم بخدا عرفات میں تھا۔۱۲م

۳۹۲۹۔ **عن** عماربن ابی عمار قال:تلا عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما (اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا) و عنده يهودی فقال: لو انزلت هذه الآية علينا لاتخذنا يومها عيداً ، فقال ابن عباس : انها نزلت في يوم عيدين في يوم الجمعة ويوم عرفة ۔

۳۹۲۸_الجامع الصحيح للبخاری　كتاب التفسير　باب قوله تعالیٰ : اليوم اكملت لكم الآية　۶۶۲/۲

۳۹۲۹_الجامع للترمذی　سورة المائدة　۱۲۹/۲

حضرت عمار بن ابی عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (الیوم اکملت لکم دینکم اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا) تلاوت کی، وہاں ایک یہودی بھی تھا، بولا: اگر یہ آیت ہمارے یہاں اترتی تو ہم اس دن کو عید کے دن کی طرح مناتے، اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا: یہ آیت ایسے دن نازل ہوئی جس دن دو عیدیں تھیں، ایک جمعہ، دوسرے عرفہ کا دن۔۱۲م

۳۹۳۰۔ **عن** ابن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : مکث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد ماانزلت ھذہ الآیۃ احدی وثمانین لیلۃ قولہ تعالیٰ (الیوم اکملت لکم دینکم)۔

حضرت ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اس آیت (الیوم اکملت لکم دینکم) کے بعد دنیا میں اکیاسی (۸۱) دن تشریف فرما رہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس قول کی بنا پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال اقدس ۲/ربیع الاول کو ہوا۔ اور ۸/ربیع الاول کے پیش نظر جو بہت سے محدثین کا مذہب مختار ہے ۸۷/ایام آپ نے دنیا میں قیام فرمایا۔ اور بارہ ربیع الاول جیسا کہ جمہور کے نزدیک مشہور ہے۔ ۹۱/ایام ہونگے۔ اور ۱۳/ربیع الاول کہ تحقیق یہی ہے تو کل ۹۲/ایام قرار پائیں گے۔

رویت ہلال کے خلاف میں تطبیق ہم نے اپنے فتاوی کی نویں جلد میں مع دلائل ہیئت واستہلال بیان کی ہے جس کی رو سے یہ مدت تین ماہ زائد ہی ہے۔

خلاصہ جواب یہ ہے کہ آیت کریمہ قرآن کریم کی آیات میں باعتبار نزول آخری آیت نہیں، اور کسی معتمد ثقہ سے یہ قول ثابت نہیں۔ ہاں ابن جریر نے امام سدی سے نقل کیا کہ یہ آیت عرفہ کے دن نازل ہوئی اور پھر اس کے بعد حرام وحلال کے تعلق سے کوئی آیت نہیں اتری

۳۹۳۰۔ جامع البیان للطبری سورۃ المائدۃ

۔چنانچہ اس میں آخر قرآن کا لفظ نہیں۔

بلکہ انہی سے صراحۃ روایت موجود ہے کہ سب سے آخری آیت (واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله) ہے، ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے یوں ہی روایت کی۔

یہ روایت مطلق ہے اور اس سے قبل حرام وحلال کی قید سے مقید، جس سے نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ (الیوم اکملت لکم) باعتبار نزول آخری آیت نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اس طرح روایت آئی۔

۳۹۳۱۔ عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : آخر آية نزلت من القرآن على النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم (واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله) ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کی آخری آیت باعتبار نزول (واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله الآیة) ہے۔۱۲م

پھر امام ابن جریر نے امام سدی کے قول کو رد کیا ہے اور تائید میں حضرت براء بن عازب کی روایت پیش کی جو اس طرح ہے۔

۳۹۳۲۔ عن البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه ان آخر آية نزلت من القرآن (یستفتونك قل الله یفتیکم فی الکلالة)۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن کی آخری آیت (یستفتونك قل الله یفتیکم فی الکلالة الآیة) ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ آیت احکام سے متعلق ہے۔امام سدی کے قول پر اس کو ترجیح دی۔اس طرح کہ نفی پر کوئی شاہد نہیں اور مثبت کو نافی پر تقدم حاصل ہوتا ہے۔ اور اکمال کے م عنی جو (الیوم اکملت) میں مراد ہیں وہ اس روایت سے واضح ہوتے ہیں۔

۳۹۳۱۔جامع البیان للطبری سورة البقرة (واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله)

۳۹۳۲۔ جامع البیان للطبری سورة المائدہ تحت آية (الیوم اکملت لکم دینکم)

۳۹۳۳۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: كان المشركون والمسلمون يحجون جمعا، فلما نزلت براءة فنفى المشركون عن البيت وحج المسلمون لايشاركهم في البيت الحرام احد من المشركين ۔ فكان ذلك من تمام النعمة (اتممت عليكم نعمتي)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مشرکین اور مسلمان ایک ساتھ حج ادا کرتے، جب سورۂ براءۃ نازل ہوئی تو مشرکوں کو بیت اللہ میں داخلہ سے منع کردیا گیا۔اور مسلمانوں نے اس طرح حج کیا کہ اب بیت حرام میں کوئی مشرک شریک نہیں تھا، تو یہ تمام نعمت ہوا جس کا ذکر آیت (اتممت عليكم نعمتي) میں ہے۔۱۲م

۳۹۳۴۔ **عن** الشعبي رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: تهدمت منار الجاهلية ومناسكهم واضمحل الشرك ولم يطف حول البيت عريان، فانزل اللہ (اليوم اكملت لكم دينكم)۔

حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جاہلیت کی نشانیاں ختم ہوگئیں اوران کی عبادت گاہیں بھی، شرک ماند پڑ گیا اور بیت اللہ شریف کا طواف ننگے ہوکر حرام قرار پایا تو اللہ تعالیٰ نے (اليوم اكملت لكم دينكم الآية) نازل فرمائی۔

۳۹۳۵۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: آخر آية نزلت على النبي صلى اللہ تعالیٰ عليه وسلم آية الربوا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آخری آیت جو حضور نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی وہ آیت الربو ہے۔۱۲م

۳۹۳۳۔ جامع البيان للطبري　　سورة المائده　　تحت آية (اليوم اكملت لكم دينكم)

۳۹۳۴۔ جامع البيان للطبري　　سورة المائده　　تحت آية (اليوم اكملت لكم دينكم)

۳۹۳۵۔ الجامع الصحيح للبخاري　　كتاب التفسير، تحت قوله تعالىٰ: واتقوا يوما　　۶۵۲/۲

۳۹۳۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال: ان آخر آیة نزلت الربا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آخری آیت سود سے متعلق نازل ہوئی۔۱۲م

۳۹۳۷۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان آخر القرآن عھدا بالعرش آیة الدین۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرش پر سب سے آخر آیت دین کا ظہور رہا۔۱۲م

۳۹۳۸۔ **عن** سعیدبن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: آخر القرآن عھدا بالعرش آیة الربا وآیة الدین۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن کا ظہور آخر میں عرش پر آیت ربوا اور آیت دین کی شکل میں ہوا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات میں مذکورہ آیات کا تعلق بھی احکام سے ہے اور امام سیوطی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ان روایات میں خوب تطبیق دی ہے۔ فرماتے ہیں: میرے نزدیک ان روایات میں کوئی منافات نہیں۔ اس لئے کہ یہ بات ظاہر ہے کہ یہ تمام آیات دفعۃ واحدہ قرآن کریم کی موجودہ ترتیب پر نازل ہوئیں۔ کیونکہ قصہ واحد ہے۔ لہذا ہر ایک راوی نے آخر میں نازل ہونے والی آیات کا بعض بیان فرمایا۔ یہ صحیح ہے۔ اور حضرت براء بن عازب کا قول فرائض کے سلسلہ میں ہے۔

۳۹۳۶۔ السنن الکبری للھیثمی

۳۹۳۷۔ جامع البیان للطبری　　سورة البقرة تحت آیة (واتقوا یوما)

۳۹۳۸۔ فضائل القرآن لابی عبید　　باب منازل القرآن بمکة المکرمة

امام سیوطی نے اس کے بعد فتح الباری سے آیت سورۃ البقرۃ (واتقوا یوما الآیۃ) کی ترجیح نقل فرمائی۔ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال اقدس کی طرف اشارہ ہے جو ختم نزول قرآن کو مستلزم ہے۔

بحمدہ تعالیٰ ہمارے پاس ایک ایسی روایت بھی ہے جو نزول قرآن کے اختتام پر سب سے کم مدت پر دلالت کرتی ہے۔

۳۹۳۹۔ **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنه قال : آخر مانزل من القرآن قل لـه (واتقوا یوما ترجعون فیه الی اللہ) الآیة، عاش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بعد نزول هذه الآیة تسع لیال ثم مات یوم الاثنین للیلتین خلتا من ربیع الاول ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سارے قرآن کے آخر میں (واتقوا یوما ترجعون فیه الی اللہ) نازل ہوئی، اس کے بعد حضور ﷺ نو راتیں دنیا میں تشریف فرما رہے، پھر پیر کے دن آپ کا وصال ہوا جب ۲ ربیع الاول تشریف تھی۔ ۱۲م

۳۹۴۰۔ **عن** ابـن جریر قال : یقولون: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم مکث بعدها تسع لیال وبدأ یوم السبت ومات یوم الاثنین ۔ انباء الحی ص ۲۷۵

حضرت ابن جریر سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اس کے بعد نو راتیں دنیا میں تشریف فرما رہے ہیں، ہفتہ کے دن مرض وصال کی ابتداء ہوئی اور پیر کے دن وصال ہوا۔ ۱۲م

۳۹۴۱۔ **عن** ابی هـریـرة رضـی الـله تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تـعالیٰ علیه وسلم : خیار ولد آدم خمسة ، نوح وابراهیم وموسی وعیسی ومحمد

۳۹۳۹۔التفسیر لابن ابی حاتم		سورة البقرة تحت آیة رقمها ۲۸۱ رقم الحدیث ۲۹۴۴

۳۹۴۰۔ جامع البیان للطبری سورة البقرة

۳۹۴۱۔مجمع الزوائد للهیثمی		۲۵۵/۸ کنزالعمال للمتقی ۳۲۲۸۲۔۳۱۹۰۵

وخيرهم محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد میں سب سے افضل پانچ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام ہیں، حضرت نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، اور محمد ﷺ ۔ اوران سب میں افضل محمد ﷺ ہیں۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ مسئلہ اصول دین سے ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سید الانبیاء والمرسلین ہیں۔

امام سراج الدین بلقینی ، پھر امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں اس کو بیان فرمایا۔
امام رازی نے فرمایا: امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ انبیائے کرام میں بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب پر فضیلت رکھتے ہیں۔ تفسیر کبیر۔
امام نیشاپوری نے رغائب الفرقان میں ۔ امام زندوسی نے روضہ میں ۔ اسی طرح بحر الرائق ، منح الغفار اور ردالمحتار میں اجماع نقل فرمایا۔ اور امام زرقانی نے تمام ملائکہ ومرسلین پر افضل قرار دیا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیادت مطلقہ پر بے شمار علماء نے اجماع نقل فرمایا۔ ہاں ملا علی قاری نے منح الروض الازہر میں جو یہ کہا کہ انبیائے کرام میں بعض کی بعض پر تفضیل اجمالا قطعی ہے۔ اور تفصیلا ظنی ہے، اور عقیدہ معتمدہ یہ ہے کہ افضل الخلق ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ حتی کہ بعض نے اجماع کا بھی دعوی کیا ہے۔ یہ ان کی خطائے فاحش ہے جس سے اجتناب واحتراز لازم ہے، نسأل اللہ تعالیٰ السلامۃ۔ انباء الحی ص ۲۸۳

۳۹۳۹۔ التفسیر لابن ابی حاتم سورۃ البقرۃ تحت آیۃ رقمها ۲۸۱ رقم الحدیث ۲۹۴۴

۳۹۴۰۔ جامع البیان للطبری سورۃ البقرۃ

۳۹۴۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی ۸/۲۵۵ کنز العمال للمتقی ۳۱۹۰۵۔۳۲۲۸۲

فضائل درود پاک

۳۹۴۲۔ **عن** امیر المؤمنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکثروا الصلوۃ علیّ ، فان اللہ تعالیٰ وکل لی ملکا عند قبری فاذا صلی رجل من امتی ،قال لی ذلک الملک ، یامحمد! ان فلان بن فلان صلی علیک الساعۃ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود پڑھو، کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میرے روضۂ انور کے پاس متعین کردیا ہے، جب بھی میرا کوئی امتی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: اے محمد! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود پاک پڑھا ہے۔۱۲م

۳۹۴۳۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لقن السمع ثلاثۃ ، فالجنۃ تسمع والنار تسمع وملک عند رأسی یسمع ، فاذا قال عبد من امتی کائنا من کان ، اللھم انی أسالک الجنۃ ، قالت الجنۃ: اللھم اسکنہ ایای ، واذا قال عبد من امتی کائنا من کان ، اللھم اجرنی من النار ، قالت : اللھم اجرہ منی ، واذا سلم علی رجل من امتی قال الملک الذی عند رأسی یامحمد ! ھذا فلان یسلم علیک فرد علیہ السلام ، ومن صلیی علی صلاۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وملائکتہ عشرا ، ومن صلی علی عشرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وملائکتہ مائۃ ، ومن صلی علی مائۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وملائکتہ الف صلوۃ ولم یمس جسدہ النار ۔

۳۹۴۲۔کنزالعمال ۲۱۸۱

۳۹۴۳۔القول البدیع للسخاوی الباب الرابع فی تبلیغہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کو سماعت کی قوت عطا ہوئی ہے، جنت سنتی ہے، دوزخ سنتی ہے، اور میرے روضۂ انور کے پاس موجود فرشتہ سنتا ہے۔ تو میری امت میں سے جو شخص بھی جب یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں، تو جنت کہتی ہے، اے اللہ! اس کو میرے اندر جگہ عطا فرما۔ اور جب کوئی شخص کہتا ہے: اے اللہ! مجھے دوزخ سے بچا، تو دوزخ کہتی ہے: اے اللہ اس کو مجھ سے محفوظ رکھ۔ اور جب مجھ پر میرا کوئی بھی امتی درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے: یارسول اللہ! یہ فلاں شخص ہے جو آپ پر درود پڑھ رہا ہے، آپ اس کا جواب عطا فرمائیں، اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دس بار درود بھیجتے ہیں، اور جو دس مرتبہ پڑھتا ہے اس پر سو مرتبہ درود بھیجتے ہیں، اور جو سو مرتبہ پڑھتا ہے اس پر ایک ہزار مرتبہ اور اس کے جسم کو آگ نہیں چھوئے گی۔ ۱۲م

۳۹۴۴۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ ملکا اعطاہ اسماع الخلائق (وفی لفظ اعطاہ سمع العباد کلھم) فھو قائم علی قبری۔ (زاد الاصبھانی حتی تقوم الساعۃ) فلیس احد من امتی یصلی علی صلوۃ (ولفظ البزار فلایصلی علیّ احد الی یوم القیامۃ) الا قال یامحمد صلی علیک فلان بن فلان فیصلی الرب تبارک وتعالیٰ علی ذلک الرجل بکل واحدۃ عشرا۔

۳۹۴۴۔ میزان الاعتدال للذھبی　　رقم الترجمہ　　۸۲۹　　۱/

القول البدیع للسخاوی　　ثواب الصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کشف الاستار للھیثمی　　باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم　　۳۱۶۲

کتاب الضعفاء الکبیر للعقیلی رقم الترجمہ　　۱۲۴۶

الترغیب والترھیب للمنذری　　اکثار الصلوۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم　　۱۷/۲

السراج المنیر لنور الدین الشھیر بالعزیزی　　حرف ان

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، وہ میرے روضۂ انور کے پاس کھڑا ہے، اور قیامت تک یونہی قائم رہے گا، تو میری امت سے جو بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے اور قیامت تک پڑھے گا اسکے بارے میں وہ فرشتہ کہتا ہے، یارسول اللہ! آپ پر فلاں بن فلاں نے درود پڑھا، تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک بار کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سراج منیر میں اس حدیث کو حسن بتایا۔ میں کہتا ہوں: اس کا مدار نعیم بن ضمضم راوی پر ہے۔ اما ذہبی فرماتے ہیں: کہ بعض محدثین نے ان کی تضعیف کی ہے۔ ی عنی مفہوم مخالف یہ ہوا کہ اکثر ان کی توثیق کرتے ہیں۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں: میں ان کی توثیق وتجریح میں امام ذہبی کے قول کے سوا کسی کو نہیں جانتا۔

امام منذری پھر امام سخاوی فرماتے ہیں: کہ یہ حدیث مختلف فیہ ہے۔ میں کہتا ہوں: امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں فرمایا: حدیث مختلف فیہ درجہ حسن سے نیچے نہیں، تو پھر اس حدیث کو کس طرح ضعیف قرار دیا جائے گا جب کہ نہ اس میں جرح مفسر منقول اور نہ جارح کا نام معلوم۔

یہ حدیث عمران بن حمیری سے مروی ہے، اور عمران کے بارے میں امام منذری وامام ذہبی نے صرف اتنا کہا کہ یہ معروف نہیں۔ حالانکہ امام سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ معروف ہیں اور امام بخاری نے ان کو لین قرار دیا اور کہا کہ البتہ ان کا کوئی متابع نہیں۔ ابن حبان نے ان کو ثقات تابعین میں شمار فرمایا۔

لہذا سند میں کوئی حرج نہیں۔ اور حدیث حسن ہے جیسا کہ شیخ محمد حجازی شعرانی نے فرمایا۔ انباء الحی ص ۲۸۹

۳۹۴۵۔ **عن** كنانة العدوى رضى الله تعالىٰ عنه قال :ان عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه قال : يا رسول الله ! كم ملك مع العبد ؟ قال: ملك عن يمينك على حسناتك وهو أمين على الذى على الشمال يقول الله تعالىٰ (مايلفظ من قول الالدية رقيب عتيد) وملكان من بين يديك ومن خلفك يقول الله تعالىٰ : (له معقبات من بين يديه ومن خلفه يحفظونه من أمرالله) وملك قابض على ناصينك فاذا تواضعت لله رفعك واذا تجبرت على الله قصمك ، وملكان على شفتيك ليس يحفظان عليك الا الصلاة على محمد ﷺ وملك قائم على فيك لايدع الحية تدخل فى فيك، وملكان على عينيك ، فهؤلاء عشرة املاك على كل آدمى ينزلون ملائكة الليل على ملائكة النهار لان ملائكة الليل سوى ملائكة النهار ، فهؤلاء عشرون ملكا على كل آدمى ۔انباءالحی ص۲۹۰

حضرت کنانہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ !ایک بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہیں؟ فرمایا: ایک داہنی جانب نیکیاں لکھنے پر مامور ہے اور بائیں جانب کا فرشتہ باتوں کا محافظ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کوئی بات بھی بندہ جب اپنے منہ سے نکالتا ہے تو اس کے پاس ایک محافظ آمادہ رہتا ہے۔ اور دو فرشتے تمہارے سامنے اور پیچھے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہر ایک کے لئے آگے پیچھے فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم سے حفاظت کرتے ہیں، اور ایک فرشتہ تمہارے سر کا اگلا حصہ تھامے ہے۔جب تو اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرتا ہے تو وہ تجھے بلندی دیتا ہے، اور جب تو اکڑتا ہے تو تیرا غرور توڑ دیتا ہے، اور دو فرشتے تیرے ہونٹوں پر ہیں جو صرف اس کام پر ہیں کہ تیرے منہ سے درود پاک نکلے اور وہ اس کو پیش کریں۔اور ایک تیرے منہ کی حفاظت میں ہے کہ سانپ کو تیرے منہ میں نہ جانے دے، اور دو فرشتے دونوں آنکھوں پر۔تو یہ دس فرشتے ہوئے، پھر رات کے فرشتے دن کے فرشتوں پر آتے ہیں کہ ان کی علیحدہ ڈیوٹی ہے، تو ہر آدمی کی حفاظت پر یہ بیس

۳۹۴۵۔جامع البیان للطبری سورة الرعد ، تحت آية　　وله معقبات من بين يديه

فرشتے ہوئے۔

۳۹۴۶۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان مع کل مؤمن خمسة من الملائکة واحد عن یمینه یکتب الحسنات وآخر عن یسار یکتب السیئات وآخر امامه یلقنه الخیرات وآخر ورائه یدفع عنه المکاره ، وآخر عند ناصیته یکتب مایصلی علی النبی ﷺ ویبلغه النبی ﷺ ۔

(انباءالحی ص۲۹۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: ہرمومن کے ساتھ پانچ فرشتے ہیں،ایک داہنے جونیکیاں لکھتا ہے،اوردوسرا بائیں جوگناہ لکھتا ہے،اورتیسرا آگے جونیکیوں کی تلقین کرتا ہے،اورچوتھا پیچھے جوناپسندیدہ چیزوں کودفع کرتا ہے،اور پانچواں سر کے اگلے حصہ پر جوحضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درود پڑھی جائے تواس کوپیش کرتا ہے۔

۳۹۴۷۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ان لله ملائکة سیاحین یبلغونی عن امتی السلام ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے دورہ کرتے ہیں اور میری امت کا

۳۹۴۶۔ الکفایة للخوارزمی باب صفة الصلوة

۳۹۴۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴۴۱/۱ ☆ المستدرک للحاکم ۴۲۱/۲

المعجم الکبیر للطبرانی ۲۷۱/۱۰ ☆ السنن للدارمی ۳۱۷/۲

مجمع الزوائد للهیثمی ۲۴۱۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ۴۹۸/۲

التفسیر للبغوی ۲۷۵/۵ ☆ شرح السنة للبغوی ۱۹۷/۳

اتحاف السادة للزبیدی ۴۱۹/۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبه ۵۱۷/۲

صلوۃ وسلام مجھے پہونچاتے ہیں۔۱۲م

۳۹۴۸۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثروا الصلوۃ علی یوم الجمعۃ فانہ مشہود تشہدہ الملائکۃ وان احدا لن یصلی علی الا عرضت علی صلاتہ حین یفرغ منہا ، قال : قلت : وبعد الموت ؟ قال وبعد الموت ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء، فنبی اللہ حی یرزق۔ انباء الحی ص ۲۹۱

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر خوب کثرت سے درود پڑھو جمعہ کے دن کہ اس دن ملائکہ کی حاضری ہوتی ہے اور جو شخص بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ پیش کیا جاتا ہے، راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: آپ کے وصال کے بعد بھی؟ فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام فرمادیا ہے زمین پر کہ انبیائے کرام کے اجسام کو کھائے، تو اللہ کے نبی زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض نسخوں میں (حین یفرغ منہا) کی جگہ (حتی یفرغ منہا) ہے، امام سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں: (حین) ظرف زمان ہے، اگر واقعۃ یہی لفظ ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والا جیسے ہی فارغ ہوتا ہے فورا پیش کیا جاتا ہے، اور اگر (حتی) اس مقام پر ثابت ہے تو پھر جس وقت وہ پڑھتا ہے اسی وقت پیش ہوتا رہتا ہے۔

۳۹۴۹۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لیس من یوم الا وتعرض علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعمال امتہ غدوۃ وعشیا فیعرفہم بسیماہم وأعمالہم ۔

۳۹۴۸۔ السنن لابن ماجہ ابواب الجنائز باب ذکر وفاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۹۴۹۔ کتاب الزہد لابن المبارک

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں جاتا جس میں حضور نبی کریم ﷺ پر آپ کی امت کے اعمال پیش نہ کئے جاتے ہوں، صبح وشام پیش ہوتے ہیں، حضور ان کو ان کی علامتوں اور نشانیوں سے بخوبی پہچانتے ہیں۔۱۲م

۳۹۵۰۔ **عن** ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا علی من الصلوة فی کل جمعة ، فان صلوة امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة ، فمن کان اکثرهم علی صلوة کان أقربهم منی منزلة۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود کثرت سے بھیجو کہ مجھ پر ہر جمعہ کے دن امت کا درود پیش ہوتا ہے، تو جس کا درود زیادہ ہوتا ہے وہی میری بارگاہ میں زیادہ قریب ہوتا ہے۔۱۲م

۳۹۵۱۔ **عن** خالدبن معدان عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مرسلا الی قوله تعرض علی فی کل یوم جمعة۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کو امت کا درود پیش ہوتا ہے۔۱۲م

۳۹۵۲۔ **عن** ابی طلحة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتانی جبرئیل آنفا فقال: بشر امتك انه من صلی علیك صلاة کتب له بها عشر حسنات و کفر عنه بها عشر سیئات ،ورفع له بها عشر درجات، ورد الله تعالیٰ علیه مثل قوله وعرضت علیك یوم القیامة۔انباء الحی ص ۲۹۲

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

۳۹۵۰۔السنن الکبری للهیثمی کتاب الجمعة باب مایؤمر به فی لیلة الجمعة

۳۹۵۱۔القول البدیع للسخاوی الباب الرابع فی تبلیغه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۳۹۵۲۔المعجم الکبیر للطبرانی

نے ارشاد فرمایا: ابھی میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم آئے اور عرض کیا: آپ اپنی امت کو بشارت سنائیے کہ جس نے آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اس کو اسی طرح لوٹاتا ہے اور آپ پر قیامت کے دن سب مجموعی شکل میں پیش ہوگا۔

۳۹۵۳۔ **عن** ابن شهاب الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا علی من الصلوة فی اللیلة الغراء والیوم الازهر ، فانهما یؤدیان عنکم ،وان الارض لا تأکل احساد الانبیاء ،وکل ابن آدم یأکله التراب الا عجب الذنب ۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر روشن رات اور مہکتے دن میں خوب درود پڑھو، کہ ان دونوں وقتوں میں تمہاری طرف سے مجھے پہونچایا جاتا ہے، اور بیشک زمین انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو نہیں کھاتی، اور ہر انسان کے جسم کو کھالیتی ہے مگر اس کی ریڑھ کی ہڈی کی اصل باقی رہتی ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب یہ ثابت ہو چکا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بار بار درود وسلام پیش کیا جاتا ہے اور احادیث اس سلسلہ میں متعدد و متکرر ہیں۔

لیکن یہ پیش کیا جانا اس لئے نہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا پہلے سے بغیر پیش کئے علم نہیں ہوتا۔ کیونکہ شاہان وقت کا یہ ادب ہے کہ ان پر سب ایسے واقعات پیش کئے جاتے ہیں جن کا ان کو علم ہوتا ہے۔ اور ان سب سے بڑھکر رب تبارک وتعالیٰ کی شان اقدس ہے اور اس کی بارگاہ میں صبح وشام بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، پھر ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک دو مرتبہ، پیر اور جمعرات کے دن۔

۳۹۵۳۔القول البدیع للسخاوی الباب الرابع

۳۹۵۴۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تعرض اعمال الناس لی کل جمعة مرتین ،یوم الاثنین ویوم الخمیس ، فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبدا بینه وبین اخیه شحناء فیقال : اترکوا او ارکوا هذین حتی یفیئا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: لوگوں کے اعمال مجھ پر ہر جمعہ کے درمیان دومرتبہ پیش ہوتے ہیں،ایک مرتبہ پیرکواوردوسری بار جمعرات کو۔توہر بندۂ مومن کی مغفرت ہوجاتی ہے۔البتہ جن دوشخصوں میں رنجش ہوان کے بارے میں کہا جاتا ہے:ان دونوں کوچھوڑے رکھوجب تک یہ صلح نہ کرلیں۔۱۲م

پھرایک سال کے اعمال شب برات میں۔پھرتمام عمرکے اعمال جس دن تم اپنے رب کے حضورحاضرہوگے،حالانکہ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔

توبارگاہ خداوندقدوس کے بارے میں یہ قاعدہ مقررہ ثابتہ ہے کہ وہ بخوبی جانتا ہے لیکن پھربھی اعمال پیش ہوتے ہیں۔یہاں کسی تاویل کے بغیراحادیث اپنے ظاہرپرہیں۔لہذا پیش ہوناعدم علم کی دلیل نہیں۔پھرحضورصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں درودوسلام پیش ہوناکیوں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کوعلم نہیں ہوتااس لئے پیش کیا جاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کسی عمل کاپیش ہوناپہلے سے علم نہ ہونے کی دلیل نہیں۔بلکہ علم کے باوجودپیش کیا جاناشب وروز واقع ہے۔لہذا مستدل کی یہ دلیل باطل کہ عرض اعمال عدم علم کی دلیل ہے۔

تمام احادیث کوجمع کرنے کے بعدمیرے نزدیک یہ بات واضح ہوگئی کہ آپ پردرود وسلام دس مرتبہ پیش ہوتا ہےاورباقی اعمال پانچ بار۔اورجب اتنی مرتبہ عرض اعمال علم کے باوجودپیش ہوتے ہیں توان سے زیادہ مرتبہ بھی علم ہوتے ہوئے پیش ہونے میں کوئی استحالہ

۳۹۵۴۔الصحیح لمسلم کتاب البر والصلوۃ ۲/۳۶۱

نہیں۔خواہ دس مرتبہ ہو یا سو مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ۔

امام سبکی نے ابن ماجہ کی گذشتہ روایت میں (وبعد الموت) کا اضافہ کیا ہے جس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حضور پر حیات مبارکہ اور بعد وصال دونوں حالتوں میں درود وسلام پیش ہوتا ہے۔

اقول: یہاں ایک چیز اور ہے کہ (ان احدا لن یصلی علی الا عرضت علی صلاته حین یفرغ منها) حدیث میں نکرہ چیز نفی میں وارد سو جو قریب وبعید دونوں کو شامل ہے ۔نیز یہاں دیگر عموم اور بھی ہیں۔اور احادیث بکثرت ہیں۔مثلا۔

۳۹۵۵۔ **عن** ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :اکثروا علی من الصلاۃ فی یوم الجمعة ، فانه لیس احد یصلی علی یوم الجمعة الا عرضت علی صلاته ۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن خوب درود پڑھو، کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود پڑھے گا اس کا درود پیش ہوگا۔

۳۹۵۷۔ **عن** الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا الصلوۃ علی فی اللیلة الغراء والیوم الازھر فان صلاتکم تعرض علی ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر چمکتی رات اور مہکتے دن خوب درود پڑھا کرو، کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے ۔۱۲م

۳۹۵۵۔المستدرک للحاکم کتاب التفسیر ،فضائل الصلوۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

۳۹۵۷۔المعجم الاوسط للطبرانی　حدیث　۲۴۳

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عموم افراد عموم احوال پر دال ہے جیسا کہ متعدد مقامات میں مذکور ہے۔ بلکہ قریب وحاضر مخاطب ضمیر (کم) میں داخل ہیں دخول اولی کے طور پر۔

تو ان جیسی احادیث میں یہ ہے کہ جو آپ پر درود پاک پڑھتا ہے تو فرشتہ حضور کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے، اس میں کوئی تعجب نہیں۔ کہ شاہوں کے دربار کا یہی طریقہ ہے، تو اس بادشاہ کریم کا حق تو اس سے کہیں زیادہ ہونا چاہئے جو سلطنت الہیہ کا دولہا ہے۔ اور جب آپ کی حیات طیبہ میں ایسا ہے تو حدیث عمار بن یاسر کی حدیث کے بموجب بعد وصال بھی۔ اور حدیث ابی درداء تو اس پر خوب دلالت کرتی ہے۔

ان عمومات سے شعب الایمان کی حدیث کی بخوبی تائید ہوتی ہے جو اس طرح ہے۔

۳۹۵۸۔ **عن** ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مامن عبدیسلم علی عند قبری الا وکل اللہ به ملکا یبلغنی وکفی امر اخرته ودنیاہ، وکنت له شهیدا أوشفیعا یوم القیامة ۔ ورواہ ابن سمعون فی امالیه بلفظ من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی نائیا وکل بها ملك یبلغنی وکفی امر دنیاہ وآخرته وکنت له یوم القیامة شهیدا أو شفیعا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان بندہ کا میرے روضہ انور کے پاس درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین فرشتہ میرے حضور پہونچاتا ہے اور یہ اس کی دنیا وآخرت کے لئے کافی ہے۔ میں قیامت کے دن اس پر گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔۱۲م

اس روایت کی سند اگر چہ ضعیف ہے جیسا کہ قول بدیع میں کہا، لیکن احادیث صحاح وحسان کے عموم سے اس کو قوت حاصل ہو رہی ہے۔ لہذا صاحب جوہر منظم نے فرمایا: کہ حضور

۳۹۵۸۔ شعب الایمان للبیهقی الباب الثالث والعشرون ٤١٥٦

القول البدیع للسخاوی الباب الرابع فی تبلیغه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر انور کے پاس والوں کا درود بلا واسطہ سماعت فرماتے ہیں، اور اسی صورت میں آپ کی عظمت شان اور مزید خصوصیت کے مدنظر آپ پر فرشتہ پیش بھی کرتا ہے۔

ان تمام تر تفصیلات کے پیش نظر اس شبہ کا استیصال ہوگیا اور ثابت ہوگیا آپ کی خدمت میں درود وسلام کا پیش کیا جانا آپ کے عدم علم کی دلیل نہیں۔ انباء الحی ص ۲۹۶

حضور اور آپ کی امت کے فضائل

۳۹۵۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل یقول : لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبه ، فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصربه ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها ۔ وفؤاده الذی یعقل به ولسانه الذی یتکلم به ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: میرا بندہ مجھ سے نوافل کے ذریعہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں، اور میرے یہاں پسندیدہ ہوجاتا ہے تو میں اس کی قوت سماعت ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی قوت باصرہ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، دست قدرت ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ قدم ناز ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اس کے دل کی گہرائیوں میں میری قدرت کارفرما ہوتی ہے جس سے وہ ادراک کرتا ہے، حتی کہ میں اس کی قوت گویائی ہوجاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک روایت میں "بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش وبی یمشی" وارد ہوا۔

۳۹۵۹۔ کتاب الزهد الکبیر للبیهقی　فصل فی الاجتهاد فی الساعة وملازمة العبودیة　۶۹۳

جیسا کہ فتح الباری میں ہے۔تو سننا اور دیکھنا اللہ تعالیٰ کی خاص قدرت سے واقع ہوا۔لہذا اب کوئی چیز نہ حدرہی اور نہ حجاب۔بلکہ سب عیاں ہے۔عام مومنین کے بارے میں وارد ہوا۔

۳۹۶۰۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندمومن کی فراست ایمانی سے ہوشیار رہو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔۱۲م

۳۹۶۱۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ وینطق بتوفیق اللہ تعالیٰ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن بندہ کی فراست ایمان سے محفوظ رہو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے،اور اللہ کی توفیق سے گفتگو کرتا ہے۔۱۲م

امام رازی نے سورۂ کہف میں فرمایا: اس میں شک نہیں کہ افعال کا مدار روح ہے نہ کہ بدن۔اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی معرفت روح کو حاصل ہوتی ہے نہ کہ بدن کو۔اسی لئے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو عالم غیب کے احوال سے زیادہ واقف ہے وہی زیادہ قوی قلب کا حامل ہے۔اسی لئے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: میں نے باب خیبر کو جسمانی قوت سے نہیں اکھاڑا تھا بلکہ قوت ربانی سے۔

اسی طرح جب بندہ طاعت پر مداومت کرتا ہے تو اس مقام پر پہونچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس کا کان اور آنکھ ہوں۔اور جب اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا نور اس کا کان ہوتا ہے تو وہ قریب وبعید سب کو سنتا دیکھتا ہے،اور جب وہ نور آنکھ ہوتا ہے تو دور ونزدیک

۳۹۶۰۔الجامع للترمذی ابواب التفسیر ،سورۃ النحل

۳۹۶۱۔المعجم الکبیر للطبرانی ۷۴۹۷

سب کو دیکھتا ہے۔اور جب ہاتھ ہوتا ہے تو سہل ودشوار،قرب وبعد سب یکساں قدرت حاصل ہوتی ہے۔

نسیم الریاض میں ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام جسم وظاہر کے اعتبار سے بشری قوت کے حامل ہوتے ہیں۔اور روح وباطن کے لحاظ سے ملکی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اسی لئے تو مشرق ومغرب کو یکساں دیکھتے ہیں اور آسمان کی چرچراہٹ اور حضرت جبرئیل کی خوشبوتک محسوس فرماتے ہیں۔حدیث شریف میں ہے۔

۳۹۶۲۔ **عن** ابی ذرالغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی ارنی مالاترون ، واسمع مالاتسمعون ، اطت السماء وحق لھا ان تئط ، لیس فیھا موضع اربع اصابع الا وملك واضع جبھته ساجدا للہ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے،اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے،آسمان چرچرایا اور اس کو چرچرانا ہی تھا،اس میں چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتہ اپنی پیشانی رکھ کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ بیان کرتا ہو۔۱۲م

۳۹۶۳۔ **عن** حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بینما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اصحابه اذ قال لھم تسمعون مااسمع ؟ قالوا:مانسمع من شئ ،قال: انی لأسمع اطیط السماء وما تلام ان تئط مافیھا موضع شبرا الا علیه ملك ساجد أو قائم ۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے کہ اچانک فرمایا: سنتے ہو تم جو میں سنتا ہوں

۳۹۶۲۔الجامع للترمذی ابواب الزھد باب ماجاء فی قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لو تعلموا ۲/

۳۹۶۳۔حلیة الاولیاء لابی نعیم رقم الترجمه ۱۷۹ صفوان بن محرر

،عرض کیا: ہم کچھ نہیں سنتے ،فرمایا: میں آسمان کی چر چراہٹ سنتا ہوں،اور وہ اس کو قبول کیوں نہ کرے جب کہ ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں مگر کوئی فرشتہ ضرور سجدہ یا قیام میں ہے۔۱۲م

۳۹٦٤۔ **عن** ام المؤمنين ميمونة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : بات عندى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ليلة فقام ليتوضأ للصلوة ، فسمعته بقول فى متوضئه لبيك ، لبيك ، لبيك ثلاثا۔ نصرت ، نصرت ، نصرت ۔ثلاثا ۔ فلماخرج ، قلت : يارسول الله ! سمعتك تقول فى متوضئك ، لبيك ، لبيك ، لبيك ثلاثا ، نصرت ، نصرت ، نصرت ثلاثا ، كانك تكلم انسانا فهل كان معك احد ؟ فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: هذا راجزبنى كعب يستصرخنى ويزعم ان قريشا اعانت عليهم بنى بكر ۔ قالت فأقمنا ثلاثا ثم صلى بالناس صبح اليوم الثالث سمعت الراجز ينشده يارب ، انى ناشد محمدا۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات حضور نبی کریم ﷺ نے میرے پاس گذاری،تو رات کو نماز کے لئے وضو فرمایا، میں نے خود بوقت وضو سنا کہ حضور فرمارہے ہیں، میں موجود ہوں،موجود ہوں،موجود ہوں، تین مرتبہ فرمایا: اور تین مرتبہ یوں فرمایا کہ تمہاری مدد کی گئی،تمہاری مدد کی گئی،تمہاری مدد کی گئی۔ جب حضور تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو وضو کے مقام پر اس طرح تین مرتبہ فرماتے ہوئے سنا،گویا آپ کسی سے کلام فرمارہے ہیں،کیا آپ کے پاس کوئی تھا؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بنو کعب کے لوگ میرے پاس گڑگڑا کر مدد کے طالب تھے اور وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ ان کے مقابلہ میں بنو بکر کی مدد اہل قریش کررہے ہیں،فرماتی ہیں: تین دن ہی گذرے تھے اور حضور نے فجر کی نماز لوگوں کو پڑھائی ہی تھی کہ ایک رجز پڑھنے والا یوں کہہ رہا تھا،اے رب میں حضور کو تلاش کرتا ہوں۔۱۲م

۳۹٦٤۔ المعجم الصغير للطبرانى باب الميم ، ترجمه من اسمه محمد

۳۹۶۵۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لما تجلی اللہ تعالیٰ لموسی علیہ الصلوۃ والسلام کان یبصر النملۃ علی الصفا فی اللیلۃ الظلماء مسیرۃ عشرۃ فراسخ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر تجلی فرمائی تو حضرت موسیٰ تین فرسخ کے فاصلہ سے اندھیری رات میں کوہ صفا پر چلنے والی چیونٹی کو دیکھ لیتے تھے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو یہ رویت بصری ہے، نسیم الریاض میں ہے کہ نور الٰہی کا ان سے اتصال ہوا اور روح حیوانی میں اس کا اثر ہوا۔ چنانچہ اس نور میں اضافہ ہوا جو بدن میں پھیلا ہوا ہے اور اس سے ادراک حاصل ہوتا ہے۔

لہذا جب کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی وسعت نظر کا یہ عالم ہے تو پھر حبیب اللہ علیہ التحیۃ والثناء کی بصارت مبارکہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ یہ ان کے روح مع جسم کا حال ہے۔ رہی ان کی ارواح طیبہ کی رویت تو اس کو فرسخ ومراحل سے مقید نہیں کیا جا سکتا۔ عرش وفرش، عالم بالا سے تحت الثری تک ہر جگہ اس کے لئے یکساں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض۔

۳۹۶۶۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : فی الآیۃ جلی لہ الامر سرہ وعلانیتہ فلم یخف علیہ شیٔ من اعمال الخلائق ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت میں ہے کہ آپ پر تمام امور واضح ہوگئے خواہ وہ پوشیدہ ہوں یا ظاہر، تو آپ پر مخلوق کے اعمال سے کچھ پوشیدہ نہیں

۳۹۶۵۔الشفا للقاضی عیاض　القسم الاول　فصل واما وفور عقلہ

۳۹۶۶۔جامع البیان للطبری　سورۃ الانعام　تحت آیۃ وکذلک نری ابراھیم الآیۃ

۔۱۲م

۳۹۶۷۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال: فرجت له السماوات السبع فنظر الی مافیهن حتی انتهی بصره الی العرش وفرجت له الارضون السبع فنظر الی مافیهن ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والتسلیم کے لئے ساتوں آسمان کھول دیئے گئے تو آپ ان میں دیکھ رہے ہیں حتی کہ آپ کی نگاہ کے سامنے عرش ہے، اور ساتوں زمین کے طبقات بھی کھول دیئے گئے تو آپ ان کو بھی ملاحظہ فرمارہے ہیں۔۱۲م

۳۹۶۸۔ **عن** السدی الکبیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : فرجت له السموات السبع حتی نظر الی العرش والی نزله من الجنة، ثم فرجت له الارضون السبع حتی نظر الی الصخرة التی علیها الارضون ۔

حضرت سدی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والتسلیم کے لئے ساتوں آسمان کشادہ کردیئے گئے حتی کہ آپ نے عرش کو بھی ملاحظہ فرمایا، اور جنت میں اپنا مقام رفیع بھی دیکھا، پھر ساتوں زمینیں کشادہ کی گئیں حتی کہ آپ نے اس چٹان کو بھی ملاحظہ فرمایا جس پر زمین قائم ہے۔۱۲م

جب یہ خلیل جلیل علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ثابت تو حبیب جمیل علیہ التحیۃ والثناء کے لئے بدرجہ اولیٰ ثابت۔ انباء الحی ص ۳۱۰

۳۹۶۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اول من یکسی یوم القیامة ابراهیم ۔

۳۹۶۷۔ التفسیر لابن ابی حاتم　سورة الانعام　تحت آیة وکذلك نری ابراهیم الآیة　۷۵۰۱

۳۹۶۸۔ التفسیر لابن ابی حاتم　سورة الانعام　تحت آیة وکذلك نری ابراهیم الآیة　۷۵۰۲

۳۹۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری　کتاب الانبیاء　باب قول الله تعالیٰ عزوجل واتخذالله ابراهیم خلیلا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہیں۔۱۲م

۳۹۷۰۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یجاء بکم حفاۃ، عراۃ، غرلا، فیکون اول من یکسی ابراھیم، یقول اللہ عزوجل: اکسوا خلیلی فیؤتی بریطتین بیضاوین من ریاط الجنۃ، ثم أکسی علی اثرہ ثم اقوم عن یمین اللہ مقاما یغبطنی الاولون والآخرون۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم برہنہ پا، برہنہ تن آؤگے بغیر ختنہ کئے، تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائے گا، اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: میرے خلیل کو لباس پہناؤ، لہذا جنت سے دو سفید لباس لائے جائیں گے، پھر فوراً مجھے بھی پہنایا جائے گا اور میں اللہ تعالیٰ کے حضور داہنے ایسے مقام پر کھڑا ہوں گا جہاں اولین وآخرین سب کو رشک ہوگا۔۱۲م

۳۹۷۱۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لاتخیرونی علی موسی، فان الناس یصعقون یوم القیامۃ فاصعق معھم، فأکون اول من یفیق فاذا موسی باطش بجانب العرش، فلاادری کان فیمن صعق فافاق قبلی أو کان فیمن استثنی اللہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حضرت موسیٰ پر فوقیت نہ دو، کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب سب لوگوں پر غشی

۳۹۷۰۔ السنن للدارمی　باب فی شان الساعۃ　رقم الکتاب　۲۸۰۳

۳۹۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری　کتاب التوحید　باب فی المشیئۃ والارادۃ

الصحیح لمسلم　کتاب الفضائل　باب من فضائل موسی علیہ الصلوۃ والسلام　۲۶۷/۲

طاری ہوگی اور میں ان کے ساتھ ہوں گا، سب سے پہلے مجھے افاقہ ہوگا تو اچانک میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا ایک پایہ پکڑے ہیں، اب میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ وہ ان میں ہوں کے جو بے ہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے انہیں افاقہ ہوگیا، یا یہ شروع ہی سے مستثنیٰ رہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مطالع المسرات میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم میں اللہ تعالیٰ کے خلیفۂ اعظم ہیں۔ بارگاہ رب العزت میں واسطہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تقسیم فرمانے والے۔ تو جس کو جو ملا یا ملے گا خواہ وجود ہو یا دنیوی واخروی رزق، ظاہر وباطن کے کمال ہوں یا علوم ومعارف، یہ سب آپ ہی کے ذریعہ تقسیم ہوتے ہیں۔ آپ ہی کے دربار سے جنت عطا ہوتی ہے کہ تمام خزانوں کی کنجیاں آپ کو عطا کی گئیں۔ اب ہر ایک کو خزائن الھیہ سے حصہ آپ ہی کے دربار اقدس سے ملتا ہے۔

یہاں بعض حضرات کی جانب سے یہ سوال ہے کہ جب ایسا ہے تو خلق خدا میں انبیائے کرام کو جو فضائل عطا ہوئے وہ سب پہلے حضور کو حاصل ہونا ضروری ہیں۔ کہ آپ کے بغیر کسی کو کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ تو جو فضائل آپ کو نہ ملے وہ کسی دوسرے نبی کو بھی عطا نہ ہوئے ہونگے۔ حالانکہ بظاہر ایسا معلوم نہیں ہوتا۔

مثلا حضرت موسیٰ کے معجزات عصا اژدھا بن جاتا تھا۔ اور ید بیضا۔

حضرت عیسیٰ کے معجزات، مردوں کو زندہ کرنا، مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو درست فرمادینا۔ پرند کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارنا پھر اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس کا پرند بن کر اڑ جانا۔

حضرت آدم کے لئے فرشتوں کا سجدہ کرنا۔

حضرت سلیمان کے لئے ہوا کا مسخر ہونا، پرند، چرند اور جن وشیطان کا تابعدار ہونا۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ تمام معجزات حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ظاہر نہیں ہیں۔ مزید گذشتہ احادیث میں جو حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے فضائل ہیں وہ بھی آخرت میں

بغیر حضوران کو حاصل ہونگے۔

شراح احادیث نے اس کا جواب دیا کہ یہ تمام فضائل جزئی ہیں۔

اقول وباللہ التوفیق: ہاں ہمارے یہاں اس کا یہ جواب بھی ہے، بلکہ اس سے اعظم واجل جواب یہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں اور کمال میں آپ کو افضلیت حاصل ہے۔ لہذا آپ کو تمام وجوہ سے جمیع اولین وآخرین پر فضیلت مطلقہ حاصل ہے۔

حضرت موسیٰ اور حضرت عیسی علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کو جو معجزات ملے ان کی نوعیت اس طرح ہے۔ کہ

فضیلت درحقیقت صفت میں ہوتی ہے، رہا فعل تو وہ کسی مصلحت کے تابع ہوتا ہے۔ مثلا دو کاتب ہیں جن کو فن کتابت میں فوقیت حاصل ہوئی اور اس فن میں خوبی کے حامل قرار پائے۔ پھر ایک کاتب نے کسی مصلحت کے پیش نظر کتابت بالفعل کی، اور دوسرے نے کسی مصلحت سے اس کو ترک کیا۔ تو اب یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جس نے فن کتابت کا مظاہرہ کیا وہ نہ لکھنے والے پر فضیلت رکھتا ہے، بلکہ عین ممکن کہ جس نے نہ لکھا وہ کاتب بالفعل سے کتابت میں اجود وافضل ہو۔ کیا تم اس حدیث میں غور نہیں کرتے جو دلائل النبوۃ وغیرہ میں مروی ہے۔

۳۹۷۲۔ **عن** الزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما نزلت: (وانذر عشرتك الاقربین) صاح رسول اللہ ﷺ علی ابی قبیس یا آل عبد مناف! انی نذیر فجاء تہ قریش فحذرھم وانذرھم فقالوا اتزعم انك نبی یوحی الیك وان سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام سخرت لہ الریح والجبال، وان موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سخر لہ البحر، وان عیسی علیہ الصلاۃ والسلام كان یحی الموتی فادع اللہ تعالیٰ ان یسیر عنا ھذہ الجبال ویفجر لنا الارض انھارا فنتخذھا محارث نزرع وناكل والا فادع اللہ تعالیٰ ان یحی لنا موتانا فنكلمھم

۳۹۷۲۔ المسند لابی لعلی　مرویات زبیر بن العوام　رقم　۶۷۵

ویکلمونا والا فادع الله تعالیٰ ان یجعل هذه الصخرة التی تحتك ذهبا فننحت منها وتغنینا عن رحلة الشتاء والصیف ، فانك تزعم انك کهیاتهم ، فبینا نحن حوله ﷺ اذ نزل علیه الوحی ، فلما سری عنه الوحی قال والذی نفسی بیده لقد اعطانی الله تعالیٰ ما سألتم ولو شئت لکان ، ولکنه خیرنی بین ان تدخلوا باب الرحمة فیؤمن مؤمنکم وبین ان یکلکم الی ما اخترتم لانفسکم فتضلوا عن باب الرحمة ولا یؤمن مؤمنکم فاخترت باب الرحمة ، ویؤمن مؤمنکم واخبرنی ان اعطاکم ذلك ثم کفرتم انه یعذبکم عذابا لایعذب احدا من العلمین ، فنزلت وما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بها الاولون حتی قرأ ثلاث آیات ونزلت ﴿ولو ان قرء انا سیرت به الجبال ۔الآیة﴾۔

(انباء الحی ص ۳۲۳۔۳۲۴)

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت (وانذر عشیرتك الاقربین) نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے جبل ابوقبیس پر تشریف فرما ہوکر ندا فرمائی :اے آل عبد مناف! بیشک میں ڈرانے والا ہوں، ندا سن کر قریش جمع ہوئے تو آپ نے سب کو عذاب آخرت سے ڈرایا، بولے: آپ اپنے نبی ہونے کا دعوی کرتے ہیں، تو حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے پہاڑ اور ہوائیں تابع فرمان تھیں، حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے سمندر مسخر ہوا، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام مردے زندہ کرتے تھے۔آپ بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ یہ پہاڑ یہاں سے چل کر جائیں، اور زمین سے چشمے پھوٹ نکلیں، تو ہم ان کے ذریعہ کھیتیاں کریں اور خوب سب چیزیں کھائیں ۔اور یہ نہ ہو تو ہمارے مردوں کو زندہ کریں تو ہم ان سے گفتگو کریں، ورنہ آپ دعا کریں کہ یہ پہاڑوں کی چٹانیں سونا ہوجائیں تاکہ ہم ان کو کھودیں اور جاڑوں اور گرمی میں مشقت کے سفر کرکے تجارت کے لئے نہ جائیں، آپ تو ان انبیائے کرام کے مثل ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: کہ ہم حضور ﷺ کے پاس جمع ہی تھے کہ اچانک وحی نازل ہوئی۔ جب وحی کے آثار جاتے رہے تو ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے:

بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا جو تم مانگتے ہو، اور اگر میں چاہتا تو ویسا ہی ہوتا۔ لیکن مجھے دو چیزوں کے درمیان اختیار ملا۔ ایک یہ کہ تم باب رحمت میں داخل ہو جاؤ اور تم میں کے لوگ ایمان لائیں۔ دوسرے یہ کہ جس کو تم اختیار کرتے ہو وہ تمہیں دیا جائے تو تم باب رحمت سے بھٹک جاؤ اور تم میں سے کوئی ایمان نہ لائے۔ لہذا میں نے باب رحمت کو اختیار کیا اور تمہارے ایمان لانے کو پسند فرمایا۔

نیز مجھے یہ بتایا گیا کہ میں تم کو تمہاری پسندیدہ چیز دیدوں تو تم بعد میں کفران نعمت کر کے گمراہ ہو جاؤ گے اور پھر اللہ تعالیٰ تم کو سب سے سخت عذاب دے گا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: (وما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بها الاولون) یہاں تک کہ آپ نے تین آیتیں تلاوت فرمائیں۔ اور یہ آیت نازل ہوئی ﴿ولو ان قرء انا سیرت به الجبال ۔الآیة﴾ ۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا حضور مختار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کریم کی قدرت وعطا سے مردوں کو زندہ کرنے، پہاڑوں کو چلانے، زمین سے نہریں اور چشمے جاری کرنے اور پہاڑی چٹانوں کو سونے میں تبدیل کرنے پر قادر تھے۔ لیکن آپ نے قصداً ایسا نہیں کیا۔ کیا آپ نے ابھی ملاحظہ نہیں کیا کہ حضور مختار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے ہیں: لو شئت لکان ۔ اگر میں چاہتا تو ایسا ہی ہوتا۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ ہمارے علماء نے اپنی کتابوں میں ایک باب وضع کیا اور اس میں مردوں کو زندہ کرنے اور آفت رسیدہ لوگوں کی آفتوں کو دور کرنے کے سلسلہ میں روایات ذکر کیں۔ جن میں آپ کے خدام وغلاموں کے واقعات حد تواتر پر ہیں۔ وللہ الحمد

۔

بلکہ امام شعرانی کی کتاب ''الیواقیت والجواہر'' میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایسے مراتب خاص فرمائے گئے کہ ان میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کو تمام مخلوق کے احوال کا علم دیا گیا۔ کیونکہ آپ سب کے رسول ہیں۔ اور

یہ بات ظاہر ہے کہ ان کے احوال مختلف ہیں، تو ضروری ہوا کہ آپ سب کے حالات سے باخبر ہوں۔ نیز آپ کو احیاء موتی کا معجزہ اس طرح عطا ہوا کہ اس کو حیات حسی و معنوی دونوں سے تعلق ہے، جب کہ یہ دوسروں کو نہ ملا۔

۳۹۷۳۔ **عن** عمرو بن سواد قال لی الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ما اعطی اللہ تعالیٰ نبیا ما اعطی محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قلت : اعطی عیسی علیہ الصلوۃ والسلام احیاء الموتی ، فقال : اعطی محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حنین الجذع ۔ فھذا اکبر من ذاک ۔

حضرت عمرو بن سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ دیگر انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو جو ملا وہ ہمارے حضور ﷺ کو بھی ملا، میں نے عرض کیا: حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو مردوں کو زندہ کرنے کو معجزہ عطا ہوا، فرمایا: حضور ﷺ سے کھجور کے خشک تنے نے فریاد کی، یہ اس سے بھی بڑا معجزہ ہے ۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدی والد ماجد قدس سرہ العزیز کتاب مستطاب ''سرور القلوب بذکر المحبوب'' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں: امام شافعی کا فرمان حق وصواب ہے کہ مردہ تو پہلے زندہ تھا اور صورت انسانیہ نفس ناطقہ سے تعلق کی صلاحیت رکھنے کے لئے باقی ہے۔ برخلاف اس سوکھی لکڑی کے، کہ اس میں اس وقت عادۃ حیات کی صلاحیت ہی نہیں اور کبھی اس پر روح حیوانی کا فیضان ہی نہیں ہوا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہاں حیات کی ابتداء ہے اور وہاں اعادہ۔ اور اعادہ بلاشبہ آسان ہے۔ یہ معنی فاعل مجازی کی طرف نسبت کرتے ہوئے البتہ فاعل حقیقی رب تبارک وتعالیٰ کے لئے سب برابر ہیں، ایک دوسرے کے مقابل اھون و آسان نہیں۔ اور سورۂ روم میں (وھو

۳۹۷۳۔ دلائل النبوۃ للھیثمی — السفر السادس — باب ماجاء فی حنین الجذع

اورقوت گویائی بخشتا ہے۔کہ جب آپ گذر فرماتے سب آپ کی رسالت کی گواہی دیتے۔ والحمدللہ رب العالمین۔انباء الحی ص ۳۲۷

اب رہا ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام کا سجدہ کرنا۔تواس میں مسجود لہ کو قبلہ اور مسجود الیہ پر بلاشبہ زیادہ فضیلیت ہے۔یہاں حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام قبلہ اور مسجود الیہ تھے اور مسجود لہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

امام رازی نے مفاتیح الغیب میں اورامام نیشاپوری نے رغائب الفرقان میں (تلك الرسل فضلنا) کے تحت اس کی وضاحت فرمائی کہ ملائکہ کو حضرت آدم علیہ الصلوہ والسلام کے سجدہ کا حکم اس لئے دیا گیا کہ نور محمدی آپ کی پیشانی میں جلوگر تھا۔اسی لئے تو حدیث قدسی میں فرمایا: اے محبوب اگر آپ کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو افلاک کو پیدا نہ فرماتا۔

امام ابن حجر مکی، منح مکیہ، میں فرماتے ہیں: کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تخلیق آدم سے مقصود ہیں۔لہذا ملائکہ کا سجدہ کرنا نور محمدی کو تھا جو حضرت آدم کی پیشانی میں ضوفگن تھا۔

انباء الحی ص ۳۲۸

سفینہ نوح اور سلطنت سلیمان علیہم الصلوۃ والسلام

حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی سلطنت وبادشاہت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام نامی کی برکت سے تھی۔

علامہ ابن عماد کشف الاسرار میں اور علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

شیاطین کا حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے مسخر اور تابعدار ہونا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی برکت سے تھا۔

متعدد احادیث میں آیا کہ آپ کی حکومت وبادشاہت آپ کی انگشتری میں مضمر تھی۔ اوراس میں راز یہ تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک نام اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کے ساتھ بحکم الٰہی آپ کی انگوٹھی میں نقش تھا۔

لہذا ثابت ہوا کہ خلق میں جس کو بادشاہت ملی وہ حقیقۃ اور معنیً ،عموما واطلاقا، تقدما واستمرارا اول یوم سے ابدالآباد تک آپ ہی کے ساتھ خاص ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابداً ابداً۔

ان تمام چیزوں کے باوجود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہانہ طور طریقہ اختیار نہ فرمایا، حالانکہ ساری کائنات آپ کے لئے پیش ہوئی اور حضرت اسرافیل علیہ الصلوۃ والسلام رب تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ سے یہ پیغام لائے کہ اگر آپ اس کو پسند کریں کہ تہامہ کے پہاڑ آپ کے لئے زمرد و یاقوت، سونے اور چاندی کے ہوکر چلا کریں تو ایسا کر دیا جائے، لیکن آپ نے اس کو اختیار نہ فرمایا۔

۳۹۷۵۔ **عن** ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلغه اسرافیل علیه الصلوة والسلام عن ربه تبارك وتعالیٰ ان احببت ان اسیر معك جبال تهامة زمردا ویاقوتا وذهبا وفضة ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو حضرت اسرافیل علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ رب العزت جل جلالہ کا یہ پیغام پہونچایا کہ اگر ایک آپ چاہیں تو آپ کے ساتھ تہامہ کے پہاڑوں کو زمرد، یاقوت، سونے اور چاندی سے بنا کر چلاؤں ۔۱۲م

۳۹۷۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لو شئت لسارت مع جبال الذهب ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کرتے ۔۱۲م

۳۹۷۵۔اتحاف السادة المتقین للزبیدی بیان فضیلة الزهد ۹/

۳۹۷۶۔المسند لاحمد بن حنبل کتاب الزهد مقدمة الکتاب

۳۹۷۷۔ **عن** ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لو سألت اللہ تعالیٰ من یجعل تہامۃ کلہا ذہبا لفعل ۔

انباء الحی ص ۳۳۱

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں اللہ تعالیٰ سے مانگتا کہ وہ تہامہ کے تمام پہاڑوں کو سونے کا کردے تو ضرور ایسا کردیتا۔

۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو یہ اختیار دیا تھا کہ آپ چاہیں تو نبی ہوکر شاہان وقت کی زندگی گذاریں اور چاہیں تو خالص عبدیت ونبوت پسند کریں ، تو آپ نے خالص عبدیت ونبوت اپنے رب کی بارگاہ میں تواضعاً اختیار فرمائی ۔ جیسا کہ حدیث صحیح میں حضرت ابوہریرہ وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے۔

۳۹۷۸۔ **عن** خیثمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قیل للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت خزائن الارض ومفاتیحہا مالم یعط نبی قبلک ولا یعطاہ احد بعدک ولا ینقصک ذلک عند اللہ شیئا وان شئت جمعتہا لک فی الآخرۃ ۔قال : اجمعہا لی فی الاخرۃ ۔ فانزل اللہ تعالیٰ (تبارک الذی ان شاء جعل لک خیرا من ذلک جنات تجری من تحتہا الانہار ویجعل لک قصورا)۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو ندا ہوئی کہ ہم نے تمہیں زمین کے خزانے اوران کی کنجیاں عطا کیں جوتم سے پہلے نہ کسی نبی کو ملیں اور نہ تمہارے بعد کسی کو ملیں ،اور اللہ تعالیٰ کے یہاں تمہارا کچھ کم نہ ہوگا ،اور اگر تم چاہو تو آخرت کے لئے ان سب کو جمع رکھا جائے ، عرض کیا : میرے لئے آخرت میں اس کو جمع رکھ ، اس

۳۹۷۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی　　۲۹۵/۲۵

۳۹۷۸۔ جامع البیان للطبرانی　　سورۃ الفرقان تحت آیت　　(تبارک الذی انشاء)

لعابه بين اصبعى هاتين الا بهام والتى تليها ، ولولا دعوة اخى سليمان لأصبح مربوطا بسارية من سوارى المسجد فتلاعب به صبيان المدينه۔ انباء الحی ص ۳۳۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز ادا فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے اور قرأت کی تو اس میں اشتباہ ہو گیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اگر تم مجھے دیکھتے اور ابلیس کو کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور میں پیچھے ہٹا یہاں تک کہ میں نے اپنی ان دو انگلیوں انگوٹھے اور اس کے متصل انگلی کے درمیان اس کے لعاب کی ٹھنڈک پائی۔ اگر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو آج صبح وہ مسجد کے ستون بندھا ہوتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے ہوتے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قلت: یہ دو قصے جدا جدا ہیں، یہ صبح کی نماز میں ابلیس کا، اور وہ صلاۃ اللیل میں عفریت کا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو قیامت کے دن سب سے پہلے لباس پہنانے کی تفصیل اس طرح ہے۔

اقول: یہ لباس بطور کرامت واعزاز ہوگا، اور یہ بات ثابت اور طے شدہ کے تمام اعزاز و بزرگی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست پاک میں ہوگی۔

تو خلاصہ کلام کا یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلے اپنے روضۂ انور سے باہر تشریف لائیں گے اور فوراً آپ کو جنتی لباس پہنایا جائے گا۔ پھر میدان محشر میں آپ لباس زیب تن کئے ہوئے تشریف لائیں گے اور سب کا حشر آپ کے قدموں میں ہوگا۔ اس حال میں کہ ننگے بدن۔ اب حضرت خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کو لباس پہنایا جائے گا اور آپ اس سے قبل ہی لباس زیب تن فرما چکے ہونگے۔ لہذا حضور کو اولیت حقیقۃً حاصل ہے۔ ہاں اس کے بعد تمام اولین وآخرین کی موجودگی میں شفاعت کبری اور قربت عظمی کا لباس اللہ تعالیٰ کے حضور پہنایا جائے گا۔ لہذا آپ یہ لباس پہن کر عرش اعظم کی داہنی جانب کھڑے ہونگے، بلکہ اس پر جلوہ افروز ہوں گے جیسا کہ امام مجاہد نے فرمایا۔ میں نے اس کو اپنی کتاب "تجلی الیقین بان نبینا

سید المرسلین'' میں بیان فرمایا۔ هذا بحمد الله تعالیٰ م عنی صحیح لاعبار علیه ۔ هذا ما افاض المولیٰ سبحانه وتعالیٰ علی عبده الفقیر ۔ انباء الحی ص ۳۳۴

یہاں ایک اہم بات یہ ہے کہ انبیائے کرام، شہدائے عظام اور اولیائے ذوی الاحترام بروز قیامت لباس میں ملبوس ہوں گے، اور بغیر لباس عوام ہی ہونگے۔

اقول: ہمارا رب جی کریم ہے، جل جلالہ۔ لوگوں کا بغیر لباس ہونا میدان قیامت میں کوئی باعث شرم نہیں۔ کہ قیامت کی ہولناکیاں کسی کو نگاہ اٹھا کر دیکھنے سے باز رکھیں گی۔ اس دن ہر شخص دوسرے سے بے نیاز اور جدا ہوگا۔ حسبنا لله و نعم الو کیل۔ صحیحین میں ہے۔

۳۹۸۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : یحشر الناس یوم القیامة حفاة عراة غرلا ۔ قلت: یارسول الله ! الرجال والنساء جمیعا ینظر بعضهم الی بعض ؟ فقال: یاعائشة! الأمر اشد من ان ینظر بعضهم الی بعض ۔ انباء الحی ص ۳۳۶

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ قیامت کے دن ننگے جسم ننگے سر بغیر ختنہ جمع ہوں گے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مرد اور عورتیں ایک ساتھ اور ایک دوسرے کو دیکھتے بھی ہوں گے، فرمایا: اے عائشہ! اس وقت اتنی شدت ہوگی کہ ایک دوسرے کی طرف نظر ہی نہ کر سکیں گے۔ ۱۲م

لیکن حضور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب تو سب کی نگاہیں لگی ہوں گی ،اور تمام مخلوق آپ کی جانب راغب ہوگی، بلکہ جب حضور روضہ انور سے باہر تشریف لائیں گے تو صدیق اکبر و فاروق اعظم ساتھ ہوں گے۔ (تو اس حال میں حضور کا بے لباس ہونا کیونکر متصور)

۳۹۸۱۔ الجامع الصحیح للبخاری　　کتاب الرفاق　　باب الحشر

الصحیح لمسلم　　کتاب الجنة　　باب فناء الدنیا و بیان الحشر

۳۹۸۲۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج ذات یوم ودخل المسجد وابوبکر وعمر، احدھما عن یمینہ والآخر عن شمالہ وھو آخذ بأیدیھما، فقال: ھکذا نبعث یوم القیامۃ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف لائے اور مسجد نبوی میں داخل ہوئے، ساتھ میں حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، ایک داہنی جانب اور دوسرے بائیں جانب اور آپ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، فرمایا: ہم قیامت میں اسی طرح اٹھیں گے۔۱۲م

۳۹۸۳۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :ان ابا بکر لما حضرتہ الوفاۃ دعا بثیاب جدد فلبسھا وقال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ان المیت یبعث فی ثیابہ التی یموت فیھا ۔

انباء الحی ص ۳۳۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر کے وصال کا وقت قریب آیا تو نیا جوڑا منگوایا اور اس کو پہن کر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میت اسی لباس میں اٹھائی جائے گی جس میں انتقال ہوا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ان کے خلاف ہے جن میں بے لباس اٹھنے اور میدان قیامت میں جانے کا ذکر ہے، لہذا علمائے کرام نے ان کے درمیان یوں تطبیق دی کہ درجات مختلف ہیں۔تو توزیعا یہ کہا جاتا ہے کہ بعض عاری اور بعض کاسی ہوں گے۔

اقول: بلکہ جو کاسی ی عنی صاحب لباس ہوں گے ان کی بھی متعدد جماعتیں ہوں گی۔ بعض تو انہیں کپڑوں میں ہوں گے جن میں انتقال ہوا۔

۳۹۸۲۔ الجامع للترمذی　　ابواب المناقب　　مناقب الفاروق الاعظم

۳۹۸۳۔السنن لابی داؤد　　کتاب الجنائز　　باب مایستحب من تطھیر ثیاب المیت

اس حدیث میں انہیں کا بیان ہے۔بعض وہ ہوں گے جن کوان کے کفن میں اٹھایا جائے گا۔حدیث میں ہے:

۳۹۸٤۔ **عن** عمرو بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: دفننا ام معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنهما فأمر بها فکفنت فی ثیاب جدد ، وقال: احسنوا اکفان موتاکم فانهم یحشرون فیها۔

حضرت عمرو بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کی تجہیز وتدفین کی تو آپ نے جدید لباس میں کفن دینے کا حکم فرمایا اور فرمایا: اپنے مردوں کو اچھا کفن دو کہ یہ اسی میں اٹھائے جائیں گے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلکہ توزیع وتطبیق میں یہ حدیث نص ہے جو حضرت ابوذر سے مروی ہے:

۳۹۸۵۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : حدثنی الصادق المصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان الناس یحشرون یوم القیامةعلی ثلاثةافواج، طاعمین کا سین راکبین ، وفوج یمشون ، وفوج تسیحهم الملائکة علی وجوههم ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین گروہ میں اٹھائیں جائیں گے۔ایک تو وہ جو کھاتے پیتے لباس پہنے سواری پر جائیں گے۔دوسرے پیدل۔تیسرے وہ جن کو فرشتے گھسیٹ کر لے جائیں گے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام حجۃ الاسلام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ حضور نبی کریم صلی اللہ

۳۹۸٤۔فتح الباری للعسقلانی کتاب لرفاق باب الحشر

۳۹۸۵۔المسند لاحمد بن حنبل مرویات ابی ذر ٥/

تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک حدیث میں اس طرح ہے۔

بالغوا فی اکفان موتاکم ، فان امتی تحشرون فی اکفانھم وسائر الامم عراۃ ۔

اپنے مردوں کے کفن میں مبالغہ کرو، یعنی اچھے کفن پہناؤ کہ میری امت اپنے کفن میں اٹھائی جائے گی اور باقی امتیں بغیر لباس۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: میں نے اس کی اصل نہ پائی ۔لیکن امام عینی نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے ذکر میں فرمایا کہ مسند ابی سفیان میں یہ حدیث موجود ہے۔

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیثوں میں یہ معلوم ہو چکا کہ یہ حکم عام امت کے لئے ہے، لیکن جمہور علماء نے اس کو شہداء کے لئے خاص مانا ۔کیونکہ ان کے بارے میں حکم ہے کہ انہیں کپڑوں میں لپیٹ کر دفن کیا جائے۔

علامہ قرطبی امام غزالی سے منقول حدیث کی بھی یہی توجیہ کرتے ہیں کہ اگر یہ ثابت ہے تو شہداء کے لئے ہے تاکہ دوسری احادیث سے یہ مناقض نہ ہو۔

اقول: اس تفصیل سے تو یہ لازم آیا کہ لباس والوں کی علیحدہ علیحدہ قسمیں نہ ہوں ۔ کیونکہ شہداء کا لباس تو ان کے کفن ہوں گے۔ حالانکہ امت کے حق میں توزیع وتقسیم جمہور کا مسلک ہے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: کہ شہداء پر اس لئے محمول کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے کپڑوں ہی میں دفن کئے جاتے ہیں۔لہذا لباس میں ان کو مبعوث کیا جانا دوسروں سے امتیاز کے لئے ہے۔

اقول: جب یہ امتیاز کے لئے ہے تو انبیائے کرام کے لئے اس کا ثبوت بدرجہ اولیٰ ہوگا کہ وہ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔جیسا کہ ان کے دیگر امتیازات احادیث میں وارد ہوئے۔

۳۹۸۶۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تبعث الانبیاء علی الدواب ویحشر صالح علی ناقتہ ویحشر ابنا

۳۹۸۶۔ المواھب اللدنیہ للقسطلانی المقصد العاشر

فاطمة على ناقتى العضباء والقصوا واحشرانا على البراق خطوها عند اقصى طرفها ويحشربلال على ناقة من نوق الجنة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سواریوں پر اٹھائے جائیں۔اور حضرت صالح تو اپنی اونٹنی پر ہوں گے اور فاطمہ کے دونوں بیٹے میری اونٹنی عضباء اور قصواء پر، اور مجھے براق پر جس کا قدم منتہائے نظر پر پڑتا اور بلال کو ایک جنتی اونٹنی پر لایا جائے گا۔۱۲م

۳۹۸۷۔ يحشر الانبياء يوم القيامة على الدواب ليوافوا المحشر ، ويبعث ابناى الحسن والحسين على ناقتين من نوق الجنة ۔

انبیائے کرام قیامت کے دن سواریوں پر ہوں گے تاکہ میدان محشر جائیں اور میرے بیٹے حسن وحسین جنتی اونٹنیوں پر۔۱۲م

۳۹۸۸۔ **عن** على المرتضى كرام الله تعالىٰ وجهه الكريم عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : تحت قوله تعالىٰ: (يوم نحشر المتقين الى الرحمن وفد) مريم ۸۵ انباء الحی ص ۳۳۹

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضوت نبی کریم ﷺ نے (يوم نحشر المتقين الى الرحمٰن وفد۔(مریم۔۸۵) کے تحت فرمایا:

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب باقی رہا یہ سوال کہ حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے قیامت کے دن افاقہ ہوگا اور حضور کے فرمان کے مطابق حضرت موسی کو آپ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے پائیں گے۔

تو اس کا جواب اس طرح بھی دیا جاسکتا ہے کہ یہ حدیث بہت سے متقدمین ومتاخرین

۳۹۸۷۔ المستدرك للحاكم المعجم الكبير للطبرانی ۲۶۲۹

۳۹۸۸۔ الدر المنثور للسيوطی

علماء کے نزدیک مشکل احادیث سے ہے۔ حتی کہ امام قاضی عیاض سے امام نووی نے نقل فرمایا:

کہ ان ھذا من اشکل الاحادیث۔ یہ مشکل ترین احادیث سے ہے۔

اسی لئے تو ان کے علاوہ دوسرے محققین وشارحین کو اس میں سخت اضطراب لاحق ہوا۔ یہاں تک کہ بعض لوگوں نے تو ثقہ راویوں کو جو رواۃ صحیحین سے ہیں وہمی اور ضعیف قرار دیدیا۔ اگر میں ان سب کی تفصیل بیان کروں اور سب کے اقوال جمع کروں تو مقصد اصلی سے خروج کا خوف ہے اور کلام کے طویل ہونے کا خطرہ ہے۔

میں نے اس مقام پر فتح الباری، عمدۃ القاری اور مرقاۃ شرح مشکوۃ کے حاشیہ پر کچھ تعلیقات تحریر کی ہیں، ان میں اپنے مولی عزوجل کی توفیق سے تمام اشکالات کے بارے میں یہ ثابت کردیا ہے کہ وہ وارد ہی نہیں ہوئے، ہاں ایک شبہ ہے جس کا افادہ امام عینی نے عمدۃ القاری میں اور شیخ محقق دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں فرمایا:

کہ اس سلسلہ میں مکمل وضاحت موجود اور اجماع منقول کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بروز قیامت سب سے پہلے اپنے روضۂ انور سے تشریف لائیں گے، آپ سے پہلے کوئی اپنی قبر سے نہیں اٹھے گا، تو پھر اس حدیث میں حضور نے یہ کیوں فرمایا کہ لاادری کان فیمن الخ۔ لہذا معلوم کہ حضرت موسی کو پہلے افاقہ ہوگا۔ یا وہ اس سے مستثنی قرار پائیں گے۔

اس کے حل کے لئے بعض شارحین نے یہ جزم کرلیا کہ اس حدیث میں جو تردد منقول ہے وہ راوی کا وہم ہے۔

ملا علی قاری مرقات میں فرماتے ہیں: کہ بعثت بعد الموت میں تو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر کسی کو تقدم حاصل نہیں۔ پھر اس حدیث کے حل میں فرمایا: کہ اس حدیث میں صعقہ سے مراد نفخۂ فزع ہے جو بعثت بعد الموت سے پہلے ہوگا۔

آپ بخوبی جانتے ہیں کہ بعثت سے پہلے نفخۂ قیامت کے سوا اور کوئی نفخہ نہیں۔ حتی کہ خود علامہ علی قاری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: کہ تمام لوگ قیامت کے دن مرجائیں گے یعنی نفخۂ اولی کے وقت۔ اور یہ نفخۂ اولی باعث موت ہی ہوگا نہ کہ محض ہول واضطراب اور بے ہوشی۔ پھر لکھتے ہیں:

ہاں یہاں ایک سہل جواب وہ بھی ہے جس کی طرف علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں ارشاد فرمایا: کہ نفحہ ہر زندہ شخص کو بے ہوش کردے گا مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے وہ اس سے مستثنی رہے گا۔اس کے بعد ہر وہ زندہ شخص کہ اب تک اسے موت نہ آئی فورا بعد مرجائے گا۔

اور وہ نفوس قدسیہ جن کو پہلے موت آچکی اور پھر وہ زندہ کردیئے گئے یعنی انبیائے کرام اور شہدائے عظام۔ان کے لئے محض غشی ہوگی پھر افاقہ ہوگا۔تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کا استثناء جس غشی سے فرمایا وہ یہ ہی ہو۔

اقول: علامہ علی قاری کا مقصود تو اس وقت ہی تام ہوسکتا ہے جب کہ افاقہ بعثت سے پہلے ہو۔تاکہ بعثت میں سبقت لازم نہ آئے۔اور بعثت سے پہلے افاقہ صریح حدیث صحیحین کے خلاف ہے۔

۳۹۸۹۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لاتفضلوا بین انبیاء اللہ، فانہ ینفخ فی الصور فیصعق من فی السموات ومن فی الارض الامن شاء اللہ، ثم ینفخ فیہ اخری فاکون اول من بعث فاذا موسی آخذ بالعرش۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام کے درمیان کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ دو، کہ جب صور پھونکا جائے گا تو تمام زمین وآسمان والے بے ہوش ہوجائیں گے مگر جسے اللہ چاہے، پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں اپنے روضہ انور سے اٹھوں گا تو اچانک میں دیکھوں گا کہ حضرت موسی عرش کا پایہ پکڑے ہیں۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں صراحت ہے کہ افاقہ سے مراد بعثت ہے۔یہاں سے وہ قول بھی دفع

۳۹۸۹۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ عزوجل وان یونس لمن المرسلین

الصحیح لمسلم کتاب الفضائل باب فضائل من موسی علیہ الصلوۃ والسلام ۲/۲٦۷

ہو گیا جو ملا علی قاری ، امام قاضی عیاض ، اوران کے علاوہ حضرات نے پیش فرمایا کہ افاقہ سے مراد بعثت نہیں۔ بلکہ افاقہ غشی سے چھٹکارا پانا، اور بعثت مرنے کے بعد زندہ ہونے کے معنی میں آتا ہے، جیسے حضرت موسیٰ کا کوہ طور پر بے ہوش ہو جانا موت نہیں تھا اوراس سے افاقہ بعث بعدالموت کے معنی میں نہیں۔

اس کے جواب میں مزید یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اس افاقہ کوایک حدیث میں بعث سے بھی تعبیر فرمایا۔

۳۹۹۰۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: فلا ادری أکان ممن استثنی اللہ تعالیٰ ان لا تصیبه النفخة او بعث قبلی ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں بتا سکتا کہ حضرت موسی ان لوگوں میں ہونگے جو مستثنی رہیں گے کہ ان کوصور کی آواز نہ پہنچے گی یا وہ مجھ سے پہلے اٹھائے جائیں گے۔۱۲م

حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے عرش اعظم تک پہلے پہونچنے کی ایک وجہ وجیہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ روضۂ انور سے تو حضور ہی سب سے پہلے تشریف لائیں گے، لیکن آپ بعد میں اس لئے پہونچیں گے کہ حشر ونشر ملک شام کی سرزمین پر ہوگا اور حضرت موسی کی قبر اس سرزمین سے قریب جہاں عرش اعظم کے پائے ہوں گے۔ لہذا حضرت موسی قبر انور سے باہر تشریف لاتے ہی وہاں پہونچ جائیں گے۔ اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روضۂ انور سے بقیع شریف تشریف لے جائیں گے اوران کے زندہ ہوکر باہر آنے کے منتظر رہیں گے، پھر ان کوساتھ لیکر حرمین کے درمیان اہل مکہ کا انتظار فرمائیں گے، اور جب وہ سب آجائیں گے تو آپ میدان محشر کی طرف قصد فرمائیں گے۔

جعلنا اللہ تعالیٰ من اللاحقین تبعاله ، المتعلقین باذیاله ، بمنه وأفضاله ،

۳۹۹۰۔ جامع البیان للطبری　　تفسیر سورۃ زیر تحت آیۃ ونفخ فی الصور

آمین رب محمد آمین ، وصل وسلم وبارك عليه وعلى آله وصحبه وابنه وحزبه اجمعين ـ

بعض حضرات نے یہاں صعقہ کو بعد بعث پر محمول کیا اور بعث کے معنی میں نہیں لیا۔ امام قاضی عیاض ، امام نووی ، ابن قیم ،امام عسقلانی نے اس کو جائز مانا۔ اور امام عینی نے احادیث انبیاء میں اس پر جزم فرمایا۔ اور شیخ نے اشعۃ اللمعات میں ان کی متابعت کی۔ لیکن علامہ قرطبی نے اس کو رد کر دیا اور علامہ زرقانی نے ان کی تصدیق کی۔

اقول: اولاً۔ حدیث صحیحین جو ابھی ذکر ہوئی اس کی تردید کے لئے کافی ہے، کہ اس میں صراحت ہے کہ صعقہ (موت) افاقہ (بعث) دونوں نفخوں کے وقت ہی ہوگا۔ نیز امام بخاری نے تفسیر سورۂ زمر میں روایت کی۔

۳۹۹۱۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انى اول من يرفع رأسه بعد النفخة الآخرة ، فاذا انا بموسى متعلق بالعرش ، فلادرى أكذلك كان ام بعد النفخة ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوسرے صور کے بعد سب سے پہلے میں اٹھوں گا تو میں دیکھوں گا حضرت موسیٰ عرش کا پایا پکڑے ہیں، تو نہیں بتایا جا سکتا کہ وہ اسی حال میں رہیں یا صور کے بعد یہاں پہونچے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو یہاں قیامت و بعثت کے دو نفخوں کے سوا کوئی تیسرا نفخہ ہی نہیں، دو کے بارے میں قرآن کریم میں آیا۔ اور زیادہ نفخوں کا امکان بغیر ثبوت نہیں ہو سکتا۔ اور یہاں نہ ثبوت اور نہ کسی تیسرے پر جزم۔

امام عینی علامہ کرمانی سے نقل فرماتے ہیں کہ اصح مسلک میں صرف دو نفخے ہی ہیں۔

اور

۳۹۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب التفسیر سورة الزمر باب قوله ونفخ الصور

علامہ عسقلانی علامہ قرطبی سے ناقل کہ صحیح یہی ہے کہ دو نفخے ہیں فقط۔ کیونکہ آیت سورۂ نمل میں (ففزع) سے۔ اور آیت سورۂ قصص میں (فصعق) سے (الامن شاء اللہ) استثناء موجود ہے۔ ملخصا انباء الحی ص ۳۴۳

ثانیاً اقول: عین ممکن ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فاصعق معہ) اس وقت فرمایا جب حضور کو یہ علم نہیں دیا گیا تھا کہ انبیائے کرام کو صعق لاحق نہیں ہوگا۔

بلکہ حضور کیونکر ارشاد فرماتے جب کہ خود حضور کا فرمان ہی شہداء کا استثناء فرما رہا ہے۔

۳۹۹۲۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سأل جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام عن ھذہ الآیۃ، من الذین لم یشاء اللہ ان یصعقوا، قال: ھم شھداء اللہ عزوجل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہم الصلوٰۃ والسلام (من الذین لم یشاء اللہ ان یصعقوا) کے بارے میں پوچھا تو عرض کیا: یہ شہدائے کرام ہوں گے۔ ۱۲م

۳۹۹۳۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ھم شھداء اللہ ثنیۃ اللہ تعالیٰ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شہداء ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ مستثنیٰ رکھے گا۔ ۱۲م

۳۹۹۴۔ **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: وزاد متقلدی السیوف حول العرش۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرش کے گرد تلوار لٹکائے

۳۹۹۲۔ فتح الباری للعسقلانی　کتاب الرقاق　باب نفخ الصور　۱۱/

۳۹۹۳۔ الدر المنثور للسیوطی　سورۃ الزمر تحت آیۃ ونفخ فی الصور

۳۹۹۴۔ جامع البیان للطبری　سورۃ الزمر تحت آیۃ ونفخ فی الصور

شہداء ہوں گے۔۱۲م

۳۹۹۵۔ **عن** ابی هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : والاموات لايعلمون شيئا من ذلك ، فقلت يارسول الله ! فمن استثنى الله تعالىٰ حين يقول (ففزع من في السموات ومن فى الارض الا من شاء الله) قال : اولئك الشهداء ، وانما يصل الفزع الى الاحياء وهم احياء عند ربهم يرزقون ووقاهم الله فزع ذلك اليوم وآمنهم منه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مردے تو اس سے کچھ نہیں جانتے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ اس آیت (فـفـزع مـن فی السموا ت ومن نی الا رض الا من شاء الله) میں کس کا استثناد ہے، فرمایا: یہ شہداء ہیں، فزع تو زندوں کو ہی ہوگی اور یہ اپنے رب کہ یہاں زندہ ہیں رزق پاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو اس دن فزع سے مامون ومحفوظ رکھے گا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو جب یہ شہداء کے لئے ثابت تو انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام تو اس کے زیادہ حقدار ہیں ۔اسی لئے امام بیہقی نے اختیار فرمایا کہ انبیائے کرام صلی اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے استثناء حاصل فرمائے ہوئے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو آپ نے آیت کریمہ کے مجمل استثناء کو حاملین عرش اور باقی چار فرشتوں پر محمول فرمایا جیسا کہ اس حدیث میں ہے۔

۳۹۹۶۔ **عن** انس رضي الله تعالىٰ عنه قالوا: يا رسول الله ! من هؤلاء الذين استثنى الله ؟ قال جبرئيل ومكائيل وملك الموت واسرافيل وحملة العرش ۔

۳۹۹۵۔ الدرالمنثور للسیوطی — سورة الزمر تحت آية ونفخ فى الصور

۳۹۹۶۔ جامع البیان للطبری — سورة الزمر تحت آية ونفخ فى الصور

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لوگ کون ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ فرمادیا؟ فرمایا چاروں مقرب فرشتے ،جبرئیل، میکائیل، عزرائیل، اسرافیل، اور حاملین عرش۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات کریمہ پر حکم عام لگایا۔ لیکن جب حضور کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ علم دیدیا گیا کہ انبیائے کرام بھی مستثنیٰ ہیں تو پھر آپ نے ان کا بھی استثنا فرمایا۔

ایسا ہی وہاں واقع ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضلیت مطلقہ کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ التحیۃ والثناء کا نام لیا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انبیاء و مرسلین اور جملہ اولین و آخرین پر فضیلت مطلقہ کی بشارت سنائی تو آپ نے علی الاعلان بطور تحدیث نعمت سب کو یہ مژدہ سنادیا۔ انا اکرم ولد آدم ۔وغیرھا من الاحادیث الکثیرۃ المتکاثرۃ ۔

ثالثا۔ اگر ہم یہ تسلیم کرلیں کہ یہ صعقہ بعد البعث میدان محشر میں ہوگا اور اس میں کسی کا استثناء نہیں ۔جیسا کہ ابن قیم کا گمان فاسد ہے، اور اسی بنا پر اس نے ثقہ راویوں کو وہمی قرار دیا ہے اور احادیث صحاح کو رد کردیا۔

اس کو نہیں معلوم کہ یہ حدیث خود بعض کا استثناء فرما رہی ہے۔ تو اگر صعقہ قیامت ہی کا صعقہ ہے تو ٹھیک ۔اور اگر اس کے علاوہ ہے جیسا کہ ان لوگوں کا گمان ہے تو اس میں استثناء اسی حدیث متفق علیہ سے ثابت ہے۔

لیکن استثناء وارد نہ ہونے کی صورت میں ہم ان کے لئے یہ بات تسلیم نہیں کرتے ۔تو یہ راویوں کا تیسرا وہم ہوگا۔ اور دو نفخوں کا ذکر جو تھا وہم ہوگا۔

بعثت کے بعد بھی ابن حزم وغیرہ نے دو نفخے مراد لئے ہیں، اور حضرت موسی ان دونوں میں بے ہوش نہیں ہوں گے ۔ یا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے آپ کو افاقہ ہوجائے گا۔

بہر حال ہم صعقہ وافاقہ دونوں سے حضور کے لئے فضیلت مانتے ہیں ۔ خواہ افاقہ طاری ہوا ہو ۔ یا اصلی کہ صعقہ کا وجود ہی نہیں ہوا تھا ۔ افاقہ کی توجیہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے جب کوہ طور پر اپنے رب کی تجلی دیکھی تو آپ بے ہوش ہو گئے ۔

۳۹۹۷ ۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خر موسی صعقا مقدار جمعۃ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک جمعہ کی مقدار بے ہوش رہے ۔ ۱۲م

۳۹۹۸ ۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرء ھذہ الآیۃ (فلما تجلی ربہ للجبل) قال : واشار باصبعہ ووضع طرف ابھامہ علی انملۃ الخنصر ای علی المفصل الا علی من الخنصر ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فلما تجلی ربہ للجبل) آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا: وہ تجلی اس طرح تھی ، ی عنی آپ نے انگوٹھے کو چھنگلی کے پورے پر رکھا ۔ ی عنی آخری مفصل پر (گویا بہت مختصر تجلی)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح رہے کہ یہ تجلی نور تھی نہ کہ تجلی ذات کہ وہ تبعض وتجزی سے منزہ ہے ، یہ مختصر تجلی کوہ طور پر تھی نہ کہ حضور موسی کی ذات پر ۔ پھر حضرت موسی نے پہاڑ کو دیکھا ایسا نہیں کہ آپ کی نظر اس تجلی پر تھی ۔ ان تمام چیزوں کے باوجود حضرت کلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم برداشت نہ کر سکے اور ایک ہفتہ بے ہوش رہے ۔

ہاں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کمال معجزہ ملاحظہ کیجئے ، کہ اپنے رب کو دو مرتبہ

۳۹۹۷ ۔ الدر المنثور للسیوطی سورۃ الاعراف تحت آیۃ فلما تجلی ربہ الآیۃ

۳۹۹۸ ۔ المستدرک للحاکم باب التفسیر جامع البیان للطبری تفسیر فلما تجلی ربہ

الجامع للترمذی ابواب التفسیر تفسیر سورۃ الاعراف ۱۳۳/۲

دیکھا۔ نہ بے ہوش ہوئے اور نہ کوئی ہول پیدا ہوا۔ بلکہ ان کی شان تو (مازاغ البصر وماطغی) تھی۔ تو کون ہے جس سے ایسا عظیم ثبات معرض وجود میں آیا ہو۔ نہ کوئی فرشتہ و نبی اپنی قوت روحانی سے ثابت رہا۔ اور نہ کوئی پہاڑ اور فلک اپنی شدت جسمانی سے۔ یہ ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کمال فضل افاقہ میں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

صعقہ کی توجیہ اس طرح ہے کہ اگر عرصات قیامت میں یہ صعقہ لاحق ہو بھی تو یہ کسی فزع وہول کی وجہ سے نہیں۔ کہ اس دن تو آپ کے خدام خاص وغلام بھی اس سے مامون ومحفوظ ہوں گے۔ لا یحزنہم الفزع الاکبر۔

بلکہ اس کی نوعیت یہ ہوگی کہ جب بڑی ہولناکیاں رونما ہوں گی تو آپ کا قلب کریم رؤف ورحیم اپنی کمزور امت کے لئے بے چین ہوگا۔ کیونکہ اس دن آپ کو اپنی امت کی فکر کے سوا کوئی دوسری فکر نہ ہوگی۔ تو آپ پر جو صعقہ طاری ہوگا اگر ہوا بھی تو وہ صرف رقت ہوگی اور یہ محض امت کی خاطر۔ کیا آپ نے مہربان باپ سے ایسی رقت ووارفتگی نہیں دیکھی ہے۔ حالانکہ حضور مومنوں کے لئے رؤف ورحیم ہیں، اپنی امت پر ماں سے زیادہ شفیق ومہربان ہیں۔

ہم نے ایک عورت کا حال دیکھا کہ جب اس کو اپنے داماد کے انتقال کی خبر ملی تو وہ بے ہوش ہوگئی، کیونکہ اس کو اپنی بیٹی کی مصیبت وپریشانی نے اتنا متاثر کیا کہ وہ ہوش گنوا بیٹھی۔

بہر حال حضور کو اپنی امت کی فکر ہوگی۔ اور آپ کے سوا سب اپنی اپنی فکر میں ہوں گے۔ جیسا کہ حدیث مشہور میں ہے، ہر نبی ومرسل بھی اس دن نفسی، نفسی فرمارہے ہوں گے۔ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین۔ بہر حال اگر ایسا ہوا تو اس صعقہ کے نتیجہ میں شفاعت کبری کا منصب عطا ہوگا۔ لہذا اس کو ہزاروں افاقوں پر فضیلت حاصل ہے کہ یہ خود اپنی خاطر نہیں بلکہ امت کی غمخواری میں۔

یہ تین توجیہیں ہیں اوران میں درمیانی زیادہ اطمینان بخش۔ والحمد للہ رب العالمین۔

انباء الحی ص ۳۵۵

۳۹۹۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قالت قریش للیهود اعطونا شیئا نسأل هذا الرجل ، قالوا: سلوه عن الروح ، فسألوا فنزلت : (ويسئلونك عن الروح ، قل الروح من امر ربی) ۔ (وما اوتیتم من العلم الا قليلا) قالوا: اوتينا علما كثيرا ، اوتينا التوراة ، ومن اوتی التوراة فقد اوتی خبرا كثيرا ، فانزل الله تعالیٰ : (قل لو كان البحر مداد الكلمات تبی لنفد البحر قبل ان تند كلمات ربی ولو جئنا بمثله مددا) ۔ انباء الحی ص ۳۶۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قریش نے یہودیوں سے کہا کچھ چیزیں ایسی بتاؤ جو ہم ان (حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے پوچھیں، بولے روح کے بارے میں معلوم کرو، ان لوگوں نے پوچھا تو یہ آیت (ويسئلونك عن الروح ، قل الروح من امر ربی) نازل ہوئی، اور ساتھ ہی (وما اوتیتم من العلم الا قليلا) بولے ہمیں تو بہت علم ملا ہے، ہمیں تورات دی گئی، اور جسے تورات ملی اسے بہت بھلائی ملی، تو اللہ تعالیٰ نے (قل لو كان البحر مداد الكلمات تبی لنفد البحر قبل ان تند كلمات ربی ولو جئنا بمثله مددا) نازل فرمائی۔

۴۰۰۰۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نزل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ولو ان مافی الارض من شجرة اقلام) وجمیع خلق اللہ تعالیٰ كتاب وهذا البحر يمد فيه سبعة البحر مثله فمات هؤلاء الكتاب كلهم ، وكسرت هذه الاقلام كلها ، وييست هذه البحور الثمانية ، وكلام الله كما هو لا ينقص ، ولكنكم اوتيم التوراة فيها شئ من حكم الله ، وذلك فی حكم الله قليل ، فارسل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فأتوه ، فقرأ عليهم هذه الآية ، قال : فرجعوا مخصومین بشر ۔

۳۹۹۹۔ الجامع للترمذی ابواب التفسیر سورۃ الاسراء یسألونك عن الروح

۴۰۰۰۔ الدر المنثور للسیوطی سورة لقمان تحت آیة وبوان مافی الارض من شجرة

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ پر(ولو ان مافی الارض من شجرة اقلام) نازل ہوئی،ی عنی تمام مخلوق کاتب ہو،اس سمندر میں سات سمندراور مل جائیں،تو یہ سب کاتب مرجائیں،تمام قلم ٹوٹ جائیں اور یہ سمندر سب خشک ہوجائیں لیکن اللہ کا کلام کچھ کم نہ ہو،لیکن تمہیں تورات دی گئی اس میں اللہ کے کچھ احکام ہیں اور یہ بہت کم ہیں ۔حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے نزول کے بعد یہود کو بلایااور یہ آیت پڑھ کرسنائی تو سب اپناسامنہ لے کرچلے گئے ۔۱۲م

۴۰۰۱ ۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه ، وفیه فقالوا: تزعم انا لم نؤت من العلم الا قلیلا وقد اوتینا التوراة وهی الحکمة ، ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیر کثیرا، وتزعم انا لم نؤت من العلم الا قلیلا ، فکیف یجتمع هاتان ۔فنزلت هذه الآیة (ولو ان مافی الارض من شجرة اقلام) ونزلت التی فی الکهف:(قل لو کان البحر مداد الکلمات ربی --- الآیة)۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود بولے: آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں کم علم ملا حالانکہ ہمیں تورات دی گئی جو حکمت ہے اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی ،اس وقت یہ آیت نازل ہوئی(ولو ان مافی الارض من شجرة اقلام) اور سورۂ کہف کی آیت (قل لو کان البحر مداد الکلمات ربی۔ الآیة)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ شبہ یہود کی جانب سے تھا،اور جواب غفورودود، حبیب محمود کی طرف سے ۔جل وعلا۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ جل شانہ کا علم غیر متناہی ہے،اسی طرح اس کی حکمتیں ۔او رہرذرہ میں جو مصلحتیں اس نے ودیعت فرمائیں وہ سب متناہی ہیں ۔اس سے پہلے ہم بتاچکے کہ ہرذرہ ممکنہ کے احوال غیر متناہی ہیں ۔لیکن اللہ تعالیٰ نے جس کو بیان فرمایا۔اور جس کو چھوڑدیا وہ

۴۰۰۱ ۔ جامع البیان للطبری　　سورة لقمان تحت آیة وبوان مافی الارض من شجرة

سب کسی حکمت بالغہ کے تحت ہے۔

لہذا انبیائے کرام کے علوم اللہ تعالیٰ کی عطا سے ان سب کو محیط ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا۔ لہذا ایسے ہر ہر ذرہ کا، ہر ہر بال کا، اور ہر ہر پتہ کا علم ان کے رنگ، مقدار، وضع، وزن، شکل اور محل وغیرہ کے ساتھ ان کے پیش نظر ہے۔

ان تمام چیزوں کے باوجود جن کو اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمایا وہ غیر متناہی ہے، اور غیر متناہی بالفعل کا احاطہ مخلوق کا علم نہیں کرتا۔ اور ماکان وما یکون کا علم متناہی بالفعل ہے۔ اور متناہی وغیر متناہی میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ لہذا وہ حکمتیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں ودیعت فرمائیں ان کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے جانتے ہیں اور وہ فی نفسہ اس کثرت سے ہیں کہ اگر ان کو معرض تحریر میں لایا جائے تو زمین و آسمان کے درمیان کا خلا ان کے دفتر سے بھر جائے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابل وہ بہت تھوڑے علام ہیں۔

هكذا ينبغى ان يفهم المقام انباء الحى ص ۳۶۷

۴۰۰۲۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قال الله تعالىٰ : اعددت لعبادى الصالحين مالاعين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر ، قال ابوهريرة: اقرؤا ان شئتم (نفس ما اخفى لهم من قرأة اعين)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے تیار رکھا ہے جس کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، اور نہ اس کے دل پر خطرہ گذرا، حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں: چاہو تو یہ آیت تلاوت کرو (فلا تعلم نفس ما اخفى لهم من قرة اعين) ۔ ۱۲م

۴۰۰۲۔ الجامع الصحيح للبخارى　كتاب التفسير　سورة السجده

الصحيح لمسلم　كتاب الجنة وصفة نعيمها

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت سے منکرین کے سب سے بڑے عالم اور سب سے سخت جھگڑالو، زبان دراز اور فلسفی ہذیانات بکنے والے نے احتجاج کیا کہ یہاں خفا کو صیغہ ماضی سے تعبیر کیا گیا ہے جو اس بات کا افادہ کرتا ہے۔ کہ مخفی چیزیں وہ ہیں جو ہوچکیں۔ لہذا آیت اس بات پر قطعی طور پر دلالت کرتی ہے کہ بعض چیزیں وہ ہیں جو وقوع پذیر ہوچکیں لیکن ان کا علم غیراللہ کو کسی نوع کی تفصیل سے اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتا جب تک اخفا اور پوشیدگی کا زمانہ باقی ہے، جب یہ زمانہ منتہی ہوگا ی عنی دخول جنت کے وقت تو یہ خفا ختم ہوگا۔ یہ اس کی طول طویل بکواس کا خلاصہ ہے۔

اقول: اولا۔ (لاتعلم) نفی حال پر دلالت کرتا ہے، نفی استقبال پر اس کی کوئی دلالت نہیں۔ کیا منافقین کے حال کے بارے میں نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (لاتعلمھم) پھر خود ہی خداوند قدوس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا علم فرمادیا۔ کمامر۔ نیز (لھم) میں لام نفع، اور (قرۃ اعین) اس بات پر دال ہے کہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو یقیناً ان کے لئے ظہور ہوجائے گا۔ لیکن آیت میں اس بات پر کوئی دلالت نہیں کہ اس سے قبل تمام مخلوق کے لئے اس کا علم ممتنع ہے حتی سید الخلق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بھی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کلام کا ابتدائی حصہ اس وقت نفی علم کے عموم پر دلالت کرتا ہے۔ جب آیت کریمہ نازل ہوئی، اور آخر کلام ان لوگوں کے لئے حصول علم پر دلالت کرتا ہے جب وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان دونوں وقتوں کے درمیان طویل زمانہ ہے۔ اس مدۃ کے سلسلہ میں آیت کی کوئی دلالت نہیں، نہ نفی میں اور نہ اثبات میں۔

اب عموم نفی کو جنت کے دخول تک مستمر ماننا خالص نفسانی ہوس ہے جس پر کوئی دلیل نہیں۔ لہذا یہاں سے وہ شبہ مندفع ہوگیا جو ہماری کتاب کی عبارت پر وارد ہورہا تھا، ہم نے وہاں کہا تھا کہ قرآن کریم حضور نبی علیہ التحیۃ والتسلیم کے لئے ہر چیز کا تبیان ہے اور ہر شی کی تفصیل۔ اور یہ آیت اس کی نفی نہیں کرتی۔ کہ بعض چیزیں قرآن کے مکمل نازل ہونے سے پہلے اگر پوشیدہ ہیں تو اس سے مقصود پر کوئی اثر نہیں۔

ثانیا: صیغہ ماضی (اخفی) صرف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اخفا واقع ہوا۔ایسا نہیں کہ اخفا مخفی کے وجوداور وقوع پر دال ہو۔کیونکہ خفا یہاں علم کے مقابل ہے۔اور ظہور علمی معلوم کے خارج میں وجود کو مستلزم نہیں،تو خفا میں یہ وجود کیوں ضروری ہونے لگا۔

کیا قرآن کریم کی آیت (ان الساعة آتیة أکاد اخفیها) (طه ـ ۱۵) کو نہیں دیکھا ۔کیا وقوع کے بعد وہ پوشیدہ ہوگی۔

دوسرے الفاظ میں یوں سمجھو کہ قیامت کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ کیا وہ ظاہر کردی گئی یا پوشیدہ رکھی گئی۔جو صورت بھی ہو تمہارے نزدیک اس کا وجود اس وقت لازم ہوگا۔ اس لئے کہ اخفا کا زمانہ ماضی میں ہونا جب مخفی کے وجود کو مستلزم تو اظہار میں تو یہ بدرجۂ اولی ہوگا۔

حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی قدس سرہ ابریز شریف میں حضرت ابو یحیی شریف شہیر با بن ابی عبد اللہ شریف تلمسانی قدس سرہ سے نقل فرماتے ہیں:

کسی چیز کے پوشیدہ ہونے کے چند درجات ہیں۔پہلا درجہ جو سب سے قوی ہے وہ یہ ہے کہ شی کا بالکل وجود ہی نہ ہو۔اور وہ ظلمت عدم میں مستور ہو۔جیسے سورج وجود سے پہلے۔

دوسرا درجہ یہ ہے کہ موجود ہو،لیکن ہمارے پاس ایسا حاسہ نہیں جو اس کا ادراک کر سکے ۔جیسے سورج وجود کے بعد اندھے کے نزدیک۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ اس کا وجود ہو،اور ایسا حاسہ بھی جو اس کا ادراک کر سکے،لیکن ہمارے اور اس کے درمیان کوئی حجاب ہو۔جیسے سورج بادلوں میں چھپا ہو۔

ثالثا: کسی چیز کا اس حال میں ہونا کہ نہ اس کو کسی آنکھ نے دیکھا،نہ کان نے سنا،نہ بشر کے قلب پر اس کا خطرہ گزرا،یہ اس بات کی نفی نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں میں سے جسے چاہے مطلع فرمادے۔بلکہ تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ اس چیز پر کسی کے اطلاع پاجانے کے بعد بھی وہ چیز اپنے حکم پر باقی رہتی ہے،اس لئے کہ یہاں تو مطلب صرف اتنا ہے کہ وہ عالم شہادت سے نہیں کہ لوگ عموما اپنے حواس سلیمہ اور عقل سے اس تک وصول حاصل کریں۔اس کی وضاحت خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوب فرمائی۔

۴۰۰۳۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قالؔ حدثنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالمدینة عن لیلة اسری به من مکة (وسباق الحدیث الی ان قال) ثم اخذت علی الکوثر حتی دخلت الجنة ، فاذا فیها مالاعین رأت ولا اذن سمعت ولاخطر علی قلب بشر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے معراج کا واقعہ بیان فرمایا: اس میں یہ بھی فرمایا: کہ پھر میں کوثر اور جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں وہ چیزیں دیکھیں جس کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ قلب بشر پر اس کا خطرہ گذرا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! یہاں حضور نے ان چیزوں کا دیدار بھی فرمایا اور اس کے باوجود انہیں صفات سے متصف کیا، کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا، وغیرہ۔ انباء الحی ص ۳۷۲

۴۰۰۴۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فی قول تعالیٰ : (وما ادری مایفعل بی ولا بکم) قال:نسختها آیة الفتح ، فقال رجل من المومنین : هنیئالك یانبی الله ، قد علمنا الآن مایفعل بك فماذا یفعل بنا؟ فانزل الله تبارك وتعالیٰ فی سورة الاحزاب (وبشرالمؤمنین بان لهم من الله فضلا کبیرا۔وقال :(لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات۔۔۔۔۔۔ الآیة)فبین الله مایفعل به وبهم ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے قرآن (وما ادری ما یفعل بی ولا بکم) کے بارے میں فرمایا، آیت سورہ فتح نے اس کو منسوخ فرمادیا۔ جب وہ آیت نازل ہوئی تو ایک صحابی بولے: یا

۴۰۰۳۔ جامع البیان للطبری — تحت قوله تعالیٰ — سبحان الذی اسری الآیة

۴۰۰۴۔ الدر المنثور للسیوطی — تحت قل ما کنت بدعامن الرسل

رسول اللہ! آپ کو مبارک ہو ہم نے اب جان لیا کہ آہ کے ساتھ کیا معاملہ ہو ھا۔تو ہمارا حال بھی بیان فرمائیں،اس پر یہ آیت نازل ہوئی (وبشر المؤمنین بان لهم من الله فضلا كبيرا ـ وقال :(ليدخل المؤمنين والمؤمنات جنات ـ الآية) تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا کہ حضور کے اور مؤمنین کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔۱۲م

٤٠٠٥ـ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : انزلت على النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم (ليغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر) مرجعه من الحديبية فقال: لقد انزلت علیّ آية هی احب الیّ مما على الارض ، ثم قرأ عليهم ، فقالوا هنيئا مرئيا يارسول الله ! قد بين الله لك ماذا يفعل بك؟ فما ذا يفعل بنا؟ فنزلت عليه (ليدخل المومنين والمؤمنات جنات تجری من تحتها الانهار) حتى بلغ (فوزا عظيما)۔

حضرت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ پر یہ آیہ (ليغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر) (سورۃ الفتح۔) حدیبیہ سے واپسی پر نازل ہوئی تو آیت نے فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی جو روئے زمین کی ہر چیز سے مجھے محبوب ہے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، صحابہ کرام نے مبارک باد پیش کی ،،اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے یہ تو بیان فرمادیا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا،لیکن ہمارا حال معلوم نہ ہوا،اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (ليدخل المؤمنين والمؤمنات جنٰت تجری من تحتها الانهار ـ فوزاً مبينا) تک۔

٤٠٠٦ـ **عن** ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: (وما ادری مايفعل بی ولا بكم) نزل الله تعالیٰ بعد هذا (ليغفرلك الله ماتقدم من ذنبك وما تاخر) وقوله تعالى : (ليدخل المؤمنين والمؤمنات جنات)فاعلم الله تعالیٰ نبيه صلى الله تعالیٰ

٤٠٠٥ـالجامع للترمذی		ابواب التفسير		سورة الفتح

٤٠٠٦ـالتفسير لابن ابی حاتم		تحت آية قل ما كنت بدعا من الرسل

علیہ وسلم مایفعل بہ و بالمؤمنین جمیعا ۔ انباء الحی ص ۳۸۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ (وماادری مایفعل لی الآیۃ) نازل ہوئی تو اس کے بعد (لیغفرلک اللہ الآیۃ) اتری اور پھر (لیدخل المؤمنین الآیۃ) نازل ہوئی ۔۱۲م

حضور علم کتابت جانتے ہیں تھے یا نہیں ۔ اور امی کا معنی

۴۰۰۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا کتبت احدکم بسم اللہ الرحمن الرحیم فلیمم الرحمن ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم (بسم اللہ الرحمن الرحیم) لکھو تو (رحمٰن) پر کھڑا زبر بھی لگاؤ ۔۱۲م

۴۰۰۸۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا کتبت فبین السین فی بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے بسم اللہ کی کتابت کا طریقہ تعلیم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس کی سین کو واضح کر کے لکھنا ۔۱۲م

۴۰۱۰۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رأیت لیلۃ اسری بی علی باب الجنۃ مکتوبا، الصدقۃ لعشر امثالھا والقرض ثمانیۃ عشر، فقلت یاجبرئیل مابال القرض افضل من الصدقۃ، قال: لان السائل یسأل و عندہ، والمستقرض لایستقرض لامن حاجۃ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۴۰۰۷۔ مسند الفردوس للدیلمی　　رقم الحدیث ۱۱۶۸

۴۰۰۸۔ مسند الفردوس للدیلمی　　رقم الحدیث　　۱۰۸۷

۴۰۱۰۔ السنن لابن ماجہ　　ابواب الصدقات　　باب القرض

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے معراج کی شب جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقہ کا دس گنا ثواب اور قرض کا اٹھارہ گنا، میں نے کہا: اے جبرئیل! قرض میں کیا خوبی ہے کہ صدقہ سے افضل قرار پایا۔ عرض کیا: سائل سوال کرتا ہے حالانکہ اس کے پاس ہوتا بھی ہے، اور قرض چاہنے والا ضرورت ہی سے قرض لیتا ہے۔ ۱۲م

۴۰۱۱۔ **عن** ابی الحمراء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لما اسری بی الی السماء بعة فاذا علی ساق العرش الأیمن لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ ، جل جلا وصلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت ابو حمراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں معراج میں جب ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا تو عرش کی داہنی ساق پر لکھا دیکھا۔ لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ ، جل جلالہ ﷺ ۔

۴۰۱۲۔ **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مامررت بسماالارأیت فیها مکتوبا محمد رسول اللہ ، ابوبکر الصدیق۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جس آسمان سے گذرا وہاں میں نے محمد رسول اللہ اور ابوبکر صدیق لکھا دیکھا۔ ۱۲م

۴۰۱۳۔ **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لما عرج بی الی السماء مامررت بسماء الا وجدت اسمی فیها مکتوبا محمد رسول اللہ وابو بکر الصدیق خلفی۔

۴۰۱۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی کتاب المناقب باب جامع فی مناقبه

۴۰۱۲۔ تاریخ بغداد للخطیب رقم الترجمه ۲۹۶۶

۴۰۱۳۔ کشف الاستار عن زوائد البزار للهیثمی ۲۴۸۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں معراج میں آسمانوں سے گذرا تو جس آسمان سے گذرتا وہاں اپنا نام لکھا ہوا پاتا محمد رسول اللہ، اور ساتھ ہی اس کے نیچے ابو بکر صدیق بھی لکھا تھا۔ ۱۲م

۴۰۱۴۔ **عن** عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:رأیت لیلة اسری بی علی العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ،ابو بکر الصدیق،عمر الفاروق۔ ﷺثم علیھما۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے شب اسراء عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ابو بکر الصدیق، عمر الفاروق، لکھا دیکھا۔

۴۰۱۵۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:رأیت لیلة اسری بی فی العرش فریدة خضراء ،فیھا مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ،ابو بکر الصدیق،

الخصائص الکبری للسیوطی باب خصوصیة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے شب اسراء سبز موتی دیکھا جس میں سفید نور سے لکھا تھا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ابو بکر الصدیق،

۴۰۱۶۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:رأیت لیلة اسری بی حول العرش مکتوبا آیة الکرسی الی العلی العظیم محمد رسول اللہ قبل ان یخلق الشمس والقمر بالفی عام ،ابو بکر

۴۰۱۴۔تاریخ بغداد للخطیب رقم الترجمہ ۵۳۷۹

۴۰۱۵۔تاریخ بغداد للخطیب رقم الترجمہ۵۹۰۸

۴۰۱۶۔مسند الفردوس للدیلمی رقم الحدیث ۳۱۸۸

الصدیق علی اثرہ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میں نے شب معراج عرش اعظم کے گرد آیت الکرسی لکھی دیکھی اور محمد رسول اللہ بھی ،جو شمس وقمر کی تخلیق سے دوہزار سال پہلے لکھا گیا تھا،اور ساتھ ہی صدیق اکبر لکھا گیا تھا۔۱۲م

۴۰۱۷۔ **عن** جعفر بن محمد الصادق عن ابیہ عن جدہ و عن امیر المؤ منین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالا :قال رسول اللہ ﷺ:رأیت لیلۃ اسری بی علی العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ،ابو بکر الصدیق،عمر الفاروق، عثمان ذو النورین یقتل ظلما۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ اپنے والداوروہ اپنے داداسے اور امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میں نے شب معراج عرش اعظم پر لکھا دیکھا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ،ابوبکر الصدیق،عمر الفاروق،اور عثمان ذوالنورین کوظلماً قتل کیا جائے گا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر کہتا ہے کہ آیت کریمہ (الذین یتبعون الرسول النبی الامی) میں امی کا معنی ہے جو نہ کتابت جانتا ہواور نہ نقوش کتابیہ وحساب۔

پھر کہا: معالم التنزیل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مروی ہے کے تمہارے نبی امی ہیں جو نہ لکھتے ہیں اور نہ پڑھتے ہیں اور نہ حساب رکھتے ہیں۔

پھر کہا:اس میں شک نہیں کہ نقوش کتابیہ کا تعلق عالم شہادت سے ہے،اوروہ اپنےاصول وضوابط کے اعتبار سے مختلف اور کثیر انواع پر مشتمل ہے، کہ مختلف زمانوں میں اصطلاحات میں اختلاف رونما ہوا، اور اپنی جزئیات کے اعتبار سے تو وہ غیر متناہی لاتقف عندحد کی منزل

۴۰۱۷۔تاریخ بغداد للخطیب　　ترجمہ عبد الرحمن

میں ہیں۔اب چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو وصف امی سے متصف فرمایا اور یہ وصف منسوخ بھی نہیں ہوا، تو آپ کو ان نقوش وکتابت اور ان کی قرأت کا علم نہیں تھا۔حالانکہ آپ کو خلافت کبری حاصل اور غایت اتصال باطنی بھی عطا ہوئی اس کے باوجود آپ عالم شہادت کے تمام افراد کو بھی نہیں جانتے تھے۔

اقول:اولا۔تونے امی کا معنی بیان کیا جو کتابت نہ جانتا ہو، حالانکہ امام بغوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول نقل کیا: جو کتابت نہ کرتا ہو۔کیا دونوں میں عظیم فرق نہیں ہے؟

اگر تیری مراد علم سے ملکہ ہے تو سچ ہے۔پھر یہ باب قدرت کے قبیل سے ہوگا نہ کہ باب علم سے جس کی بحث یہاں ہے۔کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو محیط ہے لیکن اس کو ملکہ سے تعبیر کرنا غلط،اور اس کا علم اس سے قطعا متعالی وبلند ہے۔

اب اگر حضور نے خوشخطی کا اظہار نہ فرمایا اور اللہ کی عطا سے آپ کو ہر مکتوب کا علم حاصل ہوا تو یہ آپ کی امیت کے کب منافی ہے۔

امام قاضی عیاض شفا میں فرماتے ہیں: آپ کے معجزات باہرہ میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات اقدس میں تمام علوم ومعارف جمع فرمائے۔اور دینی ودنیوی تمام مصالح کی اطلاع بخشی۔ان تمام چیزوں کے باوجود آپ کتابت نہیں فرماتے تھے۔لیکن آپ کو تمام چیزوں کا علم عطا ہوا تھا۔یہ تمام احادیث اس کی واضح دلیل ہیں۔

(انباء الحی صفحہ ۳۹۴)

اب یہاں یہ بحث باقی رہتی ہے کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے اپنے دست مقدس سے کبھی کچھ لکھا۔

اس کے وقوع کے قائلین میں مذاہب اربعہ کے علما کی ایک جماعت ہے۔نیز حفاظ حدیث، عظمائے متکلمین،اور بعض ائمہ تابعین ہیں،حتی کہ بعض صحابہ سے بھی ایسا منقول ہوا۔

علمائے کرام میں قاضی ابوالولید باجی، شیخ ابوذر ہروی مالکی، امام فقیہ ابوجعفر اصولی سمنانی حنفی، محدث ابوالفتح نیشاپوری،ان کے علاوہ علمائے افریقہ وصقلیہ وغیرہما جو قرن خامس

میں علامہ باجی کے معاصر گزرے۔ان کے بعد ابوالفرج ابن جوزی حنبلی ،امام قرطبی مالکی۔

متاخرین علماء میں علی قاری مکی ،اسی کی طرف میلان ہے علامہ طیبی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی شار تحسین مشکاۃ کا۔اسی کو راجح قرار دیا امام قاضی عیاض مالکی نے ،اوراس کو باقی رکھا شیخ الاسلام نووی شافعی نے ،اوران سے پہلے تمام شوافع نے اس کو اپنایا۔جیسے محدث عمر بن شیبہ، امام بخاری ومسلم کے معاصر۔اورامام ثقہ یونس بن میسرہ تابعی ،اورامام ثقہ عون بن عتبہ بن مسعود تابعی ،امام جلیل ثقہ عامر شعبی ، وغیرہم کبرائے تابعین نے مقبول رکھا۔عبداللہ بن عتبہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود کے بھتیجے جو صغار صحابہ سے ہیں ان سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

حضرت یونس بن میسرہ نے حضرت سہل بن حنظلیہ کی حدیث مذکور روایت کرنے کے بعد فرمایا: کہ ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ حضور پر جب قرآن کریم نازل ہوا تو آپ نے اس کو لکھا بھی۔

۴۰۱۸۔ **عن** عون بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما مات رسول اللہ ﷺ حتی کتب وقرء۔ قال مجالد فذکرتہ للشعبی فقال : صدق ، قد سمعت من یذکرذلک۔

(انباء الحي ص۳۹۶)

حضرت عون بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال سے قبل لکھا بھی اور پڑھا بھی۔مجالد کہتے ہیں: میں نے اس کا ذکر امام شعبی سے کیا تو آپ نے فرمایا: سچ ہے، میں نے ایسا ہی ذکر کرتے سنا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خلاصہ کلام یہ ہے اقوال کتابت کو ثابت کرتے ہیں۔لیکن جمہور اس کی نفی فرماتے ہیں ،لہذ ہمارا ایمان اس پر ہے کہ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نبی امی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر چیز کا علم وہبی طور پر عطا کیا کسبی طور پر نہیں۔لہذا آپ کے علوم ضروری غیر مکتسب ہیں نظري نہیں۔بلکہ موصل اور موصل الیہ دونوں آپ کو نور ربانی سے ابتداء ہی سے حاصل ہوئے۔لہذا آپ کا علم مکتوب نقوش سے مستفاد نہیں۔اور نہ علم نقوش کسب سے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملکہ اور فعل کی تصویر وامتیاز سے پاک رکھا۔چنانچہ اس سے نہ آپ کی امیت میں کوئی خلل اور نہ احاطہ

علمی میں کوئی فرق۔ والحمد لله الذی تفضل علیه بکل فضل افضل ۔ ﷺ و کرم و فضل۔

(ملخصا انباء الحی ص ۲۲۳)

حضور ﷺ کو شعر کا علم تھا یا نہیں؟

۴۰۱۹۔ **عن** عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:ما ابال ما أتیت ان انا شربة تریا قاً او تعلقت تمیمة او قلت الشعر من قبل نفسه۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ میں خود تریاق نہ نوش کروں، تعویذ گلے میں نہ لٹکاؤں، اور شعر نہ کہوں۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر کہتا ہے کہ آیت (وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ) اپنے عموم الفاظ سے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمکو شعر کا علم نہیں تھا، حلانکہ علم شعر اولین وآخرین کے علوم سے ہے جو علوم قرآنی میں بھی شامل ہے۔

اقول: اولا. ہر وہ شخص جس کو واقعی عقل کی دولت ملی وہ جانتا ہے کہ یہاں آیت میں علم سے ملکہ مراد ہے، ی عنی ہم نے ان کو اس بات ہر قدرت نہیں دی کہ وہ شعر کہا کریں، اس حدیث کا بھی یہی مطلب ہے۔علم سے ملکہ مراد ھونے کی وجہ یہ ہے کہ جب علم می اضافت کسی صنعت کی طرف ہو تو اسی کو مراد لیا جاتا ہے، مثلاتم کہو کہ فلاں شخص تیر اندازی، تیرا کی، گھوڑ سواری، کتابت، اور طباخی وغیرہ جانتا ہے، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس کی تعریف حدی اور رسمی کو جانتا ہے، اس کے مفاہیم کا تصور اس کے ذہن میں ہے۔یا مثلاکسی کو تیر اندازی

کرتے دیکھا ،یا گھوڑ سواری وغیرہ میں مشغول پایا تو اس فن سے اتصاف کا انکشاف ہو گیا۔نہیں، بلکہ یہاں مراد وہ ملکہ اور کیفیت راسخہ ہے جس سے صحیح تیراندازی وغیرہ پر قدرت حاصل ہو۔

ان احادیث میں علم سے ملکہ ہی مراد ہے

۴۰۲۰۔ **عن** جابربن عبد الله وجابر بن عمیررضی الله تعالیٰ عنهم قالا:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:کل شیء لیس من ذکر الله فهو لهو ولعب الا ان یکون اربعة ، ملاعبة الرجل امرأته ،وتأدیب الرجل فرسه ومشی الرجل بین الغرضین وتعلیم الرجل السباحة۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو وہ لہو ولعب ہے مگر چار چیزیں، مرد کا اپنی بیوی سے کھیلنا، گھوڑے کا سدھانا، نشانہ بازی کرنا، اور تیراکی سیکھنا سکھانا۔۱۲م ۴۰۲۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:علموا ابناء کم السباحة والرمی والمرأة المغزل ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو تیراکی، تیراندازی سکھاؤ، اور لڑکیوں کو کاتنا سینا وغیرہ سکھاؤ۔۱۲م

۴۰۲۲۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:علموا بنیکم الرمی فانه نکایة العدو ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹوں کو تیراندازی سکھاؤ کہ یہ دشمن پر غلبہ کا سبب ہے۔۱۲م

۴۰۱۹۔ السنن لابی داود ، کتاب الطب ، باب التریاق

۴۰۲۰۔ کنز العمال للمتقی ، کتاب اللهو واللعب ۴۰۶۱۲

۴۰۲۱۔شعب الایمان للبیهقی ۔ باب حقوق الاولاد والاهلین　　۸۶۶۴

٤٠٢٢۔ السنن لا بی دا ود ، کتاب الطب ، با ب التریا ق

٤٠٢٣۔ **عن** الشفـا ء بنت عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهماقال :قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:ألا تعلمین هذه رقیة النملة کما علمتها الکتابة ۔

حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تو اس کو چیونٹی کا منتر کیوں نہیں سکھاتی جس طرح تو اس کو کتابت سکھائی۔ ۱۲م

٤٠٢٤۔ **عن** یکـر بـن عبد الله الربیع الا نصا ری عن النبی ﷺ: علموا اولا د کم السبا حة والریا یة ۔

حضرت بکر بن عبداللہ بن ربیع انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو تیراکی اور تیراندازی سکھاؤ۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

چنانچہ یہ تمام احادیث باب قدرت سے ہیں باب علم سے نہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ (وما علمناه) سے جس کی نفی آیت کریمہ میں ہے وہ (وعلمناه من لدنا علما) کے باب سے نہیں۔

بلکہ یہ (وعـلـمـنـاه صـنـعة لبوس لـکـم لتـحـصـنکم من بأسکم فهل انتم شـا کرون ۔الانبیاء۔ ٨٠، اورہم نے اسے تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آ(زخمی ہونے سے) بچائے تو کیا تم شکر کروگے،

کے قبیل سے ہے۔ اور اللہ تعالٰی نے اس کو اس طرح بیان فرمایا: (و النا له الحدید ان اعمل سابغات وقدر فی السرد ۔الانبیاء۔ ١٠، ١١، اورہم نے اس کے لئے لوہا نرم کیا کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ۔

تو اس آیت میں حکم دیا، اور حکم امتثال کو واجب کرتا ہے، اور امتثال فعل کو، اور فعل استطاعت کے تابع، اور استطاعت ہی تو قدرت ہے۔ اگر یہاں علم محض معنی تصوری میں ہوتا تو پھر نہ لوہا نرم کرنے کی ضرورت تھی اور نہ اس پر آنچ یعنی زخمی ہونے سے بچانے کا اثر اور فائدہ

۴۰۲۳۔السنن لابی داود، کتاب الطب، باب الترياق

مرتب ہوتا۔

امام بغوی تہذیب میں، پھر امام ابن حجر عسقلانی تخریج احادیث رافعی میں، پھر علامہ شہاب قسطلانی عنایۃ القاضی میں فرماتے ہیں: کہ کیا حضور نبی کریم ﷺ خوش خطی کا علم رکھتے اور نہیں لکھتے تھے۔اور خوب شعر گوئی سے واقف تھے اور شعر گوئی نہ فرماتے تھے۔تو اس سلسلہ میں اصح مسلک یہ ہے کہ عملی طور پر ان کی خوبیوں کا اظہار نہیں فرمایا، اس کے باوجود عمدہ اشعار اور ردی کلام منظوم میں امتیاز فرماتے۔

امام قاضی عیاض فرماتے ہیں: کہ حضور سید عالم ﷺ کو لغات عرب کا بخوبی علم تھا اور مع اشعار اس کا حفظ مشہور بات ہے۔

نسیم الریاض میں ہے:۔کہ آپ اگرچہ شعر گوئی نہیں فرماتے اور نہ اشعار پڑھتے، اور اگر اتفاق سے کبھی شعر پڑھتے تو اس کا وزن بدل دیتے۔اس کے باوجود آپ کے دربار میں شعرائے عرب مدحیہ اشعار پڑھتے تو آپ نہایت توجہ سے ان کو سماعت فرماتے اور انکے معانی سے وہ سب کچھ جانتے جہاں تک دوسروں کی رسائی نہیں ہوتی۔

یہاں مصنف نے کتابت کے بعد شعر کا ذکر ایک خاص مناسبت کے تحت کیا ہے، کہ یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں جن کی آپ کو معارفت تامہ حاصل تھی لیکن کبھی آپ اس میں مشغول نہیں ہوئے۔

واضح رہے کہ (وما علمناہ الشعر) میں قطعاً سلب کلی مراد ہے، نہ کہ سلب کلیہ، کہ یہ تو ہر شاعر کو حاصل ہوتا ہے حتی کہ شعرائے جاہلیت میں سب سے بڑے شاعر امرء القیس کو بھی۔تو یہ آپ کے خصائص سے کیسے شمار ہوسکتا ہے۔نیز (وما ینبغی لہ) سے بھی اس کا افادہ ہوتا ہے، یعنی آپ کی شان کے یہ لائق نہیں تھا، بلکہ آپ کے حق میں یہ نقص تھا۔اور یہ بات قطعا معلوم کہ نقص بالکلیہ آپ سے منتفی ہے۔لہٰذا جو چیز آپ کے لائق نہیں اس میں مشغولیت بھی نہیں ہوسکتی ۔اسی لئے حضور سید عالم ﷺ نے کبھی پورا شعر نہیں کہا اور کبھی کہا بھی تو اس کا وزن ساقط فرمادیا۔

٤٠٢٥ ۔ **عن** قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : بلغی انه قیل لعا ئشة رضی الله تعالیٰ عنه هل کا ن رسول الله ﷺ یتمثل بشی ء من الشعر قالت : کا ن ابعغض الحدیث الیه غیراً انه کا ن یتمثل ببیت اخی بنی قیس یجعل اخره اوله وأ وله ویقول :

ویا تیك من لم تزود با لاخبار

فقال له ابوبکر رضٰ الله تعالی عنه لیس هکذا ، فقال رسول الله ﷺ: انی والله ما انا بشا عر ولا ینبغی لی ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کسی چیز کے تعلق سے شعر کہتے تھے؟ فرماتی ہیں: حضور سید عالم ﷺ کو یہ نہایت نہ پسند تھا مگر کبھی بنو قیس کے اشعار پڑھتے تو مصرع کا اول جز آخر میں کردیتے اور آخر کا اول میں، اور یوں پڑھتے، ویا تیك من لم تزود با لاخبار ۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اس طرح نہیں ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم بخدا! بے شک میں شاعر نہیں اور نہ یہ میرے لائق ہے۔

٤٠٢٦۔ **عن** الحسن رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی ﷺ کا ن یتمثل بهذا البیت۔ کفی با الاسلام والشیب للمرء نا هیا ۔فقال ابوبکر رضی الله تعالی عنه : اشهد انك رسول الله ما علمك الشعر وما ینبغی لك ۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ مصرع اس طرح پڑھا۔ کفی با الاسلام والشیب للمرء نا هیا۔ اس پر صدیق اکبر

٤٠٢٥۔جامع البیان للطبری ، سورة یٓس تحت وما علمناه الشعر

٤٠٢٦۔ الطبقات الکبری لابن سعد ذکر من محاسنه ﷺ

نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں آپ کو شعر کا ملکہ عطا نہیں کیا اور نہ یہ آپ کے مناسب تھا۔۱۲م

۴۰۲۷۔ **عن** عبد الرحمن بن ابی الزناد رضی اللہ تعالیٰ عن النبی ﷺ قال للعباس بن مرداس أرأیت قولك ۔

اصبح نهبی ونهبی العبید بین الا قرع وعیینة

فقال ابو بكر رضی الله تعالی عنه :بابی انت وامی یا رسول الله ! ما انت بشاعرولا راویه ولاینبغی لك ،وانما قال : بین عیینة والاقرع

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی زناد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حجرت عباس ابن مرداس سے فرمایا: تم اپنے اس قول کے بارے میں بتاؤ:

اصبح نهبی ونهبی العبید بین الا قرع وعیینة

تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ! آپ نہ شاعر ہیں نہ انکے اشعار کے راوی اور نہ یہ آپ کے لائق۔ شعر تو اس طرح ہے۔ بین عیینة والاقرع۔

۴۰۲۸۔ **عن** ام المومنین عائشه الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ما جمع رسول الله ﷺ بیت شعر قط الا بیتا واحدا ۔

تفاءل بما تهوی یكن فلقلما

یقال لشیء كان الا تحقق

ولم یقل "تحققا "لئلا یعربه فیصیر شعرا ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کوئی شعر نہیں کہا مگر ایک مصرع۔

تفاءل بما تهوی یكن فلقلما

یقال لشیء كان الا تحقق

اس شعر میں دوسرے مصرع میں "تحققا" نہیں کہا کہ اس کو اعراب دیکر شعر بنالیا جاتا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ثابت شدہ چیز ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین میں سے شعراء سے بہت سے اشعار سنے۔ جیسے حضرت حسان بن ثابت، عبداللہ بن رواحہ، کعب بن مالک صاحب توبہ، لبید بن ربیعہ، علی مرتضی، عباس بن عبدالمطلب، بلال فی حتینہ الی مکہ، کعب بن زہیر صاحب بانت سعاد، عباس بن مرداس، اقرع بن حابس، زبرقان بن بدر، مالک بن نمط، برء بن مالک اخی انس، انجشہ، بجیر بن بجیرہ طائی، کلیب بن اسد حضرمی، اسود بن سریع، سواد بن قارب، اعشی مازنی، علا بن یزید حضرمی، عامر بن اکوع، خفاف بن نضلہ، بکر اسدی، عمر بن سالم، زہیر بن صرد جشمی، اسود بن مسعود ثقفی، مالک بن عوف، اعرابی طلب الغیث، شیخ شکا ولدہ، جوار فی عرس الربیع، نساء الانصار، جواری بنی نجار۔

صحابہ کے علاوہ عسکلان بن عواکر، ابوطالب، امیہ بن ابی صامت۔ کہ ان کے اشعار ایک سو کی تعداد میں شرید بن سوید رضی اللہ تعالی عنہ نے سنائے، جب حضور سید عالم ﷺ نے خود فرمائش کی تھی۔ ابو کبیر ہذلی، ان کے اشعار ام المومنین نے سنائے تھے۔

اگر ان اشعار کو جمع کیا جائے جو حضور سید عالم ﷺ نے سماعت فرمائے تو ایک بڑا دیوان ہو جائے، لہذا قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ حضور سید عالم ﷺ کے علم نے بعض اشعار کا احاطہ فرمایا۔ اور یہ آیت کریمہ کے منافی نہیں۔ تو پھر اسمیں کوئی منافات نہیں کہ حضور کا علم تمام اشعار کو محیط ہو جسے نہ کوئی شعر خارج اور نہ کلام اولین و آخرین، جن وانس اور تمام مخلوق کے کلام کا کوئی حصہ باہر۔ اس لئے کہ جس چیز کا ایجاب جزئی سلب کلی کے منافی نہیں ہوتا محال ہے کہ ایجاب کلی اس کے منافی ہو۔ لہذا واضح ہو گیا کہ عمومات قرآن کو اس آیت کریمہ سے رد کر دینا ہذیان اور مجنون کی بڑ کے سوا کچھ نہیں، بلکہ قرآن میں اپنی رائے کو دخل دینا ہے اور بعض قرآن کو بعض سے رد کرنا ہے جو سرکشوں کا طریقہ ہے۔ (انباء الحی ص ۴۲۲)

۴۰۲۷۔ الطبقات الکبری لابن سعد،　　ترجمہ عباس بن مرداس

۴۰۲۳۸۔ تاریخ بغداد للخطیب　　ترجمہ ۵۳۲۳

وہ احادیث جو وزن عروضی پر وارد ہوئیں

یہاں پندرہ احادیث بیت تام کی ہیئت پر منقول ہوں گی اور پھر انکے بعد کامل ایک سو جز بیت اور مصرع کی شکل پر۔

۴۰۲۹۔ **عن** جندب بن سفیا ن رضی اللہ تعالیٰ عن قال : قال رسول اللہ ﷺ:
هل انت الاء صبح دميت ۔ وفی سبیل اللہ ما لقیت ۔

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تونہیں مگرایک انگلی جوخون آلودہوئی، اورتونے جو پایا اللہ کی راہ میں پایا (کسی جہاد میں حضور کی انگلی خون آلودہوئی تھی اس پر آپ نے یہ فرمایا)

۴۰۳۰۔ **عن** الزهری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی ﷺ وهم يبنو ن المسجد ۔ هذا الحمال لا حما ل خيبر ۔ هذا أبر ر بنا واظهر ۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بوجھ اٹھانے والے خیبر والوں کی طرح نہیں، یہ اللہ کے نیک بندے ہیں اور راہ خدا میں غالب آنے والے۔۱۲م

۴۰۳۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:اعتبر والا رض با سما ئها ، واعتبر واالصا حب با لصا حب ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: زمین کا اندازہ اس کے نام سے کرو، اور ساتھی کے ذریعہ اس کے ساتھی کو پہچانو۔

۴۰۲۹۔الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الجهاد باب من ينكب او يط عن فی سبیل اللہ

۴۰۳۰۔الطبقات الكبرى لابن سعد ،

۴۰۳۱۔ كنزا لعما ل للمتقی ، ۳۰۷۳۴

۴۰۳۲۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ: طالب العلم طالب الرحمة،طالب العلم رکن الاسلام۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طالب علم طالب رحمت ہے، طالب رکن اسلام ہے۔۱۲م

۴۰۳۳۔ **عن** عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:الطاهر النائم ،کالصائم القائم۔

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باوضو سونے والے عبادت گزار روزہ دار کی طرح ہیں۔۱۲م

۴۰۳۴۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:البر لا یبلیٰ ،والذنب لا ینسیٰ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی ضائع نہیں جاتی اور گناہ و بدسلوکی بھلائی نہیں جاسکتی۔۱۲م

۴۰۳۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:اذا عملت سيئة، فاحدث عندها توبة۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی سرزد ہو تو فوراً توبہ کرو۔۱۲م

۴۰۳۶۔ **عن** ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ

۴۰۳۲۔مسند الفردوس للدیلمی ، ۳۹۱۵

۴۰۳۳۔مسند الفردوس للدیلمی ، ۳۹۸۱

۴۰۳۴۔کتاب الزهد لاحمد بن حنبل ، زهد ابی الدرداء

۴۰۳۵۔کتاب الزهد لاحمد بن حنبل ، زهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۴۰۳۶۔السنن لابن ماجه ، ابواب الزهد باب مثل الدنیا

تعالیٰ علیه وسلم :الدنیا ملعونة ،وملعون ما فیها ،الاذکراللہ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:
دنیااوراس کی تمام چیزیں ملعون مگراللہ تعالی کاذکر۔۱۲م

۴۰۳۷۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال :قال رسول اللہ ﷺ:قد اختبأدعوتی، شفاعة لا متی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میں نے اپنی دعاامت کی شفاعت کے لئے پوشیدہ رکھی ہے۔۱۲م

۴۰۳۸۔ عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ ﷺ:نساء کاسیات،عاریات مائلات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:
بہت سی لباس والی عورتیں بھی برہنہ ہیں کہ اپنی ہیئت سے لوگوں کو مائل کرتی ہیں۔۱۲م

۴۰۳۹۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ ﷺ:عقل اهل الذمة ،نصف عقل المسلمین۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذمی کافر کی دیت مسلمانوں کی دیت سے آدھی ہے۔۱۲م

۴۰۴۰۔ عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ ﷺ: ان علمی بعد موتی، کعلمی فی الحیاة۔

۴۰۳۷۔المسند لاحمد بن حنبل ، مرویات ابن عباس

۴۰۳۸۔الصحیح لمسلم، کتاب الجنة باب جهنم اعاذنا اللہ تعالیٰ

۴۰۳۹۔السنن للنسائی ، کتاب البیوع باب کم دیة الکافر

۴۰۴۰۔ کنزا لعما ل للمتقی ، ۲۲۴۲

التشبیه فی البقاء دون القدر،فان الزیادة لا تناهی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا علم میرے وصال کے بعد بھی ویسا ہی ہے جیسا حیات میں۔۱۲م
(یہاں تشبیہ علم کی بقا میں ہے نہ کہ مقدار میں، کیوں کہ زیادت کی تو انتہا ہی نہیں)

۴۰۴۱۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:صلوا علی موتاکم ،بالیل والنھار۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کی نماز جنازہ رات اور دن میں پڑھو۔۱۲م

۴۰۴۲۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ: ویل للرجال من نساء،وویل للنساء من الرجال۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زنانی وضع اختیار کرنے والے مردوں پر اور مردانی وضع اختیار کرنے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور شطور و مصرعوں کی صورت پر جو احادیث وارد ہوئیں وہ میری نظر میں بہت زیادہ ہیں اور وہ ہر بحر و وزن کی شکل پر ہیں۔ بعض کے وزن مشترک اور بعض عرب کے اوزان اور بعض عجم کے اوزان کے ساتھ خاص ہیں۔

اگر میں ان سب کی تفصیل، تخریج، اوزان وغیرہ بیان کرنے پر آؤں تو کلام طویل ہو جائے، اس سلسلہ میں بعض ائمہ کرام نے قرآن کریم کی آیات کو جمع کیا ہے لیکن میں نے احادیث کی طرف کسی کو متوجہ نہیں پایا۔ لہٰذا میں یہاں مکمل ایک سو احادیث پیش کرتا ہوں۔ ان میں بعض کا وزن اشباع کے ذریعہ پورا ہوگا۔ اس لئے نہیں کہ یہاں روایت میں اشباع ہے، العیاذ باللہ، بلکہ ہم وزن کرنے کے لئے وہ ایک اشارہ ہوگا۔ جیسا کہ اکابر ائمہ نے وزن عروضی دکھانے کے لئے آیات قرآنیہ اور جمل فرقانیہ میں بعض مقامات پر اشباع کی طرف اشارہ کیا ہے حالانکہ اشباع سے مراد محض وزن ہی کا اظہار ہے نہ کہ وہ کوئی ایسی قرأت ہے جس کی رو سے ہم

وزن کیا جائے۔ نسئل اللہ العفو والعافیۃ۔

بحور اوران کے ہم وزن احادیث

بحر الطویل

۴۰۴۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:فقدمنی جبریل،حین اممتهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مجھے حضرت جبریل نے آگے کیا جب امامت کا وقت آیا۔۱۲م

بحر المدید

۴۰۴۴۔ **عن** عبدالله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا زکاة فی حجر۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی طرح کے پتھر میں زکوۃ نہیں۔۱۲م

۴۰۴۵۔ **عن** سالم بن عبد الله عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله ﷺ:لا تترکوا النار فی بیوتکم ۔

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں میں آگ سلگتی نہ چھوڑو۔۱۲م

۴۰۴۱۔السنن لابن ماجه ، کتاب الجنائز باب ماجاء فی ای الاوقات التی لا یصلی الخ

۴۰۴۲۔المستدرك للحاکم ، کتاب الاهوال ینتظر صاحب الصور متیٰ یومر بنفحه

۴۰۴۳۔السنن للنسائی ، کتاب الصلوٰة باب فرض الصلوٰة ۱/۷۸

۴۰۴۴۔ کنزا لعما ل للمتقی ، ۱۵۸۶۲ ۶/۳۲۳

۴۰۴۵۔الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الاستئذان باب لا تترك النار ۲/۹۳۱

۴۰۴۶۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا قطع فی ثمر ولا کثر۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھلوں اور خوشوں کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے ۱۲م

۴۰۴۷۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا تعجزوا فی الدعاء۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا کرنے میں نہ تھکو۔۱۲م

۴۰۴۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله ﷺ:لا نذر فی المعصیة۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معصیت وگناہ میں کوئی نذر معتبر نہیں۔۱۲م

بحر الوافر

۴۰۴۹۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:علیکم بالبیاض من الثیاب۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید لباس اپناؤ۔۱۲م

۴۰۴۶۔السنن لابی داود، کتاب الحدود باب مالا قطع فیه ۶۰۳/۲

۴۰۴۷۔المستدرك للحاکم، کتاب الدعا ۱۸۱۸ ۶۷۱/۱

۴۰۴۸۔السنن لابی داود، کتاب الایمان والنذور باب من رایٔ علیه کفارة ۴۶۷/۲

۴۰۴۹۔السنن للنسائی، کتاب الزینة باب الامر بلبس البیض ۲۹۷/۶

۴۰۵۰۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:تجافوا عن عقوبۃ ذی المروۃ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہادر اور اچھے برتاؤ والے لوگوں پر سزائیں نافذ کرنے سے حتی الامکان بچو۔۱۲م

۴۰۵۱۔ **عن** ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:شھید البحر مثل شھید البر۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دریا میں ڈوب کر مرنے والا خوشکی کے شہید کی طرح ہے۔۱۲م

۴۰۵۲۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ ﷺ:اذا کثر الزنا کثر السباء۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب زنا کی کثرت ہوگی تو قید و بند میں بھی اضافہ ہوگا۔۱۲م

۴۰۵۳ ۔ **عن** سلمۃ بن قیس الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:اذا استنشقت فانتثر۔

حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ناک میں پانی چڑھاؤ تو جھاڑو۔۱۲م

۴۰۵۰۔ کنزالعمال للمتقی ، ۱۲۹۸۰ ۵/۳۱۰

۴۰۵۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۷۷۱۶ ۸/۱۷۱

۴۰۵۲۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۷۵۲ ۲/۱۸۴

۴۰۵۳۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۶۳۱۰ ۷/۳۸

بحرالکامل

۴۰۵۸۔ عن ابی ثعلبة الخشنی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:البر ما سکنت الیه النفس۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی وہ ہے کہ قلب جس سے سکون پائے۔۱۲م

۴۰۵۹۔ عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:ترك السلام علی الضریر خیانة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کمزور نگاہ والے کو سلام نہ کرنا خیانت ہے۔۱۲م

۴۰۶۰۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله ﷺ:تجب الصلاه علی الغلام اذا عقل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز فرض ہے لڑکے پر جب بالغ ہوجائے۔۱۲م

۴۰۶۱۔ عن ابی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:عرضت علیّ امتی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت پیش کی گئی۔۱۲م

۴۰۶۲۔ عن الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال :قال رسول الله

۴۰۵۸۔المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۱۶

۴۰۵۹۔ کنزالعمال للمتقی، ۲۵۳۳۱ ۹/۱۲۸

۴۰۶۰۔ کنزالعمال للمتقی، ۴۵۳۲۶ ۱۶/۴۴۰

۴۰۶۱۔الصحیح لمسلم، کتاب المساجد باب النهی عن البصاق فی المسجد ۱/۲۰۷

ﷺ:سلمان سابق فارس۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلمان اہل فارس میں سب پر سبقت لے گئے۔۱۲م

٤٠٦٣۔ **عن** الوضین رضی الله تعالیٰ عنه مرسلاقال :قال رسول الله ﷺ:جبل الخلیل مقدس۔

حضرت وضین بن عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کا پہاڑ عظیم مرتبہ والا اور پاکیزہ ہے۔۱۲م

٤٠٦٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:طلب الحلال فریضة۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حلال کمائی حاصل کرنا فرض ہے۔۱۲م

٤٠٦٥۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:طلب الحلال جهاد۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بحر الہزج، مجزوا

٤٠٦٦۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله

٤٠٦٢۔الطبقات الکبری لابن سعد، رقم الترجمه ٣٥٩ ٦٢/٤

٤٠٦٣۔ کنزالعمال للمتقی، ٣٥٠٦٣ ٢٨٦/١٢

٤٠٦٤ کنزالعمال للمتقی، ٩٢٠٣ ٥/٤

٤٠٦٥۔ کنزالعمال للمتقی، ٩٢٠٥ ٦/٤

٤٠٦٦۔الصحیح لمسلم، کتاب الامارة باب وجوب طاعة الامراء ١٢٤/٢

تعالیٰ علیه وسلم :علیك السمع والطاعة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے۔١٢م

٤٠٦٧۔ عن الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال :قال رسول الله ﷺ:صهيب سابق الروم۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:صہیب اہل روم پر سبقت لے گئے۔١٢م

٤٠٦٨۔ عن عمر بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا غضب ولا نهبة۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:غصہ اور لوٹ مار جائز نہیں۔١٢م

٤٠٦٩۔ عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:استوصوا بالنساء خيرا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عورتوں کا بھلائی کا حکم دو۔١٢م

٤٠٧٠۔ عن عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:الدنيا كلها متا ع۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٤٠٦٧۔الطبقات الكبرى لابن سعد، رقم الترجمه ٤٨　١٧٠/٣

٤٠٦٨۔المعجم الكبير للطبرانی ،　٢٣/١٧

٤٠٦٩۔الجامع الصحيح للبخاری ،　كتاب النكاح باب الوصاة بالنساء　٧٧٩/٢

٤٠٧٠۔الصحيح لمسلم،　كتاب النكاح　باب بالوصيةللنساء　٥٧٥/١

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دنیا مکمل طور پر ساز وسامان ہے۔۱۲م

۴۰۷۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال :قال رسول اللہ ﷺ:ایاکم الغلو فی الدین۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: دین میں حد سے تجاوز کرنے سے بچو۔۱۲م

۴۰۷۲۔ **عن** فضالۃ بن زید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:ثلاث لا یحوز اللعب فیھن۔

حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں لہو ولعب ناجائز ہے۔۱۲م

۴۰۷۳۔ **عن** ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:ان المتشدقین فی النار۔

حضرت ابوعمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: گفتگو وغیرہ میں بداحتیاطی اختیار کرنے والے دوزخی ہیں۔۱۲م

۴۰۷۴۔ **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ: کل ما ردت الیک قوسک۔

حضرت عمروبن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تمہاری کمان تمہارے لئے جو شکار لوٹادے اس کو کھاؤ۔۱۲م

۴۰۷۱۔السنن للنسائی ، کتاب المناسک باب الالتقاط الحصی ۲/۴۸

۴۰۷۲۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۸/۳۰۵

۴۰۷۳۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۸/۱۶۶

۴۰۷۴۔السنن لابی داود ، کتاب الضحایا باب فی الصید ۲/۳۹۴

۴۰۷۵۔ عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺللزهراء: لا كرب علیٰ ابیك بعد الیوم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا: آج کے بعد کبھی تمہارے والد کو بے چینی لاحق نہیں ہوگی۔۱۲م

بحر الرجز

۴۰۷۶۔ عن البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:الله مولانا ولا مولیٰ لکم۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی حامی وناصر نہیں۔۱۲م

۴۰۷۷۔ عن ام المو منین عائشة الصدیقةرضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله ﷺ:لا تذکروا هلکاکم الا بخیر۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے مردوں کو بھلائی سے ہی یاد کیا کرو۔۱۲م

۴۰۷۸۔ عن معاویة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا ترکبوا الخز ولا النمار۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشم اور چیتے کی خال سے بنی ہوئی زین پر سواری نہ کرو۔۱۲م

۴۰۷۵۔ کنزالعما ل للمتقی ، ۱۸۸۱۸ ۷/۲۶۰

۴۰۷۶۔الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الجهاد باب مایکره من التنازع ۱/۴۲۶

۴۰۷۷۔السنن للنسائی ، کتاب الجنائز باب النهی عن ذکرالهلکی الا بخیر ۱/۲۷۴

۴۰۷۸۔السنن لا بی داود ، کتاب اللباس باب فی جلود النمور ۲/۵۷۰

٤٠٧٩۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا تغبطن فاجرا بنعمة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تم کسی بدکار کی دولت پر رشک نہ کرو۔۱۲م

٤٠٨٠۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا تدفنوا موتاكم بالليل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کورات میں دفن نہ کیا کرو۔۱۲م

٤٠٨١۔ **عن** ام المؤ منین عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله ﷺ:حد الجوار اربعون دارا۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: پڑوس کی حد چالیس گھروں تک ہے۔۱۲م

٤٠٨٢۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ: العرش من ياقوتة حمراء۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: عرش سرخ یاکوت سے بنا ہے۔۱۲م

٤٠٧٩۔مشكوة المصابيح للتبريزی، كتاب الرقاق باب فضل الفقراء ٤٤٧/٢

٤٠٨٠۔السنن لابن ماجه ، كتاب الجنائز باب ماجاء فی الاوقات التی ١٠٩/١

٤٠٨١۔ كنزا لعما ل للمتقی ، ٢٤٨٩٥ ٥٢/٩

٤٠٨٢۔ كنزا لعما ل للمتقی ، ١٥١٩٥ ١٥١/٦

٤٠٨٣۔حلية الاولياء لابی نعيم ، ترجمه عثمان بن عفان ٥٦/١

من مجزوه

۴۰۸۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم:عثمان احیا امتی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عثمان غنی میری امت میں سب سے زیادہ حیادار ہیں۔۱۲م

۴۰۸۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :قال رسول الله ﷺ:من سب اصحابی جلد۔

حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسنے میرے صحابہ کو گالی دی اس کو کوڑے لگائے جائیں۔۱۲م

۴۰۸۵۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:صلوا علی اطفالکم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کی نماز جنازہ پڑھو۔۱۲م

۴۰۸۶۔ **عن** فضالة بن عبید رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:حافظ علی العصرین ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زہر اور عصر کی نمازوں خاص طور پر حفاظت کرو۔۱۲م

۴۰۸۷۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله

۴۰۸۴۔مجمع الزوائد للهیثمی ، کتاب الحدود والدیات باب فی من سب نبیا او غیره

۴۰۸۵۔السنن لابن ماجه ، کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصلوٰة علیٰ الطفل ۱/۱۰۸

۴۰۸۶۔السنن لا بی داود ، کتاب الصلوٰة باب المحافظة علیٰ الصلوات ۱/۶۱

۴۰۸۷۔الجامع للترمذی ، ابواب الزهد باب ما جاء فی معیشة اصحاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه

تعالیٰ علیه وسلم :لا تذبحن ذات در۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دودھ والے جانوروں کو ذبح نہ کرو۔۱۲م

۴۰۸۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا عقر فی الاسلام۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام میں دہشت زدہ کرنا جائز نہیں۔۱۲م

۴۰۸۹۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:شفاعتی مباحة۔

اللهم الجها واتمهالنا بجاهه عندك یا ارحم الراحمین صل وسلم وبارك علیه وعلیٰ اله وصحبه وحزبه اجمعین ۔آمین

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میری شفاعت مباح ہے۔۱۲م

بحرالرمل

۴۰۹۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:معدن التقوی قلوب العارفین ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اولیاء اللہ کے دل تقوی کی کان ہیں۔۱۲م

۴۰۹۱۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله

۴۰۸۸۔السنن لابی داود ، کتاب الجنازة باب کراهیة الذبح عند القبر ۲/۴۵۹

۴۰۸۹۔الجامع الصغیر للسیوطی ۴۸۹۵

۴۰۹۰۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۳۱۸۵ ۱۲/۲۳۴

تعالیٰ علیه وسلم :الشباب شعبة من الجنون۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوانی بھی جنون کا ایک حصہ ہے۔۱۲م

۴۰۹۲۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ: كاسيات عاريات مائلات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: لباس پہنے ہوئے عورتیں اپنے بدن کے بعض حصوں کو زینت کے لئے کھلا رکھنے والیاں مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں ہیں۔۱۲م

۴۰۹۳۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ: حاملات والدات مرضعات۔

حضرت ابوعمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: حمل کی مشقت اٹھانے والیاں جننے والیاں دودھ پلانے والیاں۔۱۲م

۴۰۹۴۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ: انهن المؤنسات الغاليات۔

حضرت عقبی بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ بہت زیادہ انس ومحبت رکھنے والیاں ہیں۔۱۲م

۴۰۹۵۔ **عن** اسماء بنت يزيد رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله صلى

۴۰۹۱۔الدر المنثور للسیوطی ، تحت آیة ومن اصدق من الله قيلا ۶۴۳/۲

۴۰۹۲۔الصحیح لمسلم، کتاب الجنة باب جهنم اعاذنا الله تعالیٰ ۳۸۳/۲

۴۰۹۳۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۷۹۸۵ ۲۵۲/۸

۴۰۹۴۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۸۵۶ ۳۱۰/۱۷

۴۰۹۵۔الجامع للترمذی ،ابواب البر والصلة باب ما جاء فی اصلاح ذات البين ۱۶/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم :لا یحل الکذب الا فی ثلاث ۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کے علاوہ کسی میں جھوٹ جائز نہیں۔۱۲م

من مجزوه

۴۰۹۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:ابن اخت القوم منهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خاندانی بہن کا بیٹا خاندان ہی سے ہے۔۱۲م

۴۰۹۷۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا غرار فی صلاة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز میں شک وشبہ نہیں۔۱۲م

۴۰۹۸۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله ﷺ:العسيلة هی الجماع۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عسیلہ کا معنی جماع ہی ہے۔۱۲م

۴۰۹۹۔ **عن** امير المؤمنين عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:حامل القرآن يرقی۔

۴۰۹۶۔الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الفرائض باب مولی القوم من انفسهم ۲/۱۰۰۰

۴۰۹۷۔السنن لابی داود ، کتاب الصلوٰۃ باب رد السلام ۱/۱۳۳

۴۰۹۸۔المسند لاحمد بن حنبل ، مرویات ام المؤمنین ۷/۹۳

۴۰۹۹۔ کنزالعمال للمتقی ، ۲۲۹۹۲ ۱/۵۱۴

حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ قرآن کا عالم اور حافظ بلند رتبہ ہے۔۱۲م

بحر السریع

۴۱۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ ﷺ: لاحبس بعد سورۃ النساء۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورۃ نساء کے نزول کے بعد روکنا نہیں۔۱۲م

بحر المنسرج

۴۱۰۱۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:طوبیٰ لمن رانی۔

اللھم ارزقنا بالخیر التام بجاھہ عندک یا ذا الجلال والاکرام،صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ ذویہ الیٰ یوم القیامۃ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوشخبری اس کے لئے جس نے میرا دیدار کیا۔۱۲م

۴۱۰۲۔ **عن** ابی جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:العلم فی قریش ۔

حضرت ابو جز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم قریش میں ہے۔۱۲م

۴۱۰۰۔السنن الکبری للبیھقی، ۱۱۹۰۶ ۶/۲۶۸

۴۱۰۱۔المسند لاحمد بن حنبل ، مرویات ابی سعید الخدری ۱۱۲۷۶ ۳/۴۸۳

۴۱۰۲۔ کنزا لعما ل للمتقی ، فی القبائل ۳۳۷۱۵ ۱۲/۸

۴۱۰۳۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:مطل الغنی ظلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مالدار کا ادائے حق میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔۱۲م

۴۱۰۴۔ **عن** حیان بن بح الصدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ: لا خیر فی الامارۃ۔

حضرت ابوحیان بح صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حکومت میں کوئی بھلائی نہیں۔۱۲م

۴۱۰۵۔ **عن** عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:لا تکرھوا البنات۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لڑکیوں کو ناپسند نہ جانو۔۱۲م

۴۱۰۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:لا تقتلوا الضفادع۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مینڈک کو نہ مارو۔۱۲م

۴۱۰۷۔ **عن** النواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی

۴۱۰۳۔الصحیح لمسلم، کتاب المساقاۃ باب تحریم مطل الغنی ۱۸/۲

۴۱۰۴۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۳۵۷۵ ۳۶/۴

۴۱۰۵۔المسند لاحمد بن حنبل ، مرویات عقبہ بن عامر ۱۶۹۲۲ ۱۴۹/۵

۴۱۰۶۔ کنزا لعما ل للمتقی ، فی قتل الحیۃ ۳۹۹۷۴ ۳۸/۱۵

۴۱۰۷۔الصحیح لمسلم، کتاب البر والصلہ باب تفسیر البر والاثم ۳۱۴/۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :البر حسن الخلق۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: نیکی اچھی عادت ہے۔۱۲م

۴۱۰۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول اللہ ﷺ:الیمن حسن الخلق۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: داہنی جانب سے شروع کرنا اچھی عادت ہے۔۱۲م

۴۱۰۹۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ: کل ما فری الاوداج۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جورگوں کا خون بہادے ایسے آلہ کا ذبح کردا جانور کا گوشت کھاؤ۔۱۲م

بحر الخفیف

۴۱۱۰۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ ﷺ: انتم الیوم خیر اهل الارض۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس زمانے میں تم تمام اہل زمین سے افضل ہو۔۱۲م

۴۱۱۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خالفوا المشرکین احفوا الشوارب۔

۴۱۰۸۔اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی، کتاب ریاضۃ النفس بیان فضیلۃ حسن الخلق

۴۱۰۹۔المصنف لابن ابی شیبۃ ، کتاب الصید

۴۱۱۰۔الصحیح لمسلم، کتاب الامارۃ باب استحباب مبایعۃ الامام ۱۲۹/۲

۴۱۱۱۔الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب اللباس باب تقلیم الاظفار ۸۷۵/۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو اور مونچھیں پست رکھو۔۱۲م

۴۱۱۲۔ **عن** قیس بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:رحم اللہ حارس الحرس ۔

حضرت قیس بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ محافظ پر رحم فرمائے۔۱۲م

۴۱۱۳۔ **عن** ام المؤ منین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول اللہ ﷺ:ذمۃ المسلمین واحدۃ۔

حضرت ام المؤ منین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ایک نوعیت کی ہے۔۱۲م

۴۱۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:طاعۃ اللہ طاعۃ الوالد ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: والد کی فرمابرداری اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔۱۲م

۴۱۱۵۔ **عن** واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:لیلۃ القدر لیلۃ بلجۃ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر روشن رات ہے۔۱۲م

۴۱۱۲۔السنن الکبری للبیھقی، کتاب السیر باب فضل الحرس فی سبیل اللہ ۹/۲۵۲

۴۱۱۳۔المستدرک للحاکم ، کتاب قسمۃ الفیء ۲۶۲۶ ۲/۱۶۵۳

۴۱۱۴۔التغیب والترھیب للمنذری ، کتاب البر والصلۃ ۳/۳۲۲

۴۱۱۵۔مجمع الزوائد للھیثمی، کتاب الصیام باب فی لیلۃ القدر ۳/۱۷۸

۴۱۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال :قال رسول اللہ ﷺ:ليلة القدر ليلة سمحة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر سخاوت کی رات ہے۔۱۲م

۴۱۱۷۔ **عن** ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ ﷺ:اطلبوا الخير دهر كم كله۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پوری زندگی بھلائی کے طالب رہو۔۱۲م

۴۱۱۸۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ ﷺ: كان داؤد اعبد البشر۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت داؤد علیہ الصلاۃ والسلام انسانوں میں بہت عبادت گذار تھے۔۱۲م

۴۱۱۹۔ **عن** ابن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : كان ايوب احلم الناس ۔

حضرت ابن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام لوگوں میں بہت بردبار تھے۔۱۲م

۴۱۲۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال :قال رسول اللہ

۴۱۱۶۔الدر المنثور للسیوطی ، ۳۷۶/۶

۴۱۱۷۔ کنزالعما ل للمتقی ، فضل فی آداب الدعاء ۳۱۸۹ ۷۴/۲

۴۱۱۸۔ کنزالعما ل للمتقی ، فضائل الانبیاء علیهم السلام ۳۲۲۲ ۴۹۳/۱۱

۴۱۱۹۔ کنزالعما ل للمتقی ، فضائل الانبیاء علیهم السلام ۳۲۱۶ ۴۹۱/۱۱

۴۱۲۰۔ کنزالعما ل للمتقی ، باب فی ذکر الصحابه ۳۳۱۲۹ ۶۴۴/۱۱

ﷺ:خالد بن الولید سیف اللہ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خالد بن ولید اللہ کی تلوار ہیں۔ ۱۲م

۴۱۲۱۔ **عن** عمرو بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:امتی امۃ مبارکۃ۔

حضرت عمرو بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت برکت دی گئی امت ہے۔ ۱۲م

۴۱۲۲۔ **عن** سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:لا یرد القضاء الا الدعاء۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قضا کو دعا کے سوا کوئی چیز نہیں ٹالتی۔ ۱۲م

۴۱۲۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول اللہ ﷺ:اطلبوا الرزق فی خبایا الارض۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رزق زمین کی پوشیدہ چیزوں میں حاصل کرو۔ ۱۲م

۴۱۲۴۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:اکثروا من تلاوۃ القرآن ۔

۴۱۲۱۔ کنزالعمال للمتقی ، فضائل ھذہ الامۃ ۳۴۴۵۱ ۱۵۴/۱۲

۴۱۲۲۔ الجامع للترمذی ، ابواب القدر باب ما جاء لا یرد القضاء الا الدعاء ۲/ ۳۶

۴۱۲۳۔ کنزالعمال للمتقی ، فی آداب الکسب ۹۳۰۲ ۲۱/۴

۴۱۲۴۔ کنزالعمال للمتقی ، فی آداب البیت والبناء ۴۱۴۹۶ ۳۸۸/۱۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی تلاوت کثرت سے کرو۔ ۱۲م

بحر المضارع

۴۱۲۵۔ **عن** ابی الزهیر النمیری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا تقتلوا الجراد ۔

حضرت ابوزہیر نمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ٹڈی کو قتل نہ کرو۔ ۱۲م

۴۱۲۶۔ **عن** رکب المصری رضی الله تعالی عنه قال :قال رسول الله ﷺ:طوبیٰ لمن تواضع فی غیر منقصة۔

حضرت رکب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوشخبری اس کے لئے جو غیر نقصان میں بھی تواضع اختیار کرے۔ ۱۲م

بحر المقتضب

۴۱۲۷۔ **عن** ام المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله ﷺ:السواك مطهرة۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک منھ کو صاف ستھرا رکھنے والی چیز ہے۔ ۱۲م

۴۱۲۸۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:اتخذه من ورق۔

۴۱۲۵۔ کنزالعمال للمتقی ، فضائل الطیور ۳۵۲۹۴ ۳۳۷/۱۲

۴۱۲۶۔السنن الکبری للبیهقی، باب کراهیة امساك الفضل ۷۷۸۳ ۳۰۶/۴

۴۱۲۷۔الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الصوم باب السواك والرطب ۲۵۹/۱

۴۱۲۸۔السنن لابی داود ، کتاب الخاتم باب ماجاء فی خاتم الحدید ۵۸۰/۲

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انگوٹھی چاندی کی بناؤ۔۱۲م

بحر المجتث

۴۱۲۹۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:اذا أسأت فأحسن۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی برائی سرزد ہو تو فورا کوئی بھلا کام کرو۔۱۲م

۴۱۳۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال :قال رسول اللہ ﷺ:لا یتم بعد احتلام ۔

حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بالغ ہونے کے بعد کوئی یتیم نہیں رہتا۔۱۲م

بحر المتقارب

۴۱۳۱۔ **عن** سفیان بن عبداللہ الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:قل آمنت باللہ ثم استقم۔

حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر ثابت قدم رہو۔۱۲م

۴۱۳۲۔ **عن** عبد اللہ بن الشخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:اقلوا الدخول علی الأغنیاء۔

۴۱۲۹۔المسند لاحمد بن حنبل ، مرویات ابی ذرالغفاری ۲۱۰۶۳ ۲۳۱/۶

۴۱۳۰۔السنن لا بی داود ، کتاب الوصایا باب متا ینقطع الیتم ۳۹۷/۲

۴۱۳۱۔ کنزالعمال للمتقی ، باب الاستقامت ۵۴۷۷ ۵۷/۳

۴۱۳۲۔المستدرک للحاکم ، کتاب الرقاق ۷۸۶۹ ۳۴۷/۴

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مالدار لوگوں کی ڈیوڑھی پر کم ہی جاؤ۔۱۲م

٤١٣٣۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:أتموا الصفوف فأنی أراكم ۔

حضرت بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یم صفیں مکمل کرو کہ میں تم کو دیکھتا ہوں۔۱۲م

٤١٣٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله ﷺ:أقيموا الصلاة وا ٓتوا الزكاة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو۔۱۲م

٤١٣٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله ﷺ:عجبت بصبر أخی يوسف۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے صبر پر تعجب ہوتا ہے۔۱۲م

٤١٣٦۔ **عن** ابی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:ردوا السلام وغضوا البصر ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٤١٣٣۔الصحيح لمسلم، كتاب الصلوة باب تسوية الصفوف واقامتها ١٨٢/١

٤١٣٤۔الجامع الصحيح للبخاری ، كتاب الادب باب قول الرجل مرحبا ٩١٢/٢

٤١٣٥۔المعجم الكبير للطبرانی ، ١١٦٤٠ ١١/ ١٩٩

٤١٣٦۔المسند لاحمد بن حنبل ، مرويات ابی سعيد ١١١٩٢ ٤٦٧/٣

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلام کا جواب دو اور نگاہیں نیچی رکھو۔ ۱۲م

۴۱۳۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم:دفن البنات من المکرمات۔

بحر رکض الخیل

۴۱۳۸۔ **عن** ابی ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:حسبی دینی من دنیای۔

حضرت ابو ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا دین میری دنیا کے مقابلے میں کافی ہے۔ ۱۲م

۴۱۴۱۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم :لن یغلب عسر یسرین۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دشواری دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی۔ ۱۲م

۴۱۴۲۔ **عن** ام المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم :استنجوا بالماء البارد۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھنڈے پانی سے استنجا کرو۔ ۱۲م

۴۱۴۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم :واجعل لی فی نفسی نورا۔ (انباء الحی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے قلب وقالب کو نورانی بنادے۔ ۱۲م

سمندر، زمین، اور سورج کے احوال

٤١٤٤ ـ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان تحت البحر نارا وتحت النار بحر ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیشک سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے پھر سمندر ہے۔۱۲م

(فوز مبین ص ۵۷)

٤١٤١ ـ المستدرك للحاكم، كتاب التفسير ٢/٥٨٥

٤١٤٢ ـ كنزالعمال للمتقى ٢٦٣٩٤، ٩/٣٥١

٤١٤٣ ـ المعجم الكبير للطبرانی ، ١٢٣٤٩ ١٢/١٧

٤١٤٤ ـ المستدرك للحاكم ، كتاب الاهوال ٤/٦٣٨

٤١٤٥ ـ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یقبض الله الارض یوم القیامة ویطوی السماء بیمینة ثم یقول انا الملك : این ملوك الارض ؟ ـ

(حاشیہ معالم ص ۴۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین وآسمان کو اپنے دست قدرت میں سمیٹ لیگا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔۱۲م

٤١٤٦ ـ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وکّل بالشمس تسعة املاك یرمونها بالثلج کل یوم ، لولاذالك ما اتت علی شیء الااحرقته ـ

(فوز مبین ص ۱۴۷)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج پر نو فرشتے مامور ہیں جو ہر دن اس پر برف چھڑکتے ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو جہاں سورج کی دھوپ پہونچتی سب کو جلا کر راکھ کر دیتی۔ ۱۲م

٤١٤٥۔ معالم التنزیل للبغوی، ٥/٢٨

٤١٤٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی ٨/١٦٨ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ٨/١٣١

کنز العمال للمتقی ١٥١٩٩ ☆ اتحاف السادة المتقین ٧/٢٨٨

المغنی للعراقی ٤/٤٣١

فہرس اطراف الحدیث والآثار

فهرس اطراف الحديث والآثار

﴿الف﴾

ان اللہ تعالیٰ قال لی: یا محمد!،	ابو ہریرہ	۳۳۰۷/٤
ان اللہ تعالیٰ قداعطانی الاسئلۃ،	ابی بن کعب	۳٤۳۳/٤
ان اللہ تعالیٰ قد رفع لی الدنیا،	ابن عمر	۳۲٥۰/٤
ان اللہ تعالیٰ قد فرض علیکم الحج،	ابو ہریرہ	۲۹۸۱/٤
ان اللہ تعالیٰ کتب علیکم الحج،	ابن عباس	۲۹۸۲/٤
ان اللہ تعالیٰ کلم موسی ،	سلمان	۲۸۱۳/٤
ان اللہ تعالیٰ لیدفع		/٤
ان اللہ تعالیٰ و رسولہ حرم بیع الخمر ،	جابر	۳۰۳۹/٤
ان اللہ تعالیٰ و کل علی الرحم،	انس	۳۲۷۲/٤
ان اللہ تعالیٰ یؤید ھذ ا الدین باقوام،	ابو بکرہ	۳٦٥۳/٤
ان اللہ تعالیٰ یقول: اعطیھم من حلمی،	ابو درداء	۳٥٦۳/٤
ان اللہ تعالیٰ یقول: ان اللہ یمسک،	ابو وائل	۳٦٥٤/٤
ان اللہ تعالیٰ یقول : انی لا ھم باھل ،	انس	۳٥۷۰/٤
ان اللہ تعالیٰ یقول : یوم القیامۃ	ابو ہریرہ	۳٥٦٥/٤
ان اللہ تعالیٰ یقول: خلقت الخلق،	سلمان	۳۱۹۳/٤
ان اللہ تعالیٰ یقول: عبد المومن احب الی ،	ابو ہریرہ	۳٦۱۰/٤
ان اللہ تعالیٰ ینزل المعونۃ،	ابو ہریرہ	۳۱۸۸/٤
ان اللہ تعالیٰ ینصر القوم با ضعقھم،	ابن عباس	۳٥۷٥/٤
ان رسول اللہ ﷺحرم البقیع، ،	صعب بن خیامہ	۲۹٦۱/٤
ان رسول اللہ ﷺصیدھا،	شرحبیل	۲۹٥۸/٤
ان رسول اللہ ﷺ کل دافۃ،	جابر	۲۹٦۸/٤
ان رسول اللہ ﷺما بین لا بتی المدینۃ ،	رافع	۲۹٥٥/٤
ان رسول اللہ ﷺ ما بین لا بتی المدینۃ،	ابو سعید	۲۹٥۹/٤

﴿ب﴾

ث

ج

ح

خ

﴿د﴾

﴿ذ﴾

﴿ش﴾

﴿ص﴾

﴿ض﴾

﴿ط﴾

﴿ف﴾

﴿ق﴾

كان رسول الله ﷺ اذا كان صائما،	سهل بن سعد	۲/۱٤٤٥
كان رسول الله ﷺ كما يكثر ،	سمره	۲/۱۸۳۸
كان رسول الله ﷺ يصلى الصلوة ،	ابن عباس	۲/۱٤۹۰
كان رسول الله ﷺ اذا جلس،	ابو برزه	۳/۲۵۸۷
كان رسول الله ﷺ اذا جلس،	رافع	۳/۲۵۸۸
كان رسول الله ﷺ اذا رفع يديه	عمر	۳/۲٤۸۸
كان رسول الله ﷺ اذا سمع با لاسم،	عائشه	۳/۲۲۷۵
كان رسول الله ﷺ كثير شعر اللحية،	جابر	۳/۲۰۵۰
كان رسول الله ﷺ لا يعرف فصل السورة،	ابن عباس	۳/۲۷٤۱
كان رسول الله ﷺ يتفأل ولا يتطير،	ابن عباس	۳/۲۲۷۳
كان رسول الله ﷺ يحب التمين،	عائشه	۳/۲۱۳۰
كان رسول الله ﷺ يضع لحسان		۳/۲۱۸٦
كان على موسى عليه الصلوة والسلام يوم كلمه،	ابن مسعود	۳/۱۹۵٦
كان النبى ﷺ يحث على الصدقة،	سمره	۳/۲۰٤۰
كان النبى ﷺ يذكر الله على كل ،	عائشه	۳/۲۵۷۰
كان النبى ﷺ اذا اتى ،	معاويه	۲/۱۳۲۷
كان النبى ﷺ اذا افطر،	معاويه بن زهراه	۲/۱٤۵٦
كان النبى ﷺ اذا افطر،	ابن عمر	۲/۱٤۵۸
كان النبى ﷺ اذا افطر،	انس	۲/۱٤٦۰
كان النبى ﷺ اذا رأى، حدير اسلمى		۲/٤۰٦
۱ كان النبى ﷺ اذا رأى	عبدالله بن طرف	۲/۱٤۰۷
كان النبى ﷺ اذا رأى عباده		۲/۱٤۰۲
كان النبى ﷺ اذا رأى، ابن عمر		۲/۱٤۰۵

﴿ل﴾

لا ابا یعک حتی تغیری کفیک ،	عائشه	۲۳۰۲/۳
لا امثل به فیمثل الله	عائشه	۲۰۴۳/۳
لاتبا غضوا و لا تحاسدوا،	انس	۲۱۰۵/۳
لا تؤموا قریشا و أتموها،	علی	۲۷۵۹/۳
لا تحقرن من المعروف شیئا،	ابو ذر	۲۳۲٤/۳
لا تدعوا علی انفسکم،	جابر	۲۵۰٤/۳
لا تسکنواهن الغرف،	عائشه	۲۳۰۹/۳
لا تسمه عزیزا،	عبد الرحمن بن سمره	۲۲۹۳/۳
لا تصاحب الامؤمنا،	ابو سعید	۲۱۳۵/۳
لا تعجزوا فی الدعاء،	انس	۲٤٦۷/۳
لا تعقن والد یك و ان آمراك،	معاذ	۲۳۳۵/۳
لا تعلموا نسائکم الکتابة،	ابن عباس	۲۳۱۱/۳
لا تعلموا نسائکم الکتابة،	ابن مسعود	۲۳۰۱/۳
لا تقولوا للمنافق: یا سید،	بریده	۲۱۷۱/۳
لا تکن مثل فلان کان یقوم،	ابن عمرو	۲۱۲۱/۳
لا تلبسوا الحریر،	عمر	۱۹۵۹/۳
لا تنسا نا یا اخی من دعاء ك،	عمر	۲۰۵۵/۳
لا تنقضی عجائبه،	علی	۲۹۰۸/۳
لا ضمان علی قصار و صباع،	علی	۲۲۰۲/۳
لا تمثلوا بآدمی ولا بهیمة،	علی	۲۰۳٤/۳
لا تمثلوا بشیئ من خلق الله ،	حکم بن عمیر	۲۰۳۹/۳
لا تمثلوا بعباد الله ،	یعلی	۲۰٤۲/۳
لا تواصلوا ، قالوا	انس	۳۲۸۵/٤

لا ینظر اللہ الی من جر ثوبہ،	ابن عمر	۳/ ۲۹۸٤
لا ینظر اللہ یوم القیامۃ،	ابو ہریرہ	۱۹۸۲/۳
لا صلوۃ بعد صلوۃ العصر	ابو سیعد الخدری	۳۰۱۹/٤
لا فتی الا علی	بعض الصحابۃ	۳۵۰۳/٤
لا نبوۃ بعدی	ابو طفیل	۳۳۷٤/٤
لا کزب علی ابیك بعد الیو م	انس	٤۰۷۵/٦
لا تذکروا ھلکا کم الا بخیر	عائشۃ الصدیقۃ	٤۰۷۷/٦
لا تر کبوا بخز	معاویۃ	٤۰۷۸/٦
لا تغبطن فاجرا	ابوھریرۃ	٤۰۷۹/٦
لاتدفنوا موتاکم باللیل	جابر	٤۰۸۰/٦
لاتذبحن ذات در	ابوھریرۃ	٤۰۸۷/٦
لا عقر فی الاسلام	انس	٤۰۸۸/٦
لایحل الکذب الا فی ثلاث	اسماء بنت زید	٤۰۹۵/٦
لا غرار فی صلاۃ	ابو ھریرۃ	٤۰۹۷/٦
لا تترکوا النارفی بیوتکم	سالم بن عبد الرحمن	٤۰٤۵/٦
لا تسبوا الدنیا	عبد اللہ بن مسعود	۳۹۰۳/٦
لاتخیرونی علیٰ موسیٰ	ابوھریرۃ	۳۹۷٦/٦
لا تفضلوا بین انبیاء اللہ	ابوھریرۃ	۳۹۸۹/٦
لا تکرھوا البنات	عقبۃ بن عامر	٤۱۰۵/٦
لا تقتلوا الضفادع	عبد اللہ بن عمر	٤۱۱٦/٦
لا تقتلوا الجراد	ابو الزھیر	٤۱۲۵/٦
لا حبس بعد سورۃ النساء	عبد اللہ بنعباس	٤۱۰۰/٦
لا خیر فی الامارۃ	حیان بن بح	٤۱۰٤/٦

م

ن

نهى عن بيع حبل الحبلة ،	ابن عمر	٣٠٦٦/٤
نهى عن بيع الذهب ،	براء	٣٠٦٢/٤
نهى عن بيع الشاه باللحم ،	سمره	٣١٣١/٤
نهى عن بيع الصبرة ،	جابر	٣١٢٨/٤
نهى عن بيع الكالى بالكالى،	ابن عمر	٣١٢٩/٤
نهى عن بيع المضامين ،	ابن عباس	٣١٣٢/٤
نهى عن بيع النخل ،	ابن عباس	٣٠٦٤/٤
نهى عن بيع الولاء،	ابن عمر	٣٠٦٥/٤
نهى عن التلقى ،	ابو هريره	٣٠٥٧/٤
نهى عن ثمن الدم،	ابو حجيفه	٣٠٦٧/٤
نهى عن ثمن الكلب،	ابن مسعود	٣٠٦٨/٤
نهى عن جلد الحد فى المساجد ، ،	ابن عمرو	٣١٣٣/٤
نهى عن حلق القفاء	عمر	٣١٣٤/٤
نهى عن خاتم الذهب،	ابو هريره	٣٠٦٩/٤
نهى عن ذبيحة المجوس،	جابر	٣١٣٦/٤
نهى عن ذبيحة النصارى ،	ابن عباس	٣١٣٥/٤
نهى عن شريطة الشيطان ،	ابوهريره	٣١٣٧/٤
نهى عن صوم يوم الفطر،	ابو سعيد	٣٠٧٠/٤
نهى عن صيام رجب كله ،	ابن عباس	٣١٣٨/٤
نهى عن عشر ،	ابو ريحانه	٣١٣٩/٤
نهى عن قتل اربع،	ابن عباس	٣١٤٠/٤
نهى عن قتل الخطا طيف،	عبدالرحمن بن معاويه	٣١٤١/٤
نهى عن قتل النساء ،	ابن عمر	٣٠٧١/٤

و

والذی نفسی بیده لو یعلم،	ابو هریره	١/ ٦٣٧
والله ! لان یهدی الله بك	ابو هریره	١/ ١٤
ویحك اتدری ما تقول ،	جبیر بن مطعم	١/ ٢٩
ویلك و من یعدل اذا لم اعدل ،	ابو سعید الخدری	١٢٢/١
وجدتم ما وعد ربكم،	ابن عمر	١٢٠٥/٢
ولد الزنا شرا الثلاثة،	ابو هریره	١٥٩٣/٢
ولدالزنا شر الثلاثة،	ابن عباس	١٥٩٤/٢
ویحك یا صاحب السبتین ،	بشیر بن خصاصیه	١١٥٤/٢
ویل للاغنیاء من الفقراء،	انس	١٣٠٨/٢
والذی نفس محمد بیده لا توذی المرأه،	عبدالله بن ابی اوفی	٢/ ١٥٦٦
والذی نفسی بیده ان اطیب،	ابو هریره	١٢٠٢/٢
والذی نفسی بیده لأن یاخذ،	ابو هریره	١٦٦٣/٢
و الذی نفسی بیده ما انتم،	انس	١٢٠٧/٢
و آدم بین الروح والجسد،	ابوهریره	٣١٩٠/٤
و آدم بین الروح والجسد،	ابوهریره	٣١٩٦/٤
وعدنی ربی فی اهل بیتی ،	انس	٣٥١٥/٤
والله! لله اقدر علیك،	ابو سعود	٢٨٠٠/٤
والذی نفسی بیده ، لوبدا لكم موسی ،	جابر	٢٨١٢/٤
ولقد نهی عنهما ے عنی الركعتین بعد العصر،	امیر معاویه	٣٠٢١/٤
ولوقلت : نعم لوجبت،	انس	٢٩٨٤/٤
وهن شر غالب لمن غلب،	عبد الله بن اعور مازنی ،	٢٨٩٧/٤
وهو یحدث مجلسا وانا فیه ،	حذیفه	٣٢٦٠/٤
ویحك اذامات عمر ،	مصمه بن مالك	٣٤٧٢/٤

الو سيلة درجة عند الله ،	ابو سعيد	٢٨٣٢/٤
الولاء لحمة كلحمة النسب،	ابن عمر	١٥٩٩/٢
الولد للفراش وللعاهر الحج،	عائشه	١٥٩٨/٢
و الله ! ما رأيته، عريانا،	عائشه	٢٠٨٢/٣
وفروا اللحى و خذوا من الشوارب،	ابو هريره	٢٠٢٣/٣
وقت لنا رسول الله ﷺفی قص،	انس	٢٠٤٩/٣
ولكن نهيت عن صوتين احمقين،	جابر	٢١٩٤/٣
ولد لنوح سام وحام ويافث	ابوهريرة	٣٧٣٤/٦
ولد لنوح سام وحام ويافث	سمرة بن جندب	٣٧٣٥/٦
ولد لنوح سام وحام ويافث	عمران بن حصين	٣٧٣٦/٦
ولد لنوح سام وحام ويافث	ابوهريرة	٣٧٣٧/٦
ويل للرجال من النساء	ابو سعيد الخدرى	٤٠٤٣/٦

﴿ه﴾

هذا ابن آدم وهذا اجله،	انس	٢٤٤٢/٣
هالة، هالة، هالة، هاله بن	بن ابى هاله	٢٠٨٥/٣
هذه ريح الذين يغتابون ،	جابر	٢٢٥٤/٣
هل ادلكم على اسم الله الاعظم،	سعد بن مالك	٢٥٠٨/٣
هل ترك عقيل من رباع،	اسامه	٢٦٢١/٣
هل تضارون فى القمر،	ابو هريره	٢٦٣٤/٣
هو فى ضحضاح من نار،	ابن عباس	٢٦٩٢/٣
هى ما بين ان يحلس الامام،	ابو برده	٢١٤/٣
هى الشفاعة،	ابو هريره	٢٦٥٢/٣

هذا جبرئيل يخبرنى انه ،	طلحه بن عبيدالله	٤/٣٥٤٣
هذا مصرع فلان ،	انس	٤/٣٢٧٦
هل تجدرقبة تعتقها ،	ابو هريره	٤/٢٩٩٧
هل تنصرون وترزقون ،	سعد بن ابى وقاص	٤/٣٥٧٤
هم تبع لنا يوم القيامة،	حذيفه	٤/٣٢١٤
هو فى ضحضاح من نار،	عباس بن عبد المطلب	٤/ ٣١٧٧
هذا را جزبنه كعب	ميمو نة	٦/٣٩٦٤
هذا الحما ل لا حما ل خيبر	الزهرى	٦/٤٠٣٠
هكذ نبعث يو م القيا مة	عبد الله بن عمر	٦/٣٩٨٢
هكذ اوا شار با صبعة	انس بن ما لك	٦/ ٣٩٩٨
هؤ لا ء جبرئيل وميكا ئيل	انس بن ما لك	٦/٣٩٩٦
هل تدرون اى يو م	عمران بن حصين	٦/٣٧١٣
هل انت الا اصبح دميت	جندب بن سفيا ن	٦/٤٠٢٩
هم ثلا ثة اصنا ف	حذيفة	٦/٣٧٢٢
هم شهداء الله عزوجل	ابو هريرة	٦/٣٩٩٢
هم شهداء الله عزوجل	ابو هريرة	٦/٣٩٩٣
هم شهداء الله عزوجل متقلدى السيو ف	سعيد بن جبير	٦/٣٩٩٤
هم احيا ء عند ربهم	ابو هريرة	٦/٣٩٩٥
الهدية لغور عين الحكيم،	ابن عباس	٣/ ٢٢٢٩
الهرة سبع،	ابو هريره	٣/٢٣٩١

﴿ى﴾

يا ابابكر! مررت بك ،	ابو قتاده	١/ ٩٢٥

یا جابر ! ان الله تعالیٰ خلق قبل الاشیاء،	جابر	۳۲۳۸/۴
یا جابر! یولدله مولود اسمه علی ،	جابر	۳۲۶۳/۴
یاحمزة! یاکاشف الکربات ،	ابن مسعود	۳۵۴۵/۴
یاحمیراء! لم ضحك؟	عائشه	۳۲۴۸/۴
یاعقیل! والله انی لاحبك	عقیل بن ابی طالب	۳۳۷۹/۴
یاعلی ! اخصمك بالنبوة،	معاذ	۳۳۴۶/۴
یا علی ! ان اول اربعة ،	علی	۳۵۱۶/۴
یا علی ! ان فیك من عیسی مثلا	علی	۳۵۱۰/۴
یا علی ! سألت الله ثلاثا،	علی	۳۴۵۴/۴
یا علی ! لایحل لا حد یجنب فی ،	ابو سعید	۳۰۰۳/۴
یا عمة ! حجی،	اسماء	۳۰۲۶/۴
یا غیلان! ایت ها تین الاشاء تین	غیلان بن سلمه	۲۸۷۹/۴
یا معاذ! اتك عسی ان لا تلقانی ،	معاذ	۳۲۷۵/۴
یا معشر الانصار! الم اجد کم ضلا لا	عبد الله بن زید	۲۸۷۱/۴
یا معشر الانصار! الم تکونوا اذلة ،	ابن عباس	۳۹۱۲/۴
یا مر المسح علی ظهر الخف،	عمر	۳۱۵۶/۴
یجلسنی معه علی السریر،	ابن عمر	۲۶۵۴/۳
یجمع الله تعالیٰ الناس،	حذیفه	۲۶۷۷/۳
یجاء بکم حفاة عراة غرلا	عبد الله بن مسعود	۳۹۷۰/۶
یخرج الدجال فی امتی	عبد الله بن عمرو	۳۷۱۱/۶
یخرج الدجال فیتوجه ،	ابو سعید	۲۶۲۷/۳
یدعو الله تعالیٰ لصاحب الدین ،	عبد الرحمن	۲۲۲۳/۳
یدفعون الی رجل من اهل بیتی،	ابن مسعود	۲۶۲۶/۳

آثارالصحابة والتابعين

لو ان اللہ اراد ان یمضیه	عمر الفاروق	۳۷۹۶/۶
لو اراد اللہ ان یتم	عمر الفاروق	۳۷۹۷/۶
لا بل اکتب ہذا ما رأی	عمر الفاروق	۳۸۰۱/۶
مه انما ہذہ للنبی ﷺ	عمر الفاروق	۳۸۰۲/۶
واللہ ما ادری کیف اصنع بکم	عمر الفاروق	۳۸۰۳/۶
ان فلانا قد ما ت فشھد ہ	عمر الفاروق	۳۹۲۰/۶
اذ ھبو ا فصلو ا علی صاحبکم	عمر الفاروق	۳۹۲۱/۶
أمن القوم ہذا	عمر الفاروق	۳۹۲۲/۶
انی لاعلم حیث انزلت	عمر الفاروق	۳۹۲۸/۶
کیف تقضی(قال لقاضی دمشق)	عمر الفاروق	۳۷۵۹/۶
انه سیأ تیکم ناسن یحادلونکم	عمر الفاروق	۳۷٤۲/۶
الفھم الفھم فیما ادی الیك	عمر الفاروق	۳۷۵٦/۶
اذا جاء ك شیء فی کتاب اللہ	عمر الفاروق	۳۷۵۷/۶
ما سمعت من رسول اللہ ﷺ شیئا	عمر الفاروق	۳۷۷۲/۶
ہذہ الفا کھة قدعرفنا ھا	عمر الفاروق	۳۷۷۳/۶
ہذہ الفا کھة قدعرفنا ھا	عمر الفاروق	۳۷۷٤/۶
کل ہذا قد عرفنا ہ	عمر الفاروق	۳۷۷۵/۶
قد علمنا ما الفا کھة	عمر الفاروق	۳۷۷٦/۶
ما کلفنا ہذا	عمر الفاروق	۳۷۷۷/۶
فا قض بما قضی به ائمة الھدی	عمر الفاروق	۳۷۵۸/۶
من اراد العلم	عمر الفاروق	۳٦٦٦/۶
وددت انی شعرة	عمر الفاروق	۳٦۸۰/۶
ان تتبع رأیك فان رأیك رشد	عثمان ذو النورین	۳۸۰٤/۶

سلونی فواللہ لا تسئلونی	علی المرتضیٰ ٦/٣٦٨٧
لو شئت لأقرت سبعین	علی المرتضیٰ ٦/٣٦٦٧
لو تکلمت لکم فی تفسیر	علی المرتضیٰ ٦/٣٦٦٨
لو طویت لی وسادۃ	علی المرتضیٰ ٦/٣٦٦٩
لو شئت ان اوقر	علی المرتضیٰ ٦/٣٦٧٠
کان یبتدأ القرآن	علی المرتضیٰ ٦/٣٦٨٧
کان یختم القرآن	علی المرتضیٰ ٦/٣٦٨٩
کان یضع قدمہ الیسریٰ	علی المرتضیٰ ٦/٣٦٨٨
سیأتی قوم یجادلونکم	علی المرتضیٰ ٦/٣٧٤٣
وددت ان الذی یقرء خلف،	سعد بن ابی وقاص ١/٦٨٣
ما جمع رسول اللہ ﷺ ببیت	عائشہ الصدیقہ ٦/٤٠٢٨
فاستانف الناس الطلاق	عائشہ الصدیقہ ٢/١٦٢١
فوقت الطلاق ثلاثا،	عائشہ الصدیقہ ٢/١٦٢٢
فلما دفن عمر معھم،	عائشہ الصدیقہ ٢/١١٤٢
لو ادرک رسول اللہﷺ، ما احدث،	ام المو منین عائشہ ١/ ٨٦٩
اخرجت کساء ملبدا	عائشہ الصدیقہ ٤/٣٤٢٠
ان ابابکر اسلم یوم اسلم،	عائشہ الصدیقہ ٤/٣٤٨٢
ان ازواج النبی ﷺ حین توفی ،	عائشہ الصدیقہ ٤/٣٤٤٤
ماری ربک الایسارع فی ھواک،	عائشہ الصدیقہ ٤/٢٩٠٦
ما رأیت احدا کان اشبہ سمتا،	عائشہ الصدیقہ ٤/٣٥٢٩
مکتوب فی الانجیل من نعت النبی ﷺ،	عائشہ الصدیقہ ٤/٢٨٨٣
و اللہ ! یا بن اختی ،	عائشہ الصدیقہ ٤/٣٤٠١
اخرو ھن من حیث اخرھن،	عبد اللہ بن مسعود ١/ ٨٣٥

اذا بادر عليكم الحاجة ،	عبد الله بن مسعود ١/٥٤٦
انصت فان فى الصلوة لشغلا ،	عبد الله بن مسعود ١/٦٧٠
ان الشيطان يطيف باحدكم،	عبد الله بن مسعود ١/٤١٦
ان الشيطان يطيف باحدكم ،	عبد الله بن مسعود ١/٤١٧
ان من سنن الهدى الصلوة فى ،	عبد الله بن مسعود ١/٧٦٦
حافظوا على هؤلاء الصلوات،	عبد الله بن مسعود ١/٧٦٤
كان لا يقرء خلف الامام،	عبد الله بن مسعود ١/٦٧١
لم يقرء خلف الامام،	عبد الله بن مسعود ١/٦٦٩
من ترك الصلوة فلا دين له ،	عبد الله بن مسعود ١/٦٤٣
ولو انكم صليتم فى بيوتكم،	عبد الله بن مسعود ١/٧٦٢
هذا والله وقت هذه الصلوة ،	عبد الله بن مسعود ١/٥١٢
لا جمع بين الصلوتين الا بعرفة ،	عبد الله بن مسعود ١/٥٢٢
لا تصفوا بين الاسا طين،	عبد الله بن مسعود ١/٩٧٦
لا يصلين احدكم بينه وبين ،	عبد الله بن مسعود ١/٨٤٩
ارج عن مأزورات غير مأجورات،	عبد الله بن مسعود٢/١٠٣٩
اذى المو من فى موته،	عبد الله بن مسعود٢/ ١١٥٧
ان القوم يحلسون الشراب،	عبد الله بن مسعود٢/١٧٥٨
ثلاث تبنها و سائرهن عدوان ،	عبد الله بن مسعود٢/١٦٢٩
ثم دعا بنبيذ نبذتة سيرين ،	عبد الله بن مسعود ٢/١٧٨٣
دعا نبيذا نبذته سيرين ،	عبد الله بن مسعود٢/١٧٣٨
الزنا اثنان وسبعون حوبا،	عبد الله بن مسعود٢/١٧٠٢
صدقوا هو مثل ما يقولون،	عبد الله بن مسعود٢/١٦٢٧
الشربة له الا خيرة،	عبد الله بن مسعود٢/١٧٦٠

فاتينا نبيذ نبذته ،	عبد الله بن مسعود۲/۱۷۵۹
كما اكره اذى المومن ،	عبد الله بن مسعود۲/۱۱۵۸
لا يكوى رجل بكنز،	عبد الله بن مسعود۲/۱۳۰۰
ايها الناس! قد اتى علينا زمان،	عبد الله بن مسعود۳/۲۷٤٤
من اراد العلم فليثور القرآن ،	عبد الله بن مسعود۳/۲۷۳۰
المرأة عورة و اقرب ماتكون،	عبد الله بن مسعود۳/۲۳۰
اعطاني رسول الله ﷺ، ثلاثا،	عبدالله بن مسعود٤/۳۳۱۰
ان اسلام عمر كان عزة ،	عبدالله بن مسعود٤/۳٤۸۷
الروح ملك اعظم،	عبدالله بن مسعود٤/۳۵۹۸
ان لها صداقا كصداق نسائها	عبد الله بن مسعود٦/۳۸۱٦
ما سألمونا عن شئى من الكتاب الله	عبد الله بن مسعود٦/۳۸۱۷
انى لاكره ان احل لك	عبد الله بن مسعود٦/۳۸۱۸
وبعيرك ايضا مما ملكت يمينك	عبد الله بن مسعود٦/۳۸٤۰
اقضى فيها بما قضا النبى ﷺ	عبد الله بن مسعود٦/۳۸٤۹
اذا كان يوم القيامة	عبد الله بن مسعود٦/۳۷۱۸
ان الله انزل هذا الكتاب	عبد الله بن مسعود ٦/۳٦٦۵
من عرض له منكم قضاء	عبد الله بن مسعود ٦/۳۷٦۰
اذا سئل احدكم عما لا يدرى	عبد الله بن مسعود ٦/۳۸۹۱
اعطى نبيكم كل شئ	عبد الله بن مسعود ٦/۳۹۱٦
لو ان علم عمر	عبد الله بن مسعود ٦/۳٦۷۹
اتعجبون ان يكون الخلة لا براهيم،	عبدالله بن عباس٤/۲۸۵۵
اذا تكلم رئ كالنور يخرج ،	عبدالله بن عباس٤/۳۲٤۲
ان ابن عمر ارسل الى ابن عباس،	عبدالله بن عباس٤/۲۸۵۳

ان اللہ تعالیٰ فضل محمد اﷺ،	عبداللہ بن عباس ٤/٣١٨٥
ان عن یمین العرش نہرا،	عبداللہ بن عباس ٤/٣٦٠٨
ان محمدا ﷺرای ربہ مرتین،	عبداللہ بن عباس ٤/٢٨٥٦
ثم ذکر مااخذ علیہم،	عبداللہ بن عباس ٤/٢٨٢٩
جعل االکلام لموسی والخلۃ،	عبداللہ بن عباس ٤/٢٨٥٤
ذاك اذا تجلی بنورہ الذی ،	عبداللہ بن عباس ٤/٢٨٥٢
الروح ملك من الملائکۃ،	عبداللہ بن عباس ٤/٣٥٩٧
لم یکن لرسول اللہ ﷺ ظل،	عبداللہ بن عباس ٤/٣٢٤٠
ما احتلم نبی قط،	عبداللہ بن عباس ٤/٣٢٨٧
ما خلق اللہ وما ذرأوما برأ	عبداللہ بن عباس ٤/٢٨٣٠
ما خلق اللہ وما ذرأ وما برأ	عبداللہ بن عباس ٤/٣٢٣٠
من رضاء محمد ﷺ ان لا یدخل ،	عبداللہ بن عباس ٤/٢٥١٤
ہم الملائکۃ وکلوابامور،	عبداللہ بن عباس ٤/٣٦١١
ان اسم اللہ الاکبر رب رب،	عبد اللہ ابن عباس ٣/٢٥٦٣
ان محمدا ﷺیوم القیامۃ یجلس،	عبد اللہ ابن عباس ٣/٢٦٥٥
نزلت ای انك لا تہدی من احببت،	عبد اللہ ابن عباس ٣/٢٦٩١
ہم ذریۃ المومن،	عبد اللہ ابن عباس ٣/٢٦٨٦
اذا کنتم سائرین فنابك،	عبد اللہ بن عباس ١/٥٧٢
اذا وجدت شیئا من البلۃ ،	عبد اللہ بن عباس ١/٤٠٠
انہ صلی با لبقرۃ الاولی ،	عبد اللہ بن عباس ١/٥٣٩
انہ قرءہا وارجلکم بالنصب	عبد اللہ بن عباس ١/٣٨٣
انہ کان اذا نزل منزلا،	عبد اللہ بن عباس ١/٥٧١
انہ کرہ ان یمسح بالمندیل ،	عبد اللہ بن عباس ١/٣٧٤

من ترك الصلوة فقد كفر،	عبد الله بن عباس	۱/ ٦٤٢
من السنة ان لا يخرج يوم الفطر،	عبد الله بن عباس	۱/ ۹٦۰
وقت الظهر الى العصر،	عبد الله بن عباس	۱/ ٤۸۹
الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ،	عبد الله بن عباس	۱/ ۷۳۷
هما يومان ذكرهما الله تعالىٰ فى كتابه	عبد الله بن عباس	٦/ ۳۸۲٥
بينما انا فى الحجر جالس	عبد الله بن عباس	٦/ ۳۸۲٦
شئ لاتجدونه فى كتاب الله	عبد الله بن عباس	٦/ ۳۸۲۷
للبنت النصف وليس للاخت شئ	عبد الله بن عباس	٦/ ۳۸۲۸
فلنضع ايدينا على الركن	عبد الله بن عباس	٦/ ۳۸۳۰
ذلك فى الحرائر	عبد الله بن عباس	٦/ ۳۸۳۳
الا ما ما ملك ايمانكم هى مرسلة	عبد الله بن عباس	٦/ ۳۸۳٤
كان لا يرى بأسا ان يجمع	عبد الله بن عباس	٦/ ۳۸۳٥
انما يحرمهن على قرابتهن منى	عبد الله بن عباس	٦/ ۳۸۳٦
يعنى فى النكاح	عبد الله بن عباس	٦/ ۳۸۳۷
حرمتها آية	عبد الله بن عباس	٦/ ۳۸۳۸
انما هذه بردة	عبد الله بن عباس	٦/ ۳۸٥۸
انها نزلت فى يوم عيدين	عبد الله بن عباس	٦/ ۳۹۲۹
آخر آية نزلت فى القرآن	عبد الله بن عباس	٦/ ۳۹۳۱
كان المشركون والمسلمون يحجون	عبد الله بن عباس	٦/ ۳۹۳۳
آر آية نزلت	عبد الله بن عباس	٦/ ۳۹۳٥
لم يخف عليه شئ من	عبد الله بن عباس	٦/ ۳۹٦٦
ان النبى ﷺ بلغه عن ربه	عبد الله بن عباس	٦/ ۳۹۷٥
نزل على النبى ﷺ (ولوان الخ	عبد الله بن عباس	٦/ ٤۰۰۰

انا لنحد صفة رسول اللہ ﷺ	عبد اللہ بن سلام	۲۹۲۷/٤
خرجت تاجرا الی الشام،	بلال بن الحارث	۳۳٦۷/٤
انت الرسول الذی ترجی فواضله ،	اسود بن مسعود ثقفیه	۲۹۱٤/٤
انك الذلیل ورسول اللہ ﷺ	عبد اللہ بن عبداللہ	۲۹۲۱/٤
لوقضی ان یکون بعد محمد ﷺ	عبداللہ بن ابی اوفی	۳۳۵۵/٤
اتیت النبی ﷺ، واصحابه حوله کان ،	اسامه بن شریك	۳۲۳۵/٤
فاخرجت ام سلمة شعرا من،	عثمان بن عبداللہ	۳٤۱۹/٤
انا واللہ ما نعلم	قاسم بن محمد	۳۸٦۰/٦
انکم تسألون عن اشیاء	قاسم بن محمد	۳۸٦۱/٦
ان اشد من ذلك عند اللہ	قاسم بن محمد	۳۸٦۲/٦
ان السماء تدور علی نصب ،	کعب الاحبار	۳٦۵٦/٤
ان السماء فی قطب کقطب الرحا،	کعب الاحبار	۳٦۵۵/٤
ان السموات تدار علی منکب ملك،	کعب الاحبار	۳٦۵٤/٤
ان ا اللہ تعالیٰ قسم رؤیته و کلا مه ،	کعب الاحبار	۲۸۵۱/٤
فرأیت فی بعض ما انزل اللہ ،	کعب الاحبار	۳۳۱۱/٤
نجده محمدا رسول اللہ ﷺ	کعب الاحبار	۲۸۸۲/٤
لا تقطر عین ملك منهم،	کعب الاحبار	۳٦۹۹/٤
انت واللہ الاعزوالعزیز،	عروه بن الزبیر	۲۹۰۲/٤
اسلم علی وهو ابن ثمان،	عروه بن الزبیر	۳۵۰۱/٤
لقد رأی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم،	حسن بصری	۲۸۵۸/٤
قد علم اللہ انه ما به الیهم حاجة ،	حسن بصری	۳٤۱۳/٤
خلقت الملائکة من نور العزة،	عکرمة	۳٦۰٦/٤
ان الملائکة روح خلقت،	یزید بن رومان	۳٦۰۷/٤

كان يوضع لمسلمين عليه الصلوة والسلام،	سعيد بن حبير	٣٤٤٣/٤
ان الملك ينطلق فيأخذ من تراب،	عطا خراسانی	٣٦٤٥/٤
منزلهما الساعة وهما ضجيعاه ،	على بن حسين	٣٤٦٣/٤
لا نه كان افضلهم اسلاما،	محمد بن حنفيه	٣٤٧٦/٤
اجمع بنوا فاطمة على ان يقولوا،	محمد الباقر	٣٤٦٤/٤
لهما فضل عندى من على ،	محمد بن عبد الله بالمحض	٣٤٦٥/٤
انطلقت الخوارج فبرأت،	زيد بن على بن حسين	٣٤٦٦/٤
اخرج عليك ان كنت	جندب بن عبد الله	٣٨٥٢/٦
هل فى القرآن يبين عدد ركعات	عمران بن حصين	٣٨٥٣/٦
الا تعجبون من هذا	عقبة بن عامر	٣٨٥٤/٦
لا يكون اعتكاف الا بصوم	ابن شهاب	٣٨٥٧/٦
انى استحيى من الله ان يدان	عطا بن ابى رباح	٣٨٦٣/٦
ان الله تعالیٰ انزل القرآن	ربيعة بن عبد الرحمن	٣٨٧١/٦
الحكم الذى يحكم به بين الناس	مالك بن انس	٣٨٧٢/٦
سل العلماء وسل الله التوفيق	سفيان بن عيينة	٣٨٧٣/٦
ما من احد الا وماخوذ من قوله	مجاهد وعطا	٣٨٨٨/٦
ما من احد الا وماخوذ من قوله	مالك بن انس	٣٨٨٩/٦
فاذا كان تحشمناها لكم	عمار بن ياسر	٣٨٤٢/٦
لا ادرى نصف العلم	عامر الشعبى	٣٨٩٠/٦
لقد حفظت من عمر	عبيدة السلمان	٣٨٩٢/٦
مكث النبى ﷺ بعد ما انزلت حذه الآية	ابن جريح	٣٩٣٠/٦
ان آخت آية نزلت	براء بن عازب	٢٩٣٢/٦
تهبدمت منار المجاهلية	عامر التعبى	٣٩٣٤/٦

اقوال احبار الیهود،

فہرست عنوانات جلد ششم

جامع الاحادیث مکمل دس جلدوں کا

اجمالی خاکہ

(۱) مقدمہ: تقاریظ مشائخ، تدوین حدیث، حالات محدثین وفقہاء۔ اصطلاحات حدیث

(۲) جلد اول: حدیث (۱) تا (۱۰۱۶) کل احادیث (۱۰۱۶)

(۳) جلد دوم: حدیث (۱۰۱۷) تا (۱۹۴۹) کل احادیث (۹۳۳)

(۴) جلد سوم: حدیث (۱۹۵۰) تا (۲۸۰۰) کل احادیث (۸۵۱)

(۵) جلد چہارم: حدیث (۲۸۰۱) تا (۳۶۶۳) کل احادیث (۸۶۳)

(۶) جلد پنجم: فہارس۔ فہرست آیات، احادیث، عنوانات، مسائل ضمنیہ، اطراف حدیث، حالات راویان حدیث،

(۷) جلد ششم: حدیث (۳۶۶۴) تا (۴۱۳۴) کل احادیث (۴۷۱)

(۸) جلد ہفتم: تفسیر سورۂ فاتحہ تا سورۂ نساء کل آیات (۱۳۲)

(۹) جلد ہشتم: تفسیر سورۂ مائدہ تا سورۂ فرقان کل آیات (۲۱۶)

(۱۰) جلد نہم: تفسیر سورۂ شعراء تا سورۂ ناس کل آیات (۲۱۷)

﴿تلک عشرۃ کاملۃ﴾